دم مدار

بیڑا پار

سوانح حیات

امیرالاولیاء سرکار منظر ابوالوقار سید منظر علی علیہ رحمۃ والرضوان

تصنیف محمد عارف منظری مداری

فاضل جامعہ الازہر شریف مصر شعبہ حدیث شریف

ناشر انجمن منظر ابوالوقار مکن پور شریف، کانپور نگر

دم مدار

بیڑاپار

سورۃ الحیات

امیرالاولیاء سرکار منظر ابوالوقار

سید منظر علی علیہ رحمۃ والرضوان

تصنیف محمد عارف منظری مداری

فاضل جامعہ الازہر شریف مصر شعبہ حدیث شریف

ناشر انجمن منظر ابوالوقار مکن پور شریف، کانپور نگر

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ

کتاب کا نام	:	**سوانح حیات**
تصنیف	:	مولانا محمد عارف منظری مداری، فاضل جامعہ ازہر شریف مصر شعبہ: حدیث شریف
نظر ثانی	:	صاحب زادہ منظر ابوالوقار قاری سید عرفات علی مداری
پروف ریڈنگ	:	صاحب زادہ منظر ابوالوقار سید شاذر علی مداری
ناشر	:	انجمن منظر ابوالوقار مکن پور شریف
تعداد	:	ایک ہزار
اشاعت اول	:	نومبر ۲۰۱۶ء
مطبع	:	الدار آفسٹ کانپور
قیمت	:	۱۰۰/روپے

رابطہ نمبر

(M) +91-9935267493

E-mail : aarifazhari11@gmail.com

Website : www.madareazam.com

شرف انتساب

اپنے مرحوم دادا عبدالغفور اور مرحوم چاچا عبدالمجید کے نام جن کی محبتوں کے سایہ میں اور انگلیوں کے سہارے میں نے گرگر کر سنبھلنا سیکھا اور اپنے سب سے بڑے مرحوم بھائی عبداللہ کے نام جنہوں نے پانچ ماہ کی عمر میں مہد مادر میں ہی داعی اجل کو لبیک کہا اور جن کے لئے آج بھی والدین کریمین کی آنکھیں نم رہتی ہیں۔

محمد عارف منظری مداری

مقدمہ

گل گلزار مداریت شہزادہ ابوالوقار حسان الہند

پیر طریقت الحاج قاری سید محضر علی مداری ادام اللہ ظلہ الغالی

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حکیم ملت سید محمد ولی شکوہ ظہیری وقاری مداری کے دولت کدہ پر ایک نورانی گروہ جلوہ فرما تھا، علامہ نیاز مکنپوری، استاد الشعراء سید معزز حسین ادیب مکنپوری، حضرت مولانا ذوالفقار علی قمر مکن پوری، سید ظہیر المنعم بن میاں ظہیری وقاری مداری، صوفی سید مصباح الاسلام درد المعروف سنا مکن پوری، انہیں بزرگوں کے درمیان چمن وقاریت کا ایک پھول جس کی پیشانی سے بزرگی کے آثار نمایاں تھے، ۱۷ ریا ۱۸ رسال کی عمر، معصوم ادائیں ہر ادا میں اہل بیت کی جبلت پنہاں نظر آ رہی تھی، یہ سارے بزرگ منظر ابوالوقار سید منظر علی میاں کو ''میاں'' میاں کہا کرتے تھے۔

مذکورہ بالا اشعار پر بحث وتکرار ہو رہی تھی ہر شخص اپنی فکر کے اعتبار سے اس شعر کی وضاحت وتشریح کر رہا تھا، ادیب مکنپوری ثالث کی حیثیت سے سب کی گفتگو سماعت کر رہے تھے، یہ سلسلہ دیر تک چلتا رہا اسی اثنا میں ایک دبی دبی آواز بزرگوں کے کانوں سے ٹکرائی کہ اجازت ہو تو میں عرض کروں کہ اقبال نے اس شعر میں کیا کہا ہے؟ اقبال کا یہ شعر:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ سنتے ہی سارے بزرگوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی سب نے ایک آواز ہو کر کہا ہاں میاں آپ کہئے، میاں کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نرگس اگر میسر ہو تو روز سونگھے ورنہ ہفتہ میں ایک بار ضرور سونگھنا چاہئے، سال میں اگر میسر آئے تو سونگھ لے ورنہ زندگی میں ایک بار ضرور سونگھنا چاہئے، اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو سونگھنے سے تین قسم کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے، جنون، جزام اور نسیان۔

ظاہر سی بات ہے کہ نرگس جس میں خوشبو نہیں پائی جاتی ہے، خاص کشش بھی نظر نہیں آتی ہے، تمام گلچیں اور پھولوں سے دلچسپی رکھنے والے باذوق حضرات اس پھول کو نظر انداز کرتے چلے آئے ہیں، کچھ شعراء نے اس پھول کی تشبیہ آنکھوں سے دی ہے مگر کوئی آنکھ اس کو پہچان نہ سکی ہر نظر نے اس کو نظر انداز کیا، مگر جب نگاہ نبوت نے اپنے غیب داں آنکھوں سے اس کو دیکھا تو لاعلاج امراض کا علاج بتایا گویا

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روئی لیکن گلستان کائنات میں جب دیدہ ور آیا تو نرگس کی قدر و قیمت اس نے سامنے رکھ دی، میاں نے کہا یہ شعر نگاہ نبوت کی ارتقاء اور خالق کی تخلیق کی ہوئی ہر شی کے عرفان کی طرف غماض ہے، گویا یہ شعر غزل نہیں نعت ہے۔ میاں کی جب بات پوری ہوئی تو سبھی بزرگوں نے ہمت افزائی فرمائی اور علامہ ادیب مکنپوری نے ارشاد فرمایا: کہ شاید علامہ اقبال نے بھی یہ نہ سوچا ہوگا۔

منظر ابوالوقار منظر علی رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے بہت ذہین تھے، ایسی باتیں کرتے تھے کہ صوفیاء و علماء کا ذہن چکرا جاتا تھا، بچپن ہی سے تصوف کی طرف ذہن رجوع تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد ابوالوقار قطب عالم ''سید کلب علی'' رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو تصوف اور عرفانیات کے گہوارہ تھے، اسی جھولے میں آپ کو پرورش کا موقع ملا، آپ نے جس گود میں پرورش پائی اس خاتون کا نام ''سیدہ نزہت النساء'' ہے، آپ بھی بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں، آپ کی نانی سیدہ گیندہ بی بی کا شمار اس وقت کے عظیم حکماء میں ہوتا تھا، بستی کے اکثر و بیشتر لوگوں کا علاج و معالجہ انہیں کے ذریعہ ہوتا تھا اور تصوف کے عجیب غریب نکات بیان کرتی تھیں، گویا ننہال و ددھیال دونوں پرورشگاہیں تربیت و تعلیم کا بہترین مدرسہ تھیں۔

پیر کے روز ۱۶؍ربیع الاول ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۴ء کو آپ کی ولادت ہوئی آپ کا پورا نام ''سید منظر علی'' ہے، جو تاریخی ہے، کنیت ''ابوالاظہر'' ہے، والد ماجد قطب عالم مولانا سید کلب علی رحمۃ اللہ علیہ نے شاید منظر علی اسی لئے رکھا کہ آپ کے

عادات وصفات و خیالات، علم، حلم، صداقت و تدبر، اخوت و صلہ رحمی، وانسانیت ظاہری و باطنی تمام صفات مولا علی کرم اللہ وجہ کی طرح پائے جاتے تھے۔ سخاوت و مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی اپنی جیب خالی نہیں رکھتے تھے کہ نہ جانے کب کوئی سوال کرنے والا آئے اور محروم رہ جائے، اپنے حلقہ ارادت اور اپنی بستی کی خبر گیری کرتے رہتے تھے، اگر کہیں کوئی بھوکا اور پریشان حال ہے تو اس کے گھر تشریف لے جاتے اور اس کی بھرپور مدد اس طرح فرماتے کہ ایک ہاتھ کی خبر دوسرے ہاتھ کو نہ ہوتی، صبح تا شام مہمانوں کا تانتا لگا رہتا لیکن کوئی بھوکا واپس نہ جاتا، پہلے مہمانوں کو کھانا کھلاتے پھر خود کھانا تناول فرماتے تھے، جو مہمان غریب و نادار ہوتا اس پر شفقت و مہربانی زیادہ فرماتے تھے۔

حسب ونسب والد کی طرف سے حسینی سید اور والدہ کی طرف سے حسنی سید ہیں آپ کا شجرہ جدیہ اس طرح ہے: حضور سیدنا ابوالاظہر سید منظر علی بن حضور سیدنا ابوالوقار سید کلب علی بن سید خوشوقت علی بن شاہ سید عبدالسبحان بن شاہ سید مداری چاند بن شاہ سید عظمت اللہ بن شاہ سید رحمت اللہ بن محدث سید عبدالقدوس بن شاہ سید عبدالسبحان بن شاہ سید عبدالحمید بن شاہ سید سلیمان بن سید عبداللہ بن شاہ سید رزاق اللہ بن شاہ سید دریا سعید بن سید خواجہ ابوتراب فنصور بن سید عبداللہ بن سید شاہ کبیر الدین بن شاہ وجیہ الدین بن شاہ داؤد بن شاہ سید ابراہیم بن سید اسماعیل بن سید شاہ اسحٰق بن سید شاہ نظام الدین بن شاہ ابوسعید بن سید شاہ جعفر

بن سید شاہ محمود الدین (برادر سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ) بن سید قدوۃ الدین علی حلبی بن بہاوالدین بن سید ظہیر الدین بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام عالی مقام حسین علیہ السلام بن مولا علی حیدر کرار مشکل کشا رضی اللہ عنہم۔

آپ کے اجداد واسلاف ملک شام (سیریا) شہر حلب کے مضافات میں قصبہ چنار کے رہنے والے تھے، عباسیوں اور امویوں نے بہت پریشان کیا تب بھی اپنے ملک کو نہیں چھوڑا۔۲۴۲ھ میں سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدار کی ولادت ہوئی ، چودہ سال کی عمر میں اپنے والدین سے اجازت لیکر آپ نے تبلیغ دین کے لئے سفر کیا، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پہنچے، مدینہ طیبہ سے اپنے جد کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق تبلیغ دین حنیف کے لئے ہندوستان کا سفر فرمایا، برائے حج بیت اللہ سات سفر ہندوستان سے کئے، آخری سفر ملک شام ہوکر کے فرمایا اور اپنے بھتیجوں کی اولاد میں سید عبداللہ حلبی کے تین بیٹے حضرت ابو محمد ارغون، حضرت ابو تراب فنصور، حضرت ابوالحسن طیفور کو ساتھ لیکر ہندوستان تشریف لائے اور انہیں کو اپنا جانشین اور سجادگان مقرر فرمایا۔انہیں سجادگان میں سے حضرت سید ابوتراب فنصور کی اولاد میں آپ کا شمار ہوتا ہے، گویا آپ کا وطن مکہ معظمہ، اس کے بعد مدینہ طیبہ، شام، بعد ازاں مکن پور شریف ہے۔ چھ سو برس گزرنے کے بعد دسیوں انقلابات ہندوستان کی سرزمین پر رونما ہوئے لیکن آپ کے اسلاف نے مکن پور نہ چھوڑا۔

آپ کا بچپن بہت ہی لاڈ و پیار میں گزرا، آپ کے دس بھائی تھے اور چار بہنیں ، سیدہ عتیقہ خاتون اور سیدہ تنویر فاطمہ کا انتقال میاں کے بچپن میں ہی ہو چکا تھا، الحمد للہ بڑے بھائیوں اور والد کی سرپرستی میں بڑی خوشحال زندگی تھی ، مولانا ابوالوقار سید کلب علی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مدرسہ قائم کیا جس کا نام ''مدار العلوم عثمانیہ'' رکھا ، مدرسہ کے مدرسین حضرت منشی سید کرامت حسین مداری، منشی سید احمد الدین ، حضرت مولانا سید سرکار حسین خاور، اور حافظ عبدالصمد وقاری مداری وغیرہ رحمہم اللہ اجمعین درس وتدریس کی خدمات انجام دیتے تھے، ان کی خدمت اور اخلاص کے واقعات اگر تحریر کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی، ہماری بستی مکن پور شریف میں جو علم کی رونق اس دور میں نظر آرہی ہے وہ انہیں حضرات کی خدمات کا نتیجہ ہے۔

ابتدائی تعلیم آپ نے انہیں بزرگوں سے حاصل کی ایک دن حضرت سید بہار احمد صاحب ''نظر'' وقاری مداری مکنپوری جو ملازمت کے سلسلہ میں کانپور مقیم تھے، حضور سیدنا ابوالوقار کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ''منظر علی'' کو برائے تعلیم ہمارے ہمراہ کانپور بھیج دیں تاکہ کسی دار العلوم میں داخل کر کے اچھا عالم بنایا جا سکے ، سیدنا ابوالوقار نے ارشاد فرمایا کہ فلاں کتاب الماری سے اٹھاؤ اور اس کا فلاں ورق کھولو اور اس کی فلاں سطر پڑھو تو یہ محاورہ تحریر تھا، ''کوٹ پیس منہاج مرے اور ولایت شاہ جھندہ کو ملے'' پھر ارشاد فرمایا کہ میرے بچے کے لئے علم وہب ہی کافی

ہے ،اس کے بعد جب بھی منظر ابوالوقار سیدنا ابوالوقار سے تعلیم کے سلسلہ میں سفر کے لئے کہتے تو جواب یہی محاورہ دہراتے گویا حضرت سیدنا ابوالوقار کو منظر ابوالوقار کی جدائی ایک لمحہ برداشت نہیں تھی ، یہاں تک کہ جب کبھی آپ اپنے دوست واحباب یا رشتہ داروں میں کہیں تھوڑی دیر کے لئے بھی چلے جاتے تو آپ آواز دیتے اور اپنے پاس بلا لیتے ،ایک بار آپ نے ضد کی تو حضرت سیدنا ابوالوقار نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ''سیدنا یحیٰ منیری'' کے پاس خراسان سے حضرت ''حسین معاذ'' بلخی آئے اور ''عوارف المعارف'' پڑھانے کے لئے عرض کیا، حضرت ''سیدنا یحیٰ منیری'' نے ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار سے پڑھنا وہ پڑھائیں گے اور اس کے نکات سمجھائیں گے ،الغرض حضرت سیدنا قطب المدار کا قیام ان دنوں جون پور میں تھا حضرت حسین معاذ بلخی نے ''عوارف المعارف '' پڑھی اس کے بعد عرض کیا ''فصوص الحکم'' بھی پڑھا دیجئے ،حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جس علم کی تم تلاش میں ہو وہ علم کتابوں سے نہیں سینہ بہ سینہ حاصل ہوتا ہے، حسین معاذ بلخی سے فرمایا میرے قریب آؤ جب وہ قریب آئے تو آپ نے سینہ سے لگا لیا، حضرت حسین معاذ بلخی علم توحید کا بحر بے کنار بن گئے ،اکثر وبیشتر منظر ابوالوقار حضرت سیدنا ابوالوقار کے سینہ سے لگے رہتے حضرت سیدنا ابوالوقار جو کچھ تناول فرماتے اس میں اپنے چہیتے بیٹے ابوالاظہر سید منظر علی کو ضرور شریک کرتے ،اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ سیدنا ابوالوقار ہی کی طرح کبھی کوئی

نفل نماز تہجد، چاشت ،اشراق ،اوبین قضا نہ کرتے زندگی کے آخری لمحات تھے میں (سید محضر علی) ان کے پاس موجود تھا میں نے دیکھا نیلی نیلی آنکھوں سے اچانک گوہر آبدار برسنے لگے ،عرض کیا میاں کیوں روتے ہیں کیا بات ہے؟ کہنے لگے آج ۲۷ رسال میں پہلی بار میری علالت کی وجہ سے اوابین قضا ہوگئی ، پیٹ میں شدت کی تکلیف تھی ، مجھ سے کہنے لگے کہ دیکھو گواہ رہنا میں اپنے رب سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہوں اور کلمہ طیبہ کی تلاوت کرنے لگے۔

ہندوستان کے بیشتر علاقوں کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں آپ تشریف لے جاتے ،سلسلہ عالیہ مداریہ میں بیعت کرتے ، بیعت کرنے میں دیری نہ کرتے اگر کوئی ایک شخص بھی آپ کے پاس مرید ہونے کو آتا تو اس کو محبت کے ساتھ بیعت کرتے اور فرائض وواجبات کو ادا کرنے کی سختی کے ساتھ تلقین کرتے ،اکثر وبیشتر آپ کے پاس علماء وصوفیاء ہوتے اور آپ سے مستفیض ومستفید ہوتے ،نماز کے چونکہ سختی سے پابند تھے اس لئے اپنے مریدوں کو بہت سختی کے ساتھ نماز کی پابندی کے لئے کہتے اور حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کا تذکرہ اپنی نششتوں میں زیادہ فرماتے ،حضرت خواجہ سیدنا غریب نواز رضی اللہ عنہ سے عقیدت ومحبت کا اظہار خوب فرماتے ،حضرت سیدنا مخدوم اشرف اور مخدوم جہانیاں کا ذکر بہت حسن عقیدت سے کرتے ،آپ کی نششتوں میں جب غیر مسلم آتے تو بہت اخلاص ومحبت سے ان کی طرف التفات فرماتے یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں پر کثرت سے غیر

مسلموں نے اسلام قبول کیا، یہ کتاب اس کی متحمل نہیں ہے ورنہ ان کی خدمات وکرامات اور بھی بیان کرتا، آپ کا شجرہ جدیہ تحریر کر چکا ہوں مرشدیہ شجرہ آپ کا اس طرح ہے:

الٰہی بخش دینا احمد مختار کا صدقہ ☆ امام ہر دو عالم حیدر کرار کا صدقہ

جمیع آل واصحاب واہل بیت اطہار کا صدقہ ☆ شہید کربلا کے خون کی ہر دھار کا صدقہ

حضور شاہ زین العابدین وحضرت باقر ☆ امام جعفر صادق نکوکردار کا صدقہ

شہ سید ظہیرالدین، بہاءالدین علی حلبی ☆ امین دین احمد واقف اسرار کا صدقہ

مدارالعالمیں سید بدیع الدین کے بھائی ☆ شہ محمود دیں کے جبہ ودستار کا صدقہ

شہ جعفر، جناب بوسعید، وشہ نظام الدین ☆ جناب سید اسحٰق سے دیں دار کا صدقہ

الٰہی بہر اسمٰعیل وابراہیم ہم سب کو ☆ عطا کر دامن داؤد کے ہرتار کا صدقہ

بحق شہ وجیہ الدیں وبہر شہ کبیرالدین ☆ عطا ہو سید عبداللہ کے دیدار کا صدقہ

شہ فنصور سجادہ نشین بزم روحانی ☆ مدارالعالمیں کے خاص برخوردار کا صدقہ

شہ دریا سعید، وشاہ رزاق اللہ وعبداللہ ☆ سلیماں بادۂ توحید کے سرشار کا صدقہ

شہ عبدالحمید ،وعبدسبحاں قطب ربانی ☆ محدث عبدقدوس عالم اسرار کا صدقہ

جناب رحمۃ اللہ، عظمۃ اللہ کے تصدق میں ☆ مداری چاند کے انوار جلوہ بار کا صدقہ

جناب عبدسبحاں ،عالم عرفان یزدانی ☆ شہ خوشوقت علی کے جذبہ ایثار کا صدقہ

جناب خرقہ پوش سید کلب علی صاحب ☆ بدیع دیں کے سجادہ نشیں دیں دار کا صدقہ

نظر آئے مجھے منظر علی کے نور ایماں کا ☆ ملے اظہر علی کے دیدۂ بیدار کا صدقہ

ہمارے جرم عصیاں بخش دے صلحا میں شامل کر ☆ خداوندا عبائے پیر کے ہرتار کا صدقہ

ہمارے پیر بھائی جس قدر ہوں ان پہ رحمت کر ☆ حسین ابن حیدر کے گل گلزار کا صدقہ

آپ کو سلسلہ طیفوریہ مداریہ ،جعفریہ مداریہ،صدیقیہ مداریہ،بصریہ مداریہ،اویسیہ مداریہ،مہدویہ مداریہ حاصل تھے اور انہیں نسبتوں میں آپ لوگوں کو بیعت فرماتے تھے۔ یہ بات اکثر دہراتے تھے کہ جس قدر سلاسل ہیں سارے سلسلے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب سے قریب تر کرنے کے وسائل ہیں، اللہ تعالیٰ تمام سلسلوں سے محبت اور اخلاص کی توفیق عطا فرمائے۔

عزیز از جان مولانا محمد عارف منظری فاضل جامعہ از ہر شریف مصر قابل تحسین ومبارکباد ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے مرشد گرامی وقار کا خاص قرب اور ان کی توجہ حاصل تھی ،انہوں نے میاں کی مختصر سوانح حیات تحریر کر کے جو اپنے مرشد کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور مزید قلم وبیان کے ذریعہ خدمت دین وسنیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سگ کوچہ قطب المدار

سید محضر علی مداری

دعائیہ کلمات

شہزادۂ امیر الاولیاء پیر طریقت سید اظہر علی مداری

آقائی ومولائی مرشدی والدگرامی وقار حضور سیدنا سید منظر علی علیہ الرحمہ والرضوان کی ہمہ گیر شخصیت معاصرین کے درمیان محتاج تعارف نہیں ہے، سبھی آپ کے کمالات کے معترف اور اقراری ہیں، آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ حال و مستقبل کے لئے نمونہ عمل اور آئیڈیل ہے، آپ کی زندگی مکمل قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی، آپ صاحب کشف وکرامت بزرگ گزرے ہیں، لہذا ضروری تھا کہ آپ کی ہمہ گیر شخصیت دنیا کے سامنے آئے اور اخلاق وعمل کے اس انحطاط پذیر دور میں عروج وارتقاء کے اسباب وذرائع معلوم ہوسکیں، جو قوم اسلاف کو بھلا دیتی ہے وہ قوم کبھی ترقی اور کامیابی حاصل نہیں کرسکتی۔ جس قوم کو برباد کرنا مقصود ہوتا ہے اس کو دنیا اپنے اسلاف اور ماضی سے دور کردیتی ہے، قوموں کے عروج وزوال کی داستانوں سے لائبریریاں بھری پڑی ہیں، لہذا اسی سوچ اور فکر نے عزیزم مولانا محمد عارف منظری مداری فاضل جامعہ ازہر شریف مصر کو مہمیز لگائی اور انہوں نے لائق تقلید وتحسین کام انجام دیتے ہوئے بڑی جدوجہد کے ساتھ ایک نئے رنگ وڈھنگ

میں والدگرامی حضور امیر الاولیاء سید منظر علی علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات وخدمات پر مشتمل کتاب تحریر فرمائی، انہوں نے اس کتاب میں والدگرامی کی زندگی کو قرآن وحدیث کی روشنی میں مرتب فرمایا ہے، جو کہ ان کے علم وذوق کی طرف غماضی کرتی ہے، اللہ رب العزت عزیزم سلمہ کو فیضان مرشد سے خوب مالامال فرمائے اور مزید دین وسنیت کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا گو ہوں محمد رفیق احمد ولد سید سلن علی (گورے گاؤں ممبئی) کے لئے جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں تعاون کیا، اللہ رب العزت ان کو دنیا وآخرت کی نعمتوں سے مالامال فرمائے اور ان پر فیضان مرشد خوب ابر رحمت بن کے برسے۔

خاکپائے مدار العالمین

سید اظہر علی مداری

پیش لفظ

والدین کریمین بچے کی پہلی درس گاہ ہوتے ہیں ،اگر اس درسگاہ میں ایمان داری اور پوری نگرانی کے ساتھ بچے کی تعلیم وتربیت پر توجہ دے دی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پھر انشاء اللہ بچہ ضرور کامیابیوں سے ہمکنار ہوگا، میرے والدین کریمین نے ہر تکلیف اور ہر جفا برداشت کی لیکن ہم بھائی، بہنوں کی تعلیم وتربیت میں ایک لمحہ بھی تساہلی نہیں برتی، داخلی وخارجی ہر حرکت ونقل پر نگاہ رکھی، والدین کے آپسی تعاون نے ہم سبھی بھائی بہنوں کو دوسرے عام بچوں کی طرز زندگی سے ہمیشہ دور رکھا، گھریلو اور خاندانی معاملات میں دخل اندازی کرنے اور ملوث ہونے کی کبھی بھی اجازت اور مہلت نہیں دی گئی، ہمیشہ مستقبل کو دیکھنے کی نصیحت ہوتی، قرآن کی تعلیم سب سے پہلے لازم رہتی، ہر جمعرات کو گھر میں شیرینی لاکر میلاد منانا والد محترم کا خاص عمل رہتا، ہم سب بھائی بہن میلاد پڑھتے اور والد صاحب سلام پڑھ کر اختتام فرماتے اور اس کے بعد ہم سب کو شیرینی بانٹتے، والدیں کا معمول تھا کہ ہر روز بہنوں سے نعت سنے بغیر سوتے ہی نہیں تھے، اس کا میری اپنی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑا کہ بچپن سے ہی دین سے ایسا لگاؤ ہوا کہ میری زندگی ہی

بدل کر رہ گئی، بچپن سے کبھی بھی روزہ اور جمعہ کی نماز ترک نہیں ہوئی، کچھ بھی ہو جائے ،رمضان شریف کے روزے اور جمعہ کی نماز ترک نہیں ہوتی، کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اسکول میں امتحان جمعہ کو پڑا تو امتحان چھوڑ کر جمعہ پڑھنے چلا گیا، جب اسکول آیا تو استاد نے تاخیر کا سبب پوچھا، بتانے پر ماسٹر صاحب نے خصوصی رعایت کرتے ہوئے امتحان مکمل کروایا، والدین کے عطا کئے ہوئے اس دینی ماحول کا ہی صدقہ تھا جس نے اس ناچیز کو علم دین حاصل کرنے کے لئے اکسایا اور بفضلہ تعالیٰ اس کے لئے مکن پور شریف جیسی مقدس زمین میرے نصیب میں آئی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نواز دیتا ہے، مجھ پر اللہ کا خاص فضل وکرم ہوا اور ایک ایسی علمی اور روحانی درسگاہ عطا فرمائی، جس کے فیوض وبرکات سے ایک عالم مستفیض ہو رہا تھا، عالی جناب مولوی سعادت علی مداری کے مشورہ سے جناب اسمٰعیل علی مداری کے ہمراہ مکن پور شریف آیا، جناب اسمٰعیل صاحب کے صاحبزادہ مولانا ناظم مداری صاحب پہلے سے ہی مکن پور شریف میں تعلیم حاصل کر رہے تھے، میری خوش نصیبی تھی کہ مکن پور شریف میں آتے ہی سب سے پہلا قیام بارگاہ ابوالوقار میں ہوا، پہلا نوالہ حضور منظر ابوالوقار علیہ الرحمۃ والرضوان کے دسترخوان کا نصیب ہوا، سب سے پہلی نماز (عشاء) حضور مرشد گرامی وقار کی اقتدا میں نصیب ہوئی، پہلی ہی ملاقات میں آپ کی محبتوں اور شفقتوں نے مجھے ایسا گرویدہ بنایا کہ میں سب کچھ بھول گیا اور پہلی مرتبہ گھر کو چھوڑنے والا چار مہینہ بعد گھر واپس جاتا ہے جب کہ اس طویل مدت کے

درمیان کئی مرتبہ اہل خانہ اور احباب مجھ سے ملنے آئے اور گھر چلنے کو کہا لیکن مجھ سے مکن پور شریف چھوڑنا بہت بھاری گزرتا اور انکار کردیتا، حضور مرشد گرامی وقار نے مجھ پر نوازش کرتے ہوئے اپنے ساتھ بارگاہ ابوالوقار میں ہی رہنے کی منظوری عنایت فرمادی، مدرسہ مدارالعلوم صرف پڑھنے جاتا اور باقی پورا وقت خانقاہ وقاریہ میں رہتا، الحمدللہ یہ میری خوش بختی ہے کہ میں نے شیر بیش اہل مداریت حضور شیخ الہند سید ذوالفقار علی قمر مداری علیہ الرحمہ، مقبول بارگاہ قطب المدار فدائے مداریت حضور سیدنا سید مختار علی مداری علیہ الرحمہ، محبوب مدار حضور سیدنا سید آل علی علیہ الرحمہ، حضور سید محرم علی مداری علیہ الرحمہ، حضور سید سید علی علیہ الرحمہ۔ حضور سیدنا سید ظہیر المنعم عرف بن میاں علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید عاقل حسین مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید نورالاظہار علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید مشارق الانوار علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید قمر عادل سوز مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید ظفر عادل مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید غلام ثقلین مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید اکبر حسین مداری علیہ الرحمہ، حضور سید حضار احمد مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید غلام حسنین مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا الحاج سید اختر عالم بابا علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید قاضی عتیق علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید محمد ہارون علیہ الرحمہ، حضور سیدنا الحاج سید توقیر حسن مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید مختار احمد مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید مظہر علی مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید حیدر مراد مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید صغیر حسن مداری علیہ الرحمہ، حضور

سیدنا سید ضیاء الحسن مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا الحاج سید امیر الباقی مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید یوسف علی مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید بدر عالم مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید پیشوا حسین مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا احرار احمد مداری علیہ الرحمہ، حضور سیدنا سید چہیتے میاں علیہ الرحمہ، حضور سید محمد دارہ شکوہ مداری علیہ الرحمہ، وغیرہم بزرگوں کی دعائیں، شفقتیں، محبتیں اور عنایتیں پائیں ہیں، اللہ ہمارے ان سبھی بزرگوں کے فیضان کو ہم سب پر جاری فرمائے اور جو ہمارے بزرگ ہمارے درمیان سائبان کی حیثیت سے موجود ہیں اللہ بخیر وعافیت ان سب کو عمر خضر عطا فرمائے۔

ان بزرگوں کے سائے میں اپنا بچپن گزرا ہے، میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں اپنے بزرگوں کی حیات وخدمات کو احاطہ تحریر میں لاکر دنیا کے سامنے پیش کروں، جب ماضی بعید و ماضی قریب کے بزرگوں کی پاکیزہ زندگیوں کو اپنے اساتذہ کرام اور بزرگوں سے سنتا تھا، تو میں ہمیشہ ہی سے یہ ضرور کہتا تھا کہ ان سب باتوں کو اگر لکھ لیا جاتا تو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت ہو جاتی، ہماری نو نسل اپنے بزرگوں سے دور ہونے کے بجائے قریب تر ہو جاتی، میں نے اپنے دل میں یہ عہد کیا تھا کہ اگر اللہ نے توفیق دی تو میں ضرور مشائخ مکن پور شریف کی حیات وخدمات دنیا کے سامنے لاؤں گا، اس کے لئے میں نے اپنے اساتذہ اور مشائخ سے کافی ملاقاتیں کیں اور تبادلہ خیال بھی کیا، لیکن حالات اور وقت نے موافقت نہیں کی

،ان شاء اللہ جملہ مشائخ مکن پور شریف کی حیات وخدمات کو بنام ''تذکرہ مشائخ مکن پور شریف'' تحریر کرنے کا ارادہ ہے، اللہ مجھ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور مرشد گرامی وقار سیدنا سید منظر علی علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات گرامی ایک ایسی شخصیت تھی کہ کبھی ایسا ہوا ہی نہیں کہ کوئی آپ کی بارگاہ میں آیا ہوا اور وہ آپ سے متاثر ہوئے بغیر واپس گیا ہو، ہر شخص آپ کے اخلاق ومحبت سے ایسا متمطع ہوتا تھا کہ وہ یہی سمجھتا تھا کہ حضرت سب سے زیادہ مجھ سے محبت فرماتے ہیں، آپ کی بارگاہ میں امیر غریب، چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا، علماء نوازی میں آپ بے مثال تھے، علم دوستی آپ کی جبلت میں تھی۔ ۲۰۰۱ء سے لے کر ۲۰۰۸ء تک کے شب وروز میرے سامنے ہیں، ہر نئی صبح سورج کی شعاؤں کے ساتھ میری عقیدتوں میں نکھار لے کر آتی تھی، جتنا زیادہ آپ کے قریب جاتا اور جتنی زیادہ صحبت کا موقع ملتا اتنی ہی عقیدت میں زیادہ اضافہ ہوتا، فرائض وواجبات، سنن ومستحبات کی پابندی، ذکر الٰہی سے لرزتا وجود، عشق رسالت میں آنسو بہاتی ہوئی آنکھیں، ذکر رسول اور اصحاب رسول اس انداز میں کرنا جیسے شب وروز نبی کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے درمیان گزر رہے ہوں، نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے ہی آنکھوں کا موتیاں برسانا، کسی غیر کی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کرنا، وغیرہ مومنانہ اوصاف ہر ایک کو آپ کا گرویدہ بنا دیتے تھے ''**تفکروا فی الخلق و لاتفکروا فی الخالق**'' میں غوطہ زن ہو کر اسرار وعرفان کے سمندر لٹاتے ہوئے

تصوف کی حقیقت سے روشناس فرماتے، شریعت مطہرہ سے ایک انچ بھی ہٹ کر طریقت وتصوف کو قبول نہ فرماتے، ارشاد فرماتے: شریعت کی کشتی میں سوار ہو کر طریقت کے سمندر میں غوطہ لگا کر حقیقت کے موتی کو حاصل کرنے کا نام تصوف ہے، شریعت کے بغیر طریقت وتصوف کا تحقق محال ہے۔

حضور مرشد گرامی وقار مجھ ناچیز سے بے انتہا محبت فرماتے تھے، جتنے دن آپ مکن پور شریف میں رہتے میں درسگاہ کے وقت کے علاوہ تمام وقت آپ ہی کی بارگاہ میں رہتا، آپ کے بغیر ایک لمحہ بھی گزارنا میرے بس سے باہر ہونے لگتا تھا، آپ کی انہیں محبتوں کا صدقہ ہے کہ آج اہل مکن پور شریف اور حضور منظر ابوالوقار کو جاننے والے سبھی لوگ مجھ کو محبتوں سے نوازتے ہیں، اگر کبھی حضرت کا قریب کا کوئی سفر ہوتا اور اس موقع پر مدرسہ کی چھٹی ہوتی تو حضرت اپنے ساتھ ضرور لے جاتے تھے اور لوگوں کے دریافت کرنے پر فرماتے یہ میرا روحانی بیٹا ہے، یہاں صرف دو مبارک سفر ذکر کرنا چاہتا ہوں جن میں میں نے حضرت کے سفر کے لحات کو دیکھا اور میری عقیدتوں کی معراج ہوئی ہے، پہلا سفر جو قابل ذکر ہے وہ ہے فرخ آباد کا سفر، یہ سفر حضرت شہاب الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (لوکو فتح گڑھ، فرخ آباد، یو۔پی۔) کے عرس مقدس میں شرکت کے لئے تھا، اس سفر میں میں نے جو آپ کے تقویٰ وطہارت کا مشاہدہ کیا ہے وہ میرے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے، خلیفہ سرکار منظر علی حضرت محبت شاہ (سجادہ نشین درگاہ حضرت شہاب الدین علیہ الرحمہ

) کی دعوت پر جانا ہوا تھا، اس سفر میں میں نے جناب مرحوم نور محمد وقاری مداری کے گھر میں جو عقیدت ومحبت کی نچھاور دیکھی ہے لائق دید تھی، پورے خاندان کی مانو عید تھی، مرحوم نور محمد کی اہلیہ زیب النساء مداری نے اپنے بچوں: حاجی لال محمد، شیر محمد ، مدار محمد، عباد محمد، محمد شاداب کو جو سادات محبت سکھائی تھی وہ دیکھ کر میں نے اسی وقت ارادہ کرلیا تھا کہ اگر اللہ نے کبھی توفیق بخشی تو اس کا تذکرہ ضرور کروں گا اور آج اللہ نے ان محبین کا نام تحریر کرنے کا موقع ومناسبت فراہم کیا۔ جب درگاہ حضرت شہاب الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ میں پہنچے تو اس وقت ماہر علوم وفنون حضرت علامہ ومولانا شمسی تہرانی اطال اللہ عمرہ بالصحۃ والسلامۃ خطاب فرمارہے تھے، جیسے ہی انہوں نے حضرت کو آتے دیکھا فوراً کرسی خطابت کو چھوڑ کر آپ کے استقبال میں نعرہ لگاتے ہیں اور فرماتے ہیں میرے آقا تشریف لے آئے ہیں اب غلام میں یہ جرءت کہاں کہ لب کشائی کرے، میں ان کے اس احترام سادات کو دیکھ کر کافی متاثر ہوا۔ اس کے بعد حضرت نے ناظم سے فرمایا کہ مولانا عارف سلمہ کو تقریر کے لئے بلائیے، میں پریشان ہوگیا کہ میں کیا بولوں گا ابھی بچپنا تھا کبھی کسی بڑے اسٹیج پر بولنے کا موقع نہیں پڑا تھا، لیکن میں نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے سمجھایا کہ جو بولنے کو کہہ رہا ہے وہ میرے بارے میں زیادہ اور بہتر جانتا ہے اور حضرت کی عطا کی ہوئی خود اعتمادی کے صدقہ میں نے تقریر کی، حضرت نے بعد میں میری حوصلہ افزائی فرمائی کہ بہت اچھا بولا تھا۔ حضرت کی انہیں محبتوں اور شفقتوں کا صدقہ ہے کہ آج اس بندہ ناچیز میں خود اعتمادی جیسی قوت موجود ہے۔

دوسرا سفر جو قابل ذکر ہے وہ ہے بشنپور ٹنٹوا بلرامپور کا سفر ہے، میں باہر گیا ہوا تھا حضرت کا اچانک فون آیا اور پوچھا کہ مدرسہ میں کتنے دن کی چھٹی ہے، میں نے عرض کی ایک ہفتے کی، تو حضرت نے فرمایا لکھنؤ پہنچو، میرے ساتھ بشنپور چلنا ہے، میں نے لبیک کہتے ہوئے وقت مقررہ پر لکھنؤ پہنچنے کے لئے سر خم تسلیم کردیا، لیکن میرے لئے مکمل تیاری کے ساتھ لکھنؤ پہنچنا ناممکن تھا، میں نے اپنے عزیز از جان دوست ایوب بھائی کو فون کر کے پوری بات بتائی، ایوب بھائی نے فوراً کہا آپ پریشان مت ہو آپ لکھنؤ پہنچو میں گھر سے آپ کا سامان لے کر پہنچتا ہوں۔ ایوب بھائی نے اس دن جو میرے لئے جفاکشی کی تھی اور دوستی کی جھلک دکھائی تھی وہ ناقابل فراموش ہے، اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت لکھنؤ پہنچے اور ظہر کی نماز لکھنؤ بس اڈے پر رومال بچھا کر پڑھی، اس کے بعد حضرت نے بس کے ڈرائیور سے فرمایا کہ مجھے فلاں وقت عصر کی نماز پڑھنی ہوگی اگر آپ مجھے راستہ میں نماز پڑھانے کا وعدہ کریں تو میں سوار ہو جاؤں، بس کا ڈرائیور غیر مسلم تھا اس نے کہا بابا جب نماز کا وقت ہو جائے تو آپ بتا دیجئے گا میں گاڑی روک دوں گا، راستہ میں ڈرائیور نے تین مرتبہ گاڑی کھڑی کی اور پوچھا بابا نماز۔ حضرت فرماتے ابھی نہیں اور تھوڑا آگے بڑھیں گے، پھر ایک جگہ آپ نے کہا یہاں نماز پڑھنا ہے، اس ڈرائیور نے فوراً گاڑی روک دی اور ہم نے اتر کر نماز عصر پڑھی ، ایسے ہی پورے سفر میں نمازوں کی پابندی کرتے دیکھ مجھے حضور ابوالوقار کے پیر

ومرشد کی شرط یاد آگئی، کہ اے کلب علی! اگر تمہاری ایک بھی نماز قضا ہوگئی تو نہ میں تمہارا پیر اور نہ تم ہمارے مرید۔ اس سفر میں مجھے بیعت وارادت کا مفہوم سمجھ میں آیا۔ پہلے بس پھر ٹرین کے ذریعہ پچپڑوا ریلوے اسٹیشن پہنچا۔ وہاں پر عقیدت مندوں کا پہلے سے موجود جلوس دیکھنے لائق تھا، اس کے بعد بشنپور پہنچے، اس علاقہ کی محبتوں نے مجھے بہت متاثر کیا، جس وقت اس علاقے کے لوگ ''بھیا'' کہتے ایسا لگتا جیسے دل نکال کے رکھ دیا ہو، بشنپور میں ذاکر بھائی اور شاکر بھائی کے یہاں قیام رہا۔ وہیں سے جہاں جانا ہوتا تھا جاتے تھے، وہاں پر مرحوم عالی جناب اسرائیل (نیتا) کا تمام مصروفیات کے باوجود پروانہ کی طرح آس پاس رہنا قابل احساس چیز تھی، جب وہاں لوگوں نے حضرت سے میرے متعلق پوچھا کہ بھیا آپ کے ساتھ یہ کون ہیں تو آپ نے برجستہ فرمایا یہ ''میرا بیٹا ہے روحانی بیٹا'' میں اس جواب کو سن کر اتنا خوش ہوا کہ اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی تھی، جہاں جانا ہوتا ساتھ میں لے جاتے، اس درمیان کئی پروگرام ہوئے اور ہر پروگرام میں حضرت نے پہلے میری تقریر کروائی، الحمدللہ حضرت کے تصرفات باطنیہ کے صدقہ اس لاشعوری کے دور میں بہت اچھی تقریریں ہوئیں، سبھی نے خوب پذیرائی کی اور حضرت نے بھی خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔ میری چھٹیاں ختم ہونے کو تھیں اور ابھی نیپال جانا نہیں ہو پایا تھا، سارے پروگرام تاریخ بتاریخ متعین تھے، اس لئے حضرت نے جناب ذاکر بھائی سے فرمایا عارف کی چھٹیاں ختم ہونے والی ہیں ان کو کل ''ودیش یاترا'' کرا کر لاؤ اور

واپسی کا ٹکٹ نکال کر کانپور واپس بھیج دو، مدرسہ کھلنے والا ہے۔ میں بڑھنی سے ہوتا ہوا نیپال کے اندر گیا، اس وقت نیپال بند تھا اس لئے زیادہ اندر جانا خطرہ سے خالی نہیں تھا، لہٰذا ہم بس نیپال میں داخل ہوکر واپس انڈیا کی سرحد میں آگئے، اس وقت مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا لیکن جب مصر جانے کا موقع ملا تو حضرت کی وہ ودیش یاترا کرانا یاد آیا۔ دوسرے دن واپس گھر آگیا جب تک میں نے گھر پہنچ کر حضرت کو فون نہیں کر دیا حضرت بے چین رہے۔ حضرت سے مجھے بے انتہا عقیدت ومحبت تھی کہ حضرت کی جدائی میرے لئے کسی بار گراں سے کم نہ ہوتی تھی، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں مکن پور شریف سے گھر آیا ہوں اور میری حالت خستہ نہ ہوئی ہو، جس دن مکنپور شریف سے جانے کی تیاری کرتا مجھ پر اپنا کنٹرول ہی نہیں رہتا اور بے اختیار آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، کبھی کبھی تو ایسا ہوا کہ مکن پور سے کانپور تک میری سسکیاں ختم نہیں ہوئیں، ایک مرتبہ شعبان کی چھٹی میں گھر جا رہا تھا، حضرت سے ملنے گیا اور پوری کوشش کی کہ حضرت کے سامنے میری انفعالی حالت ظاہر نہ ہو لیکن میں بے قابو ہوگیا اور حضرت کے قدموں پر گر کر بے اختیار رونے لگا، حضرت نے مجھے سنبھالتے ہوئے اٹھایا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی آنکھیں بھی نم ہیں، جب میں نے آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو فوراً اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اجازت لے کر چلا گیا۔ ایک مرتبہ حضرت نے مجھ سے فرمایا: افسوس سوائے چند لوگوں کے جو بھی آیا وہ دنیا کے لئے آیا کبھی آخرت کی فکر میں نہ آیا، کتنا ہی انحطاط کا دور آچکا

ہے، جب سے میں نے یہ سنا کبھی اپنی یا اپنے گھر کی کوئی پریشانی آپ کے سامنے بیان نہیں کی اور آج تک نہیں کرتا، صرف اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ جس میں ہمارے اور ہمارے اہل خانہ کے لئے خیر ہو وہ معاملہ فرما۔ ایک دن میں نے گھر فون کیا تو معلوم ہوا کہ والد صاحب کے پیروں میں جو درد ہوتا تھا اس نے آج اتنی شدت پکڑی کہ والد صاحب بے ہوش ہو گئے، میں یہ سن کر روتا ہوا سو گیا، حضرت اس وقت گجرات دورہ پر تھے، حضرت نے خواب میں فرمایا پریشان مت ہو اور رویا مت کرو تقدیر پر راضی بہ رضا رہنا سیکھو انشاء اللہ تمہارے والد جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے اور میری آنکھ کھل گئی، میں نے گھر فون کیا تو معلوم ہوا اب والد صاحب بالکل ٹھیک ہیں، آج بھی اگر مجھے دلی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ دن میرا دیدار مرشد کا دن ہوتا ہے، مجھے یا میرے گھر والوں کو کوئی بڑی مصیبت لاحق ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے پہلے خواب میں حضرت کی طرف سے اس کی طرف کوئی اشارہ اور اس کا حل دکھا دیا جاتا ہے۔ حضرت کی محبتوں اور بے انتہا چاہتوں ہی کی شاید وجہ تھی کہ جس وقت حضرت کا انتقال ہوا تو میرے پاس آپ کے انتقال کی خبر کے جتنے فون آئے تھے شاید ہی کسی کے پاس آئے ہوں۔

جس وقت مجھے انتقال کی خبر ہوئی تو میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا، جب میں مکن پور شریف پہنچا تو غسل و تکفین ہو چکی تھی بس میرا انتظار ہو رہا تھا، میں تو یتیم ہو چکا تھا بے ساختہ قدموں پر گر کر روتا ہوا قدم بوسی کرنے لگا، مجھے اپنا ہوش نہیں تھا کہ

کب مجھے قدموں سے ہٹا دیا گیا، اس کے بعد میں نے سرہانے پہنچ کر پیشانی کو بوسہ دیا اور آخری آرام گاہ تک میری یہی حالت رہی، تدفین کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں نے حضرت کو انتقال کے بعد جو بوسہ لیا ہے وہ از روئے شرع ثابت بھی ہے یا نہیں؟ اس احساس کا پیدا ہونا تھا کہ میں سمجھ گیا کہ حضرت مجھے علم حدیث کی طرف توجہ دینے کے لئے فرما رہے ہیں، میں نے احادیث کی کتابوں کو بالاستیعاب مطالعہ کرنا شروع کیا اور اس کے لئے میں نے سب سے پہلے ترمذی شریف کو مکمل مطالعہ کیا اور جو احادیث یاد کرنے کے لئے مناسب سمجھتا اس کو لکھ لیتا ایسے مجھے بعد انتقال بوسہ دینے کے متعلق حدیث کی جستجو نے سمندر میں غوطہ لگانا سکھا دیا اور ایک سے ایک قیمتی ہیرے جواہرات ملنا شروع ہو گئے، جب تک اس متعلق حدیث ملی مجھ میں علم حدیث سے شغف پیدا ہو چکا تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سرکار نے آپ کو روتے ہوئے بوسہ دیا حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”قبل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی“ پھر اس جستجو میں لگ گیا کہ سرکار کے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ نہیں، تو حدیث پاک ملی کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر ملی تو حجرۂ نبی میں داخل ہو کر سلام کرنے کے بعد جو سب سے پہلے آپ کا عمل تھا وہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دینا تھا۔

۲۰۰۹ء میں ۱ر رمضان شریف کو میں نے حضرت کی سوانح تحریر کرنے کا ارادہ کیا اور قلم اٹھایا، اسی رات میں نے قطب عالم ابوالوقار حضور سیدنا کلب علی علیہ الرحمۃ والرضوان کو خواب میں دیکھا اور خواب کی نوعیت عجیب وغریب تھی جب میں اس خواب کے متعلق تعبیر پوچھنے کے لئے حضور حسان الہند پیر طریقت الحاج قاری سید محضر علی ادام اللہ ظلہ کو فون کیا تو آپ نے فرمایا بیٹا تم نے شاید کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھایا ہے ہمارے بزرگوں کو قلم بہت پسند ہے ، مجھے یہ سن کر بڑا تعجب ہوا اور یقین کامل ہو گیا کہ میرا یہ کام انشاء اللہ ایک دن ضرور مکمل ہوگا ، میں نے حضرت کے متعلق معلومات اکٹھا کرنا شروع کر دیں اور جس سے جو معلوم ہوتا اس کو ایک کاغذ پر لکھ لیتا، میں نے جو منہج اختیار کیا وہ یہ تھا کہ جو حضرت کے متعلق بیان کرے گا اسکے نام سے اس کو لکھوں گا اور معلومات حاصل کرتے وقت بتانے والے کو قسم دیتا کہ جو بولے گا سچ بولے گا جھوٹ کوئی بھی بات نہیں گڑھے گا اور اس کو ایک حدیث سناتا کہ حضرت ہمارے اکثر یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار'' جس نے مجھ پر جھوٹ گڑھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے ۔ لہٰذا میں نے اس کتاب میں پوری چھان بین کر کے ہی کوئی بات لکھی ہے اگر کسی نے کوئی بات جھوٹ بیان کی ہو تو اس جھوٹ اور افتراء سے میں بری ہوں ۔

امام علم وفن خواجہ مظفر حسین علیہ الرحمہ کا شہرہ سن کر میں دارالعلوم نور الحق چرہ محمد پور فیض آباد گیا اور امام علم وفن کی خصوصی توجہات سے مجھے خوب آپ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا، آپ نے نہایت کشادہ قلبی اور شفقت کے ساتھ میری تعلیم وتربیت پر توجہ دی، ایک دن آپ سے گفتگو ہو رہی تھی تو اچانک آپ نے فرمایا یہ بتاؤ آپ کے پیر ومرشد کون ہیں؟ جو بھی ہیں بہت ہی بافیض ہیں میں ان کے فیوض وبرکات کو تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں، تو میں نے عرض کی میرے مرشد ومربی حضور سیدنا سید منظر علی مداری علیہ الرحمہ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ آپ کے مرشد مرشد کامل تھے، میں نے کسی کو اپنا مرید نہیں بنایا ہے اگر تم ایسی شخصیت کے مرید نہ ہوتے تو میں تمہیں اپنا مرید بنا لیتا، محنت سے پڑھو انشاء اللہ تمہاری ترقیوں کی پرواز پر کبھی کمی نہیں آئے گی، ہاں ایک بات ضرور یاد رکھنا اپنوں کی پیدا کی ہوئیں مشکلوں کا سامنا بہت پڑے گا اس سے کبھی پریشان ہو کر پیچھے مت ہٹنا، ہمیشہ آگے بڑھتے رہنا۔

دارالعلوم نور الحق چرہ محمد پور میں امتحان چل رہا تھا، اگلا پیپر بخاری شریف کا تھا، میں رات میں بخاری شریف کا مطالعہ کرتے کرتے سو گیا، خواب میں حضور مرشد گرامی تشریف لائے اور فرمایا اتنا کیوں پریشان ہوتے ہو امتحان آسان ہوگا ،لکھ لو یہ یہ آئے گا، میں نے خواب میں ہی سوچا کہ یہ سب تو میں کتاب میں دیکھ لوں گا ،حضرت کی سوانح لکھنا چاہتا تھا تو میں نے عرض کی حضور آپ اپنے بارے میں مجھے لکھوا دیجئے میں آپ کی زندگی تحریر کرنا چاہتا ہوں تو حضرت مسکرائے اور فرمایا ارے

یہ سب تو ہوتا رہے گا سب معلوم ہو جائے گا، اسی درمیان مجھے خواب ہی میں یاد آیا کہ ایک مرتبہ حضرت نے فرمایا تھا کہ محنت سے پڑھو میں تمہیں دیار سرکار کائنات ﷺ میں مدینہ یونیورسٹی میں بھیج دونگا، میں نے عرض کی حضور آپ نے یہ فرمایا تھا ، مدینہ یونیورسٹی تو نہیں جامعہ ازہر شریف مصر کے لئے کوشاں ہوں دعا فرمائیں ،حضرت نے سینے سے لگاتے ہوئے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا انشاء اللہ جاؤ گے لیکن راستہ مشکلوں سے بھرا ہوا ہے اور میری آنکھ کھل جاتی ہے اب مجھے پورا یقین ہو جاتا ہے کہ انشاء اللہ جامعہ ازہر شریف کا موافقہ ضرور ملے گا اور اس سے پہلے میں نے کسی کو جامعہ ازہر جانے کے ارادہ کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا، اس لئے کہ اگر ناکامی ہو تو ہنسنے والے لوگ حوصلوں کو پست کر دیتے ہیں، لیکن اس کے بعد میں نے حضرت کے خواب میں منظوری دینے کی بات بتا کر بتانا شروع کر دیا لیکن ایک بات ضرور سب سے کہتا کہ خواب کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جب اس کی تعبیر سامنے آئے گی تو وہ بیان کروں گا۔ مصر جانے سے پہلے میں شدید بیمار پڑتا ہوں اور بستر مرگ تک پہنچ جاتا ہوں، جسم کا خون پانی بننے لگتا ہے ایکسرے میں پسلیاں پانی میں ڈوبی ہوئی آتی ہیں، ایک ہفتہ میں پچاس ساٹھ ہزار روپئے لگ جاتے ہیں، ایک رات میں اس سوچ میں روتے ہوئے سو جاتا ہوں کہ ایسی حالت میں اگر جامعہ ازہر سے موافقہ اور ویزا آگیا تو میں ازہر شریف پڑھنے نہیں جا پاؤں گا، اسی رات میں ہی مرشد گرامی وقار خواب میں تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بہت پریشان ہو

چکے ہو؟ میں روتے ہوئے قدموں پر گر جاتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اب برداشت نہیں ہوتا، مجھے اپنی موت کی فکر نہیں ہے، بس فکر یہ ہے کہ اب میں شاید ازہر شریف پڑھنے نہیں جا پاؤں گا، اس لئے کہ ایک دو دن میں موافقہ آنے ہی والا ہے، حضرت نے فرمایا پریشان مت ہو میرا لال ازہر شریف جاؤ گے ضرور جاؤ گے اور اپنی جیب سے ایک عجیب قسم کی لبلبی دوا کی شیشی نکالی اور فرمایا اسے پی لو، میں نے وہ دوا پی لی اور آنکھ کھل جاتی ہے، صبح ہوتے ہی میں اپنے آپ کو بالکل درست محسوس کرتا ہوں اور ڈاکٹر سے بضد ہو جاتا ہوں کہ میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں مجھے یہاں سے گھر رفر کرو، ڈاکٹر کسی صورت ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے کہ جب تک جسم کا خون پانی بننا بند نہیں ہوگا آپ کو کسی قیمت پر چھٹی نہیں دی جا سکتی، میں نے کہا آپ اسی وقت میرا ایکسرے کروائیے، ایکسرا کروایا گیا تو میں بالکل نارمل تھا اور ایسے میں گھر پہنچ جاتا ہوں۔ ابھی گھر پہنچ کر پیر بھی سیدھے نہیں کر پایا تھا فون آگیا کہ آپ کا ویزا آگیا ہے اور چار دن کے اندر مصر کا ٹکٹ لے کر نکل جائیے۔ ایسے میں جب مصر کے لئے نکل رہا تھا تب میرے دور کے چچازاد بھائی قمر الزماں نے مجھ سے کہا حضرت اب تو آپ مصر جا ہی رہے ہیں اپنے خواب کا دوسرا پہلو تو بتا دیجئے، تو میں نے کہا یہی میرا بیمار ہونا اور اس حالت میں مصر جانا میرے خواب کا دوسرا پہلو ہے۔

جامعہ ازہر شریف مصر جانے کی وجہ سے جو حضرت کی سوانح کا کام شروع کیا تھا، پینڈنگ میں چلا جاتا ہے اور کتاب کا ایک چوتھائی حصہ جو جانے سے پہلے

لکھا تھا وہیں پر کام رک جاتا ہے، چار سال مصر میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب ہندوستان آیا تو مصروفیات میں اس قدر پھنس گیا کہ وقت ہی نہیں مل پا رہا تھا کہ بقیہ کام پورا کرتا۔ یہ تو پیر طریقت جانشین منظر ابو الوقار حضرت علامہ و مولانا الحاج سید اظہر علی مداری کی توجہات کا صدقہ ہے کہ اچانک آپ کا حکم ہوا کہ کچھ بھی ہو کتاب مکمل کرو اور حضرت کے عرس میں منظر عام پر آنا ہے، علالت کا عالم، بخار کے درد میں پورا جسم نڈھال پڑا تھا، ایسی حالت میں سوائے فیض کے ممکن ہی نہیں تھا کہ ایک ہفتہ میں کتاب لکھ کر زیور طباعت سے آراستہ ہو کر ہاتھوں میں آجائے۔ حکم سنتے ہی ہمت کر کے لکھنا شروع کر دیا اور بفضلہ تعالیٰ اس مختصر سے وقت میں یہ کتاب اس شکل میں آپ حضرات کے ہاتھوں میں۔

اس بندہ ناچیز کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دین و سنیت کا اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وصلی اللہ علی النبی المختار وعلیٰ آلہ الأطهار وعلیٰ أصحابه الأخيار أجمعين.

محمد عارف منظری مداری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والحمد للہ رب العالمین

تیرا کرم جو نہ بخشے قبولیت کا شرف
سدا بہ صحراء ہیں دل ٹوٹنے کی جھنکاریں
ہماری سمت تجھے آنے میں تیری مرضی
جو ہم بڑھیں تیری جانب ہزار دیواریں

علامہ نیاز مکنپوری علیہ الرحمہ

اس عالم رنگ و بو میں جب جب کفر و شرک کی تاریکیوں نے شفق ایمانی پر ضلالت و گمراہی کی دبیز چادر ڈالنے کی کوشش کی ہے تو نور ایمان کی شعاؤں نے حق و ہدایت کی روشنی بکھیر کر قادر مطلق کی قدرت مطلقہ کا دیدار کرایا ہے اور معبود حقیقی کی معرفت کا عینک عطا کیا ہے، اللہ رب العزت ہر دور میں بتقاضہ زمانہ لوگوں کی رہبری اور رہنمائی کے لئے بندگان خاص کو مبعوث فرماتا رہا ہے جنہوں نے تکوینی اور تشریعی نظام الٰہی کی باگڈور کو بحسن وخوبی انجام دیا ہے اور مقصد حیات و ممات کی یاد دہانی کرائی ہے، ظلم و طغیان کے سیلاب میں غرقاب انسانیت کو عدل و انصاف کے ساحل پر پہنچایا ہے، اس روئے زمین پر یہ خاصان خدا مثل آفتاب و مہتاب تشریف لائے ہیں اور اپنی گوناگوں صلاحیتوں کے ذریعہ کفر و شرک کی وادیوں میں بھٹک رہے انسانوں کو عرفان الٰہی کا جام پلا کر صراط مستقیم پر دائمی استقلال بخشتا ہے

انہیں خاصان خدا میں مبلغ اسلام و مداریت امام التصوف حضور سیدنا سید منظر علی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات بابرکت ہے جنہوں نے ہزاروں تشنگان حق کو جام توحید پلایا، لاکھوں صراط مستقیم سے متزلزل انسانوں کو پائے استقلال سے نوازا۔ یوپی، ایم پی، بنگال، بہار، اے پی، راجستھان، گجرات، مہاراشٹر، کرناٹک، دہلی، نیپال، پاکستان، سعودیہ عربیہ وغیرہ میں آپ نے بے مثال قربانی دے کر علم اسلام بلند فرمایا اور ایسے ایسے کفرستان علاقے جو انسانیت کے لئے قبرستان سے کم نہ تھے وہاں پر آپ نے شمع ہدایت کو روشن فرما کر چمنستان میں تبدیل فرمایا اور وہاں کی فضا کو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے معطر فرمایا۔

ہے رگوں میں آپ کی خون نبی منظر علی
فرض ہے تعظیم ہم پر آپ کی منظر علی
آپ کا کردار دیتا ہے جہاں کو یہ ثبوت
آپ ہیں حسنین کے عکس جلی منظر علی

ولادت باسعادت: حضور سیدنا ابوالاظہر سید منظر علی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت مبارکہ دارالنور مکن پور شریف میں ۱۶ر ربیع الاول ۱۳۷۴ھ، بمطابق ۱۲ر نومبر ۱۹۵۴ء، بروز جمعہ کو ہوئی، جب آپ کی پیدائش ہوئی تو پورا گھر رحمت و نور کا گہوارا بن گیا پیدائش کے وقت آپ کی پیشانی میں نور ولایت چمک رہا تھا بطل جلیل مرشد برحق رفیع الدرجت مقتداء اہل سنت حضور ابوالوقار علیہ الرحمۃ والرضوان

کی مسرتوں کی انتہا نہ رہی اس لئے کہ حامل نسبت اویسیہ حضور ابوالوقار جانتے تھے کہ یہ میرا فرزند ارجمند کرۂ ارض کو منور کرنے والے سورج کی طرح تاریک دلوں کو روشنی عطا فرمائے گا، ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں قطب الاقطاب حضور سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ عالیہ کی تبلیغ واشاعت کے لئے بے مثال قربانی دے گا۔

اذان واقامت: امام التصوف سیدنا ابوالاظہر کی پیدائش کے بعد آپ کے والد محترم نے سنت کے مطابق آپ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت فرمائی، جب اذان کے کلمات سنے تو آپ نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور لبوں کو حرکت دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ اذان کے کلمات کا جواب دے رہے ہیں، جب والد عزیز نے اپنے جگر پارے کا دیدار کیا تو چہرہ خوشی سے گلاب کی طرح کھل اٹھا جیسے بے قرار اور مضطرب و مضمحل قلب کو سکون واطمئنان حاصل ہو گیا ہو۔

نام: چاند جیسے خوبصورت اور پھولوں سے زیادہ پرکشش آپ کے چہرۂ انور پر جیسے ہی حضور ابوالوقار کی نگاہ ولایت پڑی فوراً آپ کی زبان سے تاریخی نام "سید منظر علی" نکل پڑا اور آپ نے اپنے فرزند سعید کا نام سید منظر علی رکھ دیا۔

کنیت: جب اللہ نے آپ کو شریف النفس، سعادت آثار فرزند سے نوازہ تو آپ نے اپنے صاحبزادہ کا نام "سید اظہر علی" اور اپنی کنیت ابوالاظہر رکھی۔

عقیقہ: سنت کے مطابق ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا گیا اور غرباؤ ومساکین کو خوب صدقات وخیرات تقسیم کئے گئے۔

نسب: سادات فاطمی میں حسنی حسینی ہیں۔

شجرۂ جدیہ: حضور سیدنا ابوالاظہر سید منظر علی بن حضور سیدنا ابوالوقار سید کلب علی بن سید خوشوقت علی بن شاہ سید عبدالسبحان بن شاہ سید مداری چاند بن شاہ سید عظمت اللہ بن شاہ سید رحمت اللہ بن محدث سید عبدالقدوس بن شاہ سید عبدالسبحان بن شاہ سید عبدالحمید بن شاہ سید سلیمان بن سید عبداللہ بن شاہ سید رزاق اللہ بن شاہ سید دریا سعید بن سید خواجہ ابوتراب فنصور بن سید عبداللہ بن سید وبداللہ بن سید شاہ کبیرالدین بن شاہ وجیہ الدین بن شاہ داؤد بن شاہ سید ابراہیم بن سید شاہ اسحق بن سید شاہ نظام الدین بن شاہ ابوسعید بن سید شاہ جعفر بن سید شاہ محمود الدین برادر سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہم۔

والدین کریمین:

اسم والد: سید کلب علی بن سید خوشوقت علی۔

کنیت: ابوالوقار۔

تخلص: ضیغم۔

نسب: فاطمی حسنی حسینی۔

اسم والدہ: سیدہ نزہت النساء بنت سید محمد ولی حیدر۔

مختصر تعارف حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ: حضور سیدنا ابوالوقار سید کلب علی علیہ الرحمہ والرضوان ۱۶/ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ مطابق ۳۰/جنوری ۱۸۸۸ء بروز پیر دارالنور مکن

پور شریف میں ایک علمی و عملی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد بزرگوار حضور سیدنا سید خوشوقت علی مداری اس وقت علم شریعت وطریقت، حقیقت و معرفت کے بحر بیکراں سمجھے جاتے تھے اور آپ کی والدہ سیدہ بسم اللہ خاتون کا بھی اس وقت کے متبحر فی العلم گھرانے سے تعلق تھا اور پھر حضور سیدنا سید خوشوقت علی علیہ الرحمہ کی صحبت نے ان میں مزید علمی و عملی نکھار پیدا کر دیا تھا، ہر لمحہ ذکر خدا میں مشغول رہتیں، صوم وصلوٰۃ کی پابندی اس وقت کی عورتوں کے لئے قابل رشک تھی۔ شوہر کی خدمت، اطاعت گزاری وفا شعاری میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''لو کنت آمر أحداً أن یسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها'' کی عملی تفسیر تھیں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے میں فرمان رسالت ''یا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة'' اور ''یا ابا ذر! اذا طبخت مرقة فاکثر مائها وتعاهد جیرانک'' کا عملی جامہ پہنے ہوئے میدان عمل میں سرگرداں تھیں، الغرض زندگی کے ہر گوشہ میں خواہ تربیت اولاد کا مسئلہ ہو تو اس میں ''ما نحل والد ولداً من نحل أفضل من أدب حسن'' کے تحت مثالی ماں کی فہرست میں سرفہرست نظر آتی ہیں، والدین کی طہارت و پاکیزگی، تقوی و پرہیزگاری، عشق رسول، اخلاص واخلاق اور دیگر مومنانہ اوصاف سے متصف ہونے کا ثمرہ ہیں ابوالوقار۔

آپ شہنشاہ اولیاے کبار حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے برادر حقیقی حضور سیدنا قاضی سید محمود الدین حلبی شامی کی نسل میں حضور سیدنا خواجہ سید عبد اللہ کے منجھلے صاحبزادہ حضور سیدنا سید ابوتراب فنصوری کی اولاد میں ہیں۔

ابتدائی تعلیم: ابتدائی تعلیم مولانا محمد خضر علیہ الرحمہ کے پاس حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم: عربی فارسی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مولانا عبد الہادی اور مولانا محمود عالم بہاری رحمہما اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ دراز کئے۔

روحانی تعلیم: حضور سیدنا ابوالوقار علیہ الرحمہ جہاں علم کی دولت سے مالا مال ہورہے تھے وہیں عمل کے زیور سے بھی آراستہ ہورہے تھے، اس لئے کہ علم وعمل کا چولی دامن کا ساتھ ہے، علم بغیر عمل ایسے ہی ہے جیسے جسم بغیر روح، مزید والد محترم کی توجہات اور نگاہ التفات نے کندن بنادیا تھا اور علم وعمل کے ساتھ ساتھ والد محترم نے روحانی تعلیم سے مزین فرما کر شریعت وطریقت، حقیقت ومعرفت کا امام اعظم بنادیا، حصول تعلیم کے بعد تمیں (۳۰) سال تک درس وتدریس کا کام انجام دیا اور بے شمار طالبان علوم نبویہ علم وعرفان کا جام پی کر ملک اور بیرون ملک میں ''بلغوا عنی و لو آیۃ'' کے تحت تبلیغ اسلام ومداریت کے لئے پھیل گئے۔

بیعت وخلافت: ۱۹۰۴ء میں سید الاتقیا حضور سیدنا حکیم سید شمس الدین مداری کے پاس بغرض بیعت تشریف لائے تو حکیم سید شمس الدین مداری علیہ الرحمہ نے شرط رکھی کہ اے کلب علی! میں تمہیں ایک شرط پر مرید کروں گا اگر وہ شرط منظور ہو

تو مرید ہو سکتے ہو ورنہ نہیں، حضور ابوالوقار نے مودبانہ عرض کیا حضور جو بھی شرط ہو مجھے منظور ہے، تو حکیم صاحب نے فرمایا: کلب علی اگر زندگی میں کبھی بھی تمہاری کوئی بھی نماز قضا ہوگئی تو نہ میں تمہارا پیر اور نہ تم ہمارے مرید، اس شرط کو سن کر حاضرین مبہوت ہو گئے مگر حضور ابوالوقار نے عرض کیا کہ حضور شرط منظور ہے اور بیعت کے لئے اپنے دست مقدس کو بڑھا دیا، حضور حکیم سید شمس الدین مداری علیہ الرحمہ نے آپ کو بیعت فرما کر خلافت سے بھی نواز اور اپنے مخصوص اورادو اعمال اور اشغال بھی مرحمت فرمائے۔

اخلاص: والد محترم کی عنایت وتوجہات اور مرشد برحق کی رہنمائی نے حضور ابوالوقار کو ایسا کندن بنادیا کہ جو شخص بھی حضور ابوالوقار کو دیکھتا اسے خدا یاد آجاتا اور دامن ابوالوقار سے لپٹ کر اپنی نسبتوں کو قوی کر لیتا، آپ اپنی زندگی کا ہر لمحہ طریقہ مصطفی ﷺ پر گزارتے اور ''إن اللہ لا ینظر إلی أجسامکم ولا إلی صورکم ولکن ینظر إلی قلوبکم'' کے مصداق بن کر دنیا کے لئے آئیڈیل بن گئے اور رہتی دنیا تک خلوص وللّٰہیت کا درس عطا کر گئے۔

حسان الہند حضرت علامہ ادیب مکنپوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

کھڑکیاں ذہن کی کھولو تو ہوا مل جائے
نسبت کلب علی ہو تو خدا مل جائے
دیکھ لوں میں کہ ہے سورج میں تمازت کتنی
دامن کلب علی کی جو ردا مل جائے

حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ عشق رسول کا ایک موجیں مارتا سمندر تھے، ”لا یومن أحد کم حتی أکون أحب إلیه من والده وولده والناس أجمعین“ کی روشن دلیل تھے، ہر لمحہ ذکر حق، ذکر نبی، اور ذکر مدار میں گزرتا، آپ جس دم فرماتے، ذکر حق میں وجدانیت اپنے کمال کو پہنچتی تو حضور ابوالوقار کے اعضاء جسم سے جدا ہو کر تسبیح وتحلیل میں مشغول ہو جاتے، آپ کی نسبتیں براہ راست مدینہ کے تاجدار دونوں عالم کے مختار محمد عربی ﷺ سے جاری وساری اور اتنی قوی تھیں کہ کوئی بھی شخص آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر جاتا اسی شب زیارت مصطفی ﷺ سے فیضیاب ہوتا، آپ اپنے دور میں علم وعرفان کے ناپیدا کنار سمندر تھے، انسان ہی نہیں اجنہ بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ دراز کرتے تھے اور آج بھی آپ کی بارگاہ میں اجنہ حاضر ہوتے ہیں، اکثر وبیشتر رجال الغیب وابدال آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے، آپ کو نسبت اویسیہ کامل طریقہ سے حاصل تھی، آپ جس سمت رخ فرماتے ایمان کی باد بہاری چل پڑتی، جس کی جانب نگاہ التفات وانتخاب فرما دیتے اس کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھتا اور وہ افق عالم میں ولایت کا آفتاب وماہتاب بن کر دنیا کو نور وضیا بخشتا، حضور ابوالوقار کی طہارت وپاکیزگی تقوی وپرہیزگاری کی روشن دلیل مکن پور شریف کا وہ گراں قدر طبقہ بھی ہے جو آپ کے حلقہ ارادت وخلافت میں ہے۔

عبادت وریاضت: حضور ابوالوقار پیکر سنت نبوی تھے، سنت نبوی کے ہر پہلو پر بڑی سختی کے ساتھ گامزن رہتے تھے، تہجد کی نماز جامع مسجد عالمگیری میں ادا

فرماتے اور فجر کی نماز عالمگیری مسجد ہی میں پڑھاتے اور چاشت واشراق تک مصلی پر بیٹھے بیٹھے اپنے مقررہ معمولات پورے کرتے، ذکر پاس انفاس، ذکر خفی، ذکر جلی، شغل قمری، شغل فاقتہ، شغل تصورات، اور جس دم آپ کے خصوصی معمولات میں سے تھے، جامع مسجد عالمگیری کے شمالی حصہ میں جس حجرہ میں بیٹھ کر آپ ذکر واشغال فرماتے تھے وہ حجرۂ وقاریہ کے نام سے مشہور تھا اور آج بھی ہے، آپ فرماتے تھے محبوب خدا کی کسی ایک سنت سے غفلت برتنے والا پیر ومرشد نہیں ہو سکتا، پیر وہی ہے جو قرآن وسنت کا سختی سے پابند ہے، حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ کی تعلیم وتربیت ہی کی وجہ تھی کہ آپ کے خلفاء ومریدین ﴿لن ینال اللہ لحومها ولا دمائها ولکن یناله التقوی منکم﴾ کے عملی تفسیر نظر آتے ہیں۔

زیارت حرمین شریفین: ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے کم از کم ایک مرتبہ کعبہ مشرفہ اور دیار محبوب ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل ہو جائے اس لئے کہ دیدار محبوب ہی حاصل زندگی ہے اور پھر ایک سچے عاشق رسول کے عشق اور تڑپ کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، جس کی زندگی ”لا یومن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من أهله وماله والناس أجمعین“ کی عملی تفسیر ہو، حضور ابوالوقار کے دل میں ہمہ وقت زیارت حرمین شریفین کی کسک اٹھتی رہتی اور یاد محبوب میں اشک رخساروں پر موتی بن کے نچھاور ہوتے:

دل میں سرور حب نبی رکھ دیا گیا
سینہ میں عشق زندہ ولی رکھ دیا گیا
آئینہ حلب سے جو پھوٹی کرن ادیب
نام اس کرن کا کلب علی رکھ دیا گیا

۱۹۶۰ء میں رحمت خداوندی متوجہ ہوئی اور تقریباً پینتیس (۳۵) یا چھتیس (۳۶) صوفیاء وعلماء پر مشتمل ایک نورانی قافلہ عازم حج وزیارت ہوا، اس نورانی قافلہ میں آپ کے ہمراہ آپ کے بڑے صاحبزادہ حضور شیخ الہند سید ذوالفقار علی قمر مداری علیہ الرحمہ بھی دوش بدوش تھے، بذریعہ بحری جہاز آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، طواف کعبہ اور دیگر ارکان حج ادا فرما کر مدینہ منورہ کا رخ فرمایا، مدینہ منورہ کا عزم فرمانے سے پہلے مولانا جمال اللیل مکی، مولانا ابوبکر حنبلی مکی اور دیگر لوگوں کو بیعت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ جب مدینہ منورہ پہنچے تو دل کی کیفیت ایسی ہوئی جو بیان سے باہر ہے، زیارت روضہ سرکار مدینہ ﷺ سے فراغت کے بعد مولوی محمد حسین مدنی اور مولانا محمد روح مدنی کو بیعت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور عشق ومحبت، کا بحر بیکراں لیکر کر ہندوستان واپس ہوئے، نیز ”من حج فلم یرفث ولم یفسق غفر له ما تقدم من ذنبه“ پر عمل پیرا ہو کر رضی اللہ عنہ ورضی عنہ کے زمرۂ مبارکہ میں شامل ہوگئے۔

نکاح: فرمان رسول ”النکاح من سنتی“ کے مطابق حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ نے پہلا نکاح ۱۹۱۶ء میں سیدہ گیندہ بی بی بنت سید غلام پیر سے فرمایا، ۱۹۱۹ء

میں سیدہ گیندہ بی بی کے بطن مبارک سے قائد اہل سنت فدائے مداریت شیخ الہند حضور سید ذوالفقار علی قمر علیہ الرحمہ تولد ہوئے، ۱۹۲۱ء میں سیدہ گیندہ بی بی کا انتقال پر ملال ہوگیا، دوسرا نکاح ۱۹۲۴ء میں سیدہ رحمت النساء بنت سید بشیر احمد مداری سے فرمایا، اللہ نے آپ کے بطن مبارک سے سات (۷) اولاد نرینہ عطا فرمائے، (۱) سید مختار علی - علیہ الرحمہ - (۲) سید آل علی - علیہ الرحمہ - (۳) سید قدوس علی - علیہ الرحمہ - (۴) سید سرفراز علی - علیہ الرحمہ - (۵) سید سید علی - علیہ الرحمہ - (۶) سید محرم علی - علیہ الرحمہ - (۷) تنویر فاطمہ - علیہا الرحمہ۔

سیدہ رحمت النساء کے انتقال ہوجانے کے بعد آپ نے عقد نہ فرمانے کا ارادہ فرمالیا، لیکن ایک شب خواب میں حضور سیدنا بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ اے کلب علی! تم شادی کرو۔ اس حکم کی تعمیل میں آپ نے سر تسلیم خم کردیا اور ۱۹۵۰ء میں تیسرا نکاح سیدہ نزہت النساء بنت سید محمد ولی حیدر -رحمہما اللہ- سے فرمایا، آپ کے بطن مبارک سے اللہ نے چار صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں عطا کیں، جن میں پہلی اولاد مرشد کامل حضور سیدنا سید منظر علی علیہ الرحمہ کی ذات بابرکت ہے، (۲) سید محضر علی - ادام اللہ ظلہ - (۳) سید وقار احمد - نفعنا اللہ من علمہ وحکمہ - (۴) سید تفاخر علی - مدظلہ۔

صاحبزادیاں: (۱) سیدہ رقیہ خاتون (۲) سیدہ شجاعت النساء۔ (اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سایہ قائم رکھے۔) (۳) سیدہ عتیقہ خاتون

کا آٹھ سال کی عمر میں ۵؍رمضان المبارک کو وصال ہو گیا-(۴) سیدہ قریشہ خاتون- چھ ماہ کی عمر میں ۱۹؍رمضان المبارک کو اس دار فانی سے انتقال فرما گئیں-

وفات: ۲۵؍صفر ۱۳۹۷ھ کی صبح کو اہل معرفت کی آنکھوں کا نور، اہل حق کی تمناؤں کی سانس اور اعزاء و اقارب کی آرزؤں کی شمع حضور سیدی ابوالوقار قفص عنصری کی زنجیریں توڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے- إنا لله وإنا اليه راجعون-

مختصر تعارف والدہ محترمہ: حضور ابوالاظہر سید منظر علی علیہ الرحمہ کی والدہ مطہرہ کا نام نامی اسم گرامی سیدہ نزہت النساء بنت سید محمد ولی حیدر ہے، آپ ایک خوشحال اور خدارسیدہ خاندان میں ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئیں بچپن ہی سے نیک سیرت ،عمدہ اخلاق واطوار ،پاکیزہ عادات ،عالی ظرفی، شرافت طبع، حسن ذوق، ہمدردی، خیرخواہی، نرم خوئی اور شیریں کلامی کی حامل تھیں، سن شعور وبلوغ سے تا حیات کبھی بھی کوئی روزہ یا نماز قضا نہیں ہوئی، فرض نمازوں کے علاوہ نوافل اشراق، چاشت، اوابین، تہجد، صلاۃ التسبیح وغیرہ- نمازوں کی سختی سے پابندی فرماتی تھیں اور پھر حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ کی صحبت و تربیت اس پر مستزاد ہے، رب سے جو دعا مانگتیں رب پورا فرماتا، ادھر زبان سے کلمات نکلتے ادھر باب اجابت سے ٹکراتے اور مستجاب ہو جاتے، پریشان حال دکھوں کی ماریں بانجھ عورتیں اپنی فریادوں کو لیکر آتیں اور اپنے خالی دامنوں کو دلی مرادوں سے بھر کر واپس جاتیں، ۱۹۵۰ء میں بحکم

قطب المدار رضی اللہ عنہ حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ نے آپ سے عقد فرمایا، قطب عالم حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ کے وصال ظاہری کے بعد آپ اکتیس (۳۱) سال تک بقید حیات رہیں، ۱۹۹۰ء میں اپنے صاحبزادہ سید منظر علی - علیہ الرحمہ- اور سید محضر علی - اطال اللہ عمرہ- کے ہمراہ حج بیت اللہ کا فریضہ انجام دیا- اور ۲۶؍ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶؍مئی ۲۰۰۷ء بروز بدھ صبح نو ۹؍بجکر پینتالیس ۴۵؍منٹ پر آپ کی روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی-

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کی رسم بسم اللہ خوانی: دار النور مکنپور شریف کے قدیم دستور کے مطابق جب آپ کی عمر شریف چار (۴) سال، چار (۴) ماہ اور چار (۴) دن کی ہوئی تو ۲۰؍رجب المرجب ۱۳۷۸ھ مطابق ۔۔ ۱۹۵۸ء کو آپ کے والد بزرگوار حضور ابوالوقار نے ایک دعوت عام فرمائی - ایک اعلان و پورے شان وشوکت کے ساتھ اپنے فرزند سعید کو لے کر بارگاہ قطب المدار میں حاضر ہوئے، علماء و مشائخ کا ایک جم غفیر وہاں پہلے سے جلوہ بار تھا، بارگاہ قطب المدار میں آپ کو بسم اللہ شریف کی تعلیم حضور حکیم سید ظہیر الحق مداری رحمہ اللہ نے دی، رسم بسم اللہ کے وقت بسم اللہ شریف کے علاوہ دیگر کلمات حسنہ بھی پڑھائے جاتے ہیں، غیر مانوس ہونے کی وجہ سے بچے جنہیں بمشکل پڑھ پاتے ہیں، مگر سیدی مرشدی منظر علی علیہ الرحمہ نے بسم اللہ شریف کے علاوہ دیگر کلمات کو بھی بآسانی بلند آواز کے ساتھ پڑھا، اس

ہونہار سعادت آثار بچے کی صلاحیت ولیاقت دیکھ کر علماء ومشائخ کی آنکھیں چمک اٹھیں اور صمیم قلب سے حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کو دعاؤں سے نوازہ۔

تعلیم وتربیت: حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ نے ابتدائی تعلیم: قاعدہ بغدادی، یسرنا القرآن، قرآن مجید اور اردو کی چند ابتدائی کتابیں خانقاہ عالیہ مداریہ کے قدیم ادارہ ''مدرسہ وقار العلوم عثمانیہ'' کے مکتب میں منشی سید کرامت حسین مداری، منشی سید احمد الدین مداری، سید سرکار حسین خاور مداری، مولانا غلام حسین مداری، حافظ عبدالصمد مداری وغیرہ سے پڑھیں۔ اسکے بعد آپ نے اپنے والد بزرگوار قطب عالم حضور کلب علی علیہ الرحمہ سے عربی فارسی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسہ جانے کی خواہش ظاہر فرمائی تو والد ماجد نے آپ کو بڑی محبت و شفقت کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا اور مزدہ سنایا ''بیٹا! تمہیں کون پڑھائے گا تم کو تو سرکار مدار العالمین پڑھائیں گے تمہیں مزید کسی کے سامنے زانوئے تلمذ دراز کرنے کی ضرورت نہیں'' فرمایا اور کہا جاؤ بیٹا کوئی کتاب لے آؤ، آپ اردو کی پہلی یا دوسری کتاب لیکر والد بزرگوار کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے، حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ نے فرمایا بیٹا! پڑھو۔ آپ نے چند سطریں ہی پڑھی تھیں کہ والد محترم نے فرمایا بیٹا! بس ۔ اور اپنے سینے سے لگا کر اپنی وہبی امانتوں کا امین بنا کر علم وحکمت کا بحر بیکراں بنادیا۔

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ بظاہر کسی مدرسہ میں حصول تعلیم کے لئے تشریف نہیں لے گئے اس کے باوجود آپ علم قرآن، حدیث،

تفسیر، فقہ، ہیئت، منطق، فلسفہ، سائنس وغیرہ علوم وفنون میں ید طولیٰ رکھتے تھے، علماء ومشائخ کے سامنے ایسے ایسے علمی اشکالات پیش فرماتے کہ کبھی دم بخود رہ جاتے، آپ کا انداز گفتگو اور طریقہ تبلیغ وارشاد ایسی انفرادیت کا حامل تھا جو آپ کے علاوہ میں قطعی معدوم نظر آرہا ہے۔ آپ کی بارگاہ میں بصد خلوص زانوئے ادب تہ کرنے والے علم شریعت وطریقت دونوں کا پیکر ہوا کرتے تھے، آپ علم تصوف کے ناپیدا کنار سمندر تھے، آپ اکثر وبیشتر غواص علم معرفت حضور خواجہ معروف کرخی علیہ الرحمہ کا یہ قول ''جس نے علم فقہ حاصل کیا اور علم تصوف سے بے خبر رہا تو وہ فاسق ہے اور جس نے علم تصوف حاصل کیا مگر علم فقہ سے نا آشنا رہا تو وہ زندیق ہے'' بیان فرمایا کرتے تھے، تصوف کے متعلق فرماتے کہ ''شریعت کی کشتی میں سوار ہو کر طریقت کے سمندر میں غوطہ لگا کر حقیقت کا سیپ نکال کر معرفت کا موتی حاصل کرنے کا نام تصوف ہے اور حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ ان اوصاف سے بدرجہ اتم متصف تھے۔

ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے تشنگان معرفت آپ کی بارگاہ میں آکر خوب خوب علم وعرفان کے جام سے سیرابی حاصل کرتے اور شریعت وطریقت کا مجموعہ بن کر ''بلغوا عنی ولو آیۃ'' کا درس لیکر اپنے اپنے وطن واپس لوٹتے، علما ومشائخ کے مابین آپ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ مشائخ کرام آپ کو اپنی خصوصی نشستوں میں بلاتے اور آپ کو خاص مقام عطا فرماتے اور علمی مباحث کا ایک طویل سلسلہ چل پڑتا، مشائخ آپ سے اظہار خیال چاہتے آپ انتہائی مؤدب انداز میں

محققانہ جواب مرحمت فرماتے، مشائخ آپ کے جواب پر مہر تصدیق ثبت فرما دیتے، حضور سیدنا سید منظر علی علیہ الرحمہ کا عارفانہ جواب سن کر بابائے قوم وملت حضور سیدنا حکیم سید ولی شکوہ اور دیگر اکابرین علیہم الرحمہ و الرضوان فرماتے: بیٹا منظر علی! تمہاری جیسی عارفانہ گفتگو کے لئے ایک عمر چاہئے'' اور جی بھر کر دعاؤں سے نوازتے۔

بیعت وخلافت: والد محترم کی نگاہ کیمیا اور تربیت خاصہ نے حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کو ایسا گوہر آبدار بنا دیا تھا جس سے علم وحکمت کی نورانی شعائیں پھوٹ پھوٹ کر چرخ عالم کو منور کرنے لگیں تھیں، خدا طلبی، عشق رسول بچپن ہی سے طبیعت میں ودیعت تھا، جب حامل نسبت اویسیہ حضور ابوالوقار کی نگاہ ولایت نے آپ میں مرشد برحق بننے کی اہلیت کا مشاہدہ فرما لیا، تو ۱۹۷۲ء میں سلسلہ عالیہ مداریہ میں بیعت کیا اور سلسلیہ عالیہ کے تمام مخصوص اوراد واعمال واشغال مرحمت فرما کر اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور اپنے علوم کسبیہ ووہبیہ کا وارث وامین بنا کر طریقت ومعرفت سے سیراب فرمایا۔

زہد وتقوی: قرآن مقدس کی روشنی میں بزرگ تر وہی ہے جو صاحب تقوی ہے، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان عالیشان ہے ﴿إن أكرمكم عند الله أتقاكم﴾ (بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے) اور تقوی بغیر علم کے نہیں ہوسکتا، چاہے وہ درسگاہ سے ملے، من جانب

اللہ ملے یا بزرگوں کی نظر سے ملے، علم بغیر عمل کے ایسے ہی ہے جیسے درخت بغیر پھل کے، علم کے بغیر تبلیغ وارشاد کا کام بھٹکنا اور بھٹکانا ہے، مبلغ کا کردار قوم کے لیے نمونہ عمل ہوتا ہے، مبلغ مداریت امام التصوف حضور ابوالاظہر سید منظر علی علیہ الرحمہ کی ذات بابرکت علم وعمل کا سنگم تھی، آپ کا وجود مکمل اسلامی رنگ میں رنگا ہوا تھا، اخلاص کے پیکر تھے، آپ کے وعظ ونصیحت میں اخلاص درس اول کی حیثیت رکھتا تھا، فرماتے اخلاص سب سے اہم شئی ہے، دنیا میں بھی اخلاص ہی کامیابی کی بنیاد ہے، بظاہر کوئی کتنا ہی بڑا نیکی کا کام کر لے لیکن اس کی نیت کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا مقصد ذاتی منفعت یا شہرت یا نمائش تھا تو اس کام کی قدر وقیمت فوراً نگاہوں سے گر جاتی ہے، آپ کی زندگی کا کوئی بھی گوشہ اسلام کے دائرے سے خارج نہیں تھا، زندگی کے ہر گوشہ کو اتباع رسول سے سیراب فرماتے، سن شعور کی عمر سے کبھی بھی کوئی روزہ، یا نماز قضا نہیں ہوئی، ایک مرتبہ بعد نماز عصر مسجد وقاریہ میں راقم الحروف سے سیدی ومرشدی حضور ابوالاظہر نے فرمایا: بیٹا عارف! زندگی کے کسی گوشہ میں خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں کبھی کوئی نماز قضا ہوتے دیکھ لینا زندگی بھر نماز نہ پڑھنا تمام وبال میں اپنے سر لے لوں گا۔

اللہ اکبر ایسا تقویٰ!

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ جب بارگاہ الٰہی میں نماز کے لئے قیام فرماتے تو آپ ’’ أن تعبد الله كأنك تراه فان لم تكن تراه فإنه يراك ‘‘ کا پیکر نظر آتے۔ حسان الہند حضرت علامہ شہرت ادیب فرماتے ہیں کہ حضور صوفی سید منظر علی میاں علیہ الرحمہ سرزمین مکن پور شریف کی ایسی عظیم المرتبت بارعب شخصیت ہیں کہ ان کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہے، کیوں نہ فرماتے اس لئے کہ سیدی ومرشدی حضور ابوالاظہر کی ذات بابرکت میں طہارت وپاکیزگی، تقوی وپرہیزگاری، ادب سلیقہ، وقار وشائستگی، تمیز وحسن انتخاب، ہمدردی، خیر خواہی، شیریں کلامی، تواضع وانکساری، ایثار وقربانی، خلوص و بے غرضی، استقلال وپامردی، فرض شناسی، خدا ترسی، توکل اور جرئت اقدام وغیرہ مومنانہ اوصاف نے اس قدر غیر معمولی کشش اور اتھاہ جاذبیت پیدا کردی تھی کہ نہ صرف اہل اسلام بلکہ اسلام سے ناآشنا بندگان خدا بھی بے اختیار آپ کی طرف کھنچے لگتے تھے، آپ کے زہد وتقوی اور عند اللہ مقبولیت ومحبوبیت ہی کی وجہ ہے کہ سرزمین مکن پور شریف میں جب کوئی دو فریق آپس میں کسی وجہ سے اختلاف کر لیتے اور وہ مسئلہ طوالت اختیار کر لیتا اور کسی سے حل نہیں ہوتا تو دونوں فریق آپ کو اپنا فیصل منتخب کرتے اور آپ جو فیصلہ سنا دیتے اس فیصلہ پر دونوں فریق سر تسلیم خم کر دیتے، آپ کے دور میں یہ اعزاز سرزمین مکنپور شریف میں آپ کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں تھا۔

آپ کی پابندئ نماز کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سفر فرماتے تو گاڑی کے ڈرائیور سے پہلے نماز پڑھوانے کا عہد لیتے اگر وہ راضی ہوتا تو آپ گاڑی پر سوار ہوتے ورنہ اس گاڑی کو ترک فرمادیتے۔

ایک مرتبہ شدت بیماری کے سبب آپ کی نفل نماز اوابین چھوٹ گئی، جس کے سبب آپ اتنا روئے کہ آپ کے پاس موجود بھی اس کیفیت سے لرز اٹھے اور خوف خدا سے آنسوؤں کی بارش سی ہونے لگی۔

حسن اخلاق: اخلاقی ترقی اور اس کی نشو نما ایک متحرک شاہ راہ ہے جو تمام غایتوں کی غایت اور انسانی حیات کا منتہائے مقصد ہے، تاکہ انسان دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کی خاطر اپنی لذت وراحت کو قربان کردے، رسول کائنات فخر موجودات محمد عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’إني بعثت لأتمم مكارم الأخلاق ‘‘ یعنی میری بعثت کا مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل ہے، ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں ’’ تخلقو بأخلاق الله ‘‘ یعنی خود کو اخلاق الٰہی سے متصف کرو اور ایک جگہ اپنی زبان فیض ترجمان سے فرماتے ہیں: ’’ حسنوا أخلاقكم ‘‘ یعنی اپنے اخلاق اچھے بناؤ، اخلاق کی بنیادی تعلیمات پر زور دیتے ہوئے قرآن اعلان فرماتا ہے: ﴿إن الله يامر بالعدل والإحسان وإيتاء ذى القربىٰ وينهىٰ عن الفحشاء والمنكر والبغى يعظكم لعلكم تذكرون﴾ خداوند کریم نے اخلاق کی بنیادی تعلیم کو بیان فرمایا، تاکہ اخلاق کی ہمہ گیری ایک فعالی

قوت بن کر دنیا کے سامنے ابھرے اور انسانی معاشرے کو اخوت ومساوات کے عمدہ اخلاق کا مکمل نظام پیش کرے اور پورے عالم کو اخلاقی رشتہ میں منسلک کر کے برے اخلاق سے نجات دے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں جب ہم حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کی زندگی پر نظر مطالعہ ڈالتے ہیں تو حضور ابوالاظہر کی زندگی اعلیٰ اخلاق کے زیور سے مزین نظر آتی ہے۔آپ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ رحمت ورافت اور عفو ودرگزر سے پیش آتے تھے۔دوسروں کے لئے ایثار وقربانی کے جذبے سے کام لیتے تھے،قرابت داروں کے ساتھ تعلق خاطر رکھتے ان سے حسن سلوک سے پیش آتے ان کے دکھ درد میں شریک ہو کر تعلقات کو خوشگوار رکھتے ،اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچتی تو اسے معاف فرما دیتے اور عفو ودرگزر سے کام لیتے ،کسی کے گھر تشریف لے جاتے یا کسی دینی مجلس میں شریک ہوتے تو سنت مصطفی ﷺ کے مطابق دخول وجلوس فرماتے ،عدل واحسان جو قرآنی تعلیمات کے دو اہم اصول ہیں کا دامن کبھی بھی اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑتے ،ازدواجی زندگی ہو یا لین دین کے معاملات ،یتیموں بیواؤں ،غرباؤ ومساکین کے حقوق ہوں یا خاندانی معاملات ان سب میں عدل وانصاف سے کام لیتے ،چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت وعظمت بجالانے میں ''لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا'' کے عملی تفسیر تھے،بزرگ بھی آپ کی عزت کرتے اور بے پناہ محبت فرماتے ،آپ کو ذرا سا احساس ہوجاتا کہ فلاں آپ سے

کبیدہ خاطر ہو گیا ہے فوراً اس کے پاس تشرئف لے جاتے اور اس کے دل کی کدورت کو صاف فرماتے اور ضرورت پڑتی تو اپنے اعلیٰ اخلاق کو پیش فرماتے ہوئے معافی بھی مانگ لیتے۔

سرزمین مکن پور شریف میں آپ کے مریدین اور خلفاء باوقار: آپ کے زہد وتقویٰ اور مرشد برحق ہونے کی روشن دلیل آپ کے اپنے ہی وطن مکن پور شریف کا وہ گراں قدر طبقہ بھی ہے جو آپ کے دست مقدس پر بیعت ہے۔ذیل میں سرزمین مکن پور شریف میں آپ کے چند مریدین اور خلفاء باوقار کے اسماء گرامی درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، ملاحظہ فرمائیں:

تعداد شمار	اسماء	ابن/بنت	زوج	زوجہ	مرید	خلیفہ	مسکن
١	سید جمیل الدین						مکن پور
٢	سید حسین احمد	سید احرار احمد					
٣	سید مرشد الزماں	سید حسنین زماں					
٤	سید اخلاق احمد	سید نواب احمد					
٥	سید نظار احمد	سید کمال احمد					
٦	سید انتظار احمد	سید مولیٰ میاں					
٧	سید عقیل احمد	سید نبی احمد					
٨	سید نجیب الحسن	سید مقبول حسن					

۹	سید محمد ہارون		
۱۰	سید محمد تبشیر	سید بدیع الحسن	
۱۱	سید سونا	سید مٹھن میاں	
۱۲	سیدہ نذیر بانو	سید سونا	
۱۳	سید نبی اللہ	سید سونا میاں	
۱۴	سیدہ آداب بانو	سید نبی اللہ	
۱۵	سیدہ مسولیہ خاتون	اخت رنذیر بانوں	
۱۶	سید بخشش الٰہی	اخ رسیدہ مسولیہ	
۱۷	سید جہانگیر		
۱۸	سیدہ سنی شریف		
۱۹	سید تعظیم حسین \		
۲۰	سیدہ استخارن	سید جمیل احمد	
۲۱	سید بابو	بدھو	
۲۲	سیدہ ببلی	چھٹو	
۲۳	سیدہ رانی	سید سنی	
۲۴	سیدہ انیس بانوں	اخت رسید انتظار احمد	
۲۵	محمد خالد	محمد شریف	

۲۶	زوجہ		محمد خالد
۲۷	سیدہ نافذہ بیگم	سید اسلام حسن	مجیب الدین
۲۸	رشیدہ خاتون		شبیر احمد صدیقی
۲۹	سید تفاخر علی	سید کلب علی	
۳۰	سیدہ نور چشمی		سید آل علی
۳۱	سیدہ در شاہوار		سید قدوس علی
۳۲	سیدہ بدیع النساء	سید منظر علی	
۳۳	سید منیر احمد	سید شہیر احمد	
۳۴	سید اظہر علی	سید منظر علی	
۳۵	سیدہ زیبی	سید منظر علی	
۳۶	سیدہ فاطمی منظر	سید منظر علی	
۳۷	سیدہ شیبہ	سید گلشن علی	
۳۸	مکو (قصاب)		
۳۹	سید گلفام احمد	سید وصی حیدر	
۴۰	سیدہ منی		سید غفور احمد
۴۱	محمد وسیم		
۴۲	زین الدین منصوری		

۴۳	بیوی		وسیم
۴۴	وصی احمد		
۴۵	سید سحر عادل	سید ظفر عادل	
۴۶	بیوی		سید دربار علی
۴۷	سیدہ نرم بی بی		
۴۸	سیدہ چہیتی		سید رئیس الحسن
۴۹	سیدہ گدلن		سید بھورامیاں
۵۰	سید بخشش علی	سید مختار علی	
۵۱			
۵۲	سید سیرت مدار	منشی مدار	
۵۳	سید ریاست حسین		
۵۴	شاہ جہاں بیگم		عبدالحمید

سرزمین مکنپور شریف میں انکے علاوہ اور بھی بے شمار مریدین وخلفاء باوقار ہیں جو آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر بحسن خوبی دعوت وارشاد کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

خدمت والدین: اللہ رب العزت قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ووصينا الإنسان بوالديه حملته أمه وهنا على وهن ﴾ ﴿ہم نے

انسان کو اس کے والدین کے بارے میں وصیت فرمائی، اس کی ماں نے سختی پر سختی برداشت کر کے اسے اٹھائے رکھا﴾ اور سورۃ بنی اسرائیل میں حقوق والدین کے متعلق ارشاد فرمایا: ﴿وقضیٰ ربک ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا إما يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كريما☆ واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا ﴾ (سورہ: بنی اسرائیل، آیت: ۲۳، ۲۴۔ پ ۱۵) ﴿اور تمہارے پروردگار نے حکم فرمایا کہ بجز اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بہترین سلوک کیا کرو، اگر تمہارے پاس ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں لیکن تم کبھی ان سے اف بھی نہ کرو اور نہ کبھی جھڑکو اور ان سے نہایت ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے سعادت اور انکساری کے ساتھ جھکے رہو اور یوں دعا کرتے رہو اے پروردگار! ان دونوں پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش فرمائی﴾

مندرجہ ذیل آیات والدین کے ساتھ حسن سلوک، ہمدردی، خیر خواہی، نرم خوئی، شیریں کلامی اور تواضع وانکساری کے ساتھ پیش آنے کا حکم وجوبی دے رہی ہیں، اللہ عزوجل نے جہاں اپنی اطاعت گزاری، فرماں برداری کا حکم صادر فرمایا وہیں اسی حکم کے ساتھ والدین کے مقام ومرتبہ اور عزت وعظمت کو دوبالا فرماتے ہوئے ان کی اطاعت وفرماں برداری کا اعلان فرمایا، ارشاد فرمایا: ﴿أن اشكر لي

ولو الدیک ﴾ (سورۃ لقمٰن، آیت: ۱۴، پ ۲۱) ﴿ میرا شکر یہ ادا کرو اور والدین کے بھی شکر گزار بن جاؤ ﴾ اللہ کے پیارے رسول محمد عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا ''رضی الرب فی رضی الوالد، سخط الرب فی سخط الوالد ۔ ترمذی شریف ۔'' (رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے) اور حدیث قدسی ہے ''من رضی عنہ والداہ فانا عنہ راض''۔ (جس سے جس کے والدین راضی ہوں گے اس سے میں راضی ہوں) ان آیات قرآنی اور ارشادات سیاح لامکان ﷺ کی روشنی میں جب ہم حضور ابوالاظہر کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو آپ ان اوامر و ارشادات کا آئینہ دار نظر آتے ہیں، آپ کی پوری زندگی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اطاعت و فرماں برداری کے لئے وقف تھی، والدین کے ایک حکم و پکار پر آپ لبیک کہتے ہوئے حاضر نظر آتے، والدین کی ایک آہ پر آپ بے قرار ہو جاتے، حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ میں آپ کسی بھی بھائی یا بہن کو والد بزرگوار کا کوئی بھی کام کرنے کا موقع نہیں دیتے، ہمہ وقت پروانہ کی طرح والد بزرگوار کے ارد گرد چکر لگاتے رہتے، حضور ابوالوقار کو بھی جب بھی کوئی حاجت درپیش آتی تو آپ کی نوک زبان پر اگر کوئی نام آتا تو وہ منظر علی ہی آتا، زمانہ علالت میں آپ نے والد محترم کی ایک مثالی خدمت انجام دی، والد محترم اکثر و بیشتر آپ کو بلاتے اور سینہ سے لگا کر سر پر دست شفقت پھیرتے اور خوب دعاؤں سے نوازتے، حضور ابوالاظہر کی صرف

ایک خواہش رہتی اور اس کا اظہار بھی وقتاً فوقتاً فرمایا کرتے کہ میری خواہش ہے کہ جب والد محترم اس دار فانی سے کوچ فرمائیں تو وہ مجھ سے راضی ہوں، یہی میری سب سے بڑی کامیابی اور دولت عظمیٰ ہے اور ایسا ہی ہوا۔

۲۰۰۱ء سے لیکر ۲۰۰۸ء تک خود راقم الحروف نے آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر آپ کو بہت قریب سے دیکھا جانا اور پہچانا ہے اس عرصہ میں والدہ محترمہ کے ساتھ آپ کے حسن سلوک نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، قرآن و حدیث کی روشنی میں حقوق والدین، خدمت والدین، عظمت والدین وغیرہ عنوانات و موضوعات پر جو کتابوں کی ورق گردانی کی اس کو عملی طور پر آپ کی ذات سے مشاہدہ بھی کیا، آپ کوئی بھی چیز لاتے، یا تحفتاً و ہدیتاً آتی سب کی سب والدہ کی خدمت میں پیش کر دیتے، ایک مرتبہ آپ کے پیر میں ایک گانٹھ پڑ گئی، جس کی وجہ سے آپ اشد تکلیف سے دوچار رہتے، ڈاکٹر نے آپریشن کے لئے لکھ دیا، لیکن اسی دوران والدہ کا پیر نقاہت و کمزوری کے سبب چارپائی سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا، آپ نے عزم مصمم فرما لیا کہ جب تک والدہ کا پیر درست نہیں ہو جاتا میں آپریشن نہیں کراؤں گا۔

اللہ اکبر یہ جانثاری اور قربانی!!

اللہ عزوجل نے آپ کی اس ادا کو پسند فرمایا اور بغیر علاج و معالجہ کے اس گانٹھ اور تکلیف کو دفع فرما کر قبولیت کی سند عطا فرما دی، کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بلی یا

چوہا گرا اور آپ والدہ کے خیال میں بے اختیار دوڑے اور گر پڑے زخمی ہو گئے، سر، سینہ، پیر وغیرہ میں سخت چوٹیں آئیں جب والدہ کے پاس پہنچے تو والدہ سکون و اطمنان کے ساتھ بستر استراحت پر آرام فرما تھیں، والدہ کو صحیح وسالم دیکھ کر آپ کے زخموں کو مرہم مل جاتا اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے آہستہ سے واپس ہو جاتے، آپ اکثر و بیشتر اپنی زندگی اور موت کے بارے میں فرمایا کرتے کہ جب تک میری ماں حیات ہیں انشاء اللہ اس وقت تک مجھ کو دنیا کی کوئی شئی ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ ایک بیٹے کے لئے دنیوی اور اخروی سرخروئی کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ والدین اپنے بیٹے سے راضی ہونے کا اعلان فرما دیں۔ ایک مرتبہ راقم الحروف بعد نماز عصر شہنشاہ اولیاء کبار حضور سیدنا سید زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دینے کے بعد دادی محترمہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوا آپ کو سلام کیا تو بعد جواب بے شمار دعاؤں سے نواز کر مسکراتے ہوئے فرمایا: بیٹا عارف! جانتے ہو میرا منظر علی مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے؟ عرض کیا: اماں! بہت محبت فرماتے ہیں، کہا نہیں سنو! دنیا کی ہر شئی سے زیادہ میرا منظر علی مجھ سے محبت کرتا ہے، میں نے عرض کی جی اماں آپ بالکل سچ فرما رہی ہیں، جب میں نے یہ جملہ سنا تو میرے سامنے حضرت اویس قرنی اور آپ کی والدہ کا تصور گردش کرنے لگا اور میری آنکھوں سے آنسو آ گئے نیز اپنے پیرومرشد کی قسمت پر نازاں ہو کر اپنی بھی قسمت پر فخر کرنے لگا کہ مجھ جیسے گنہگار و سیاہ کار کو حضور ابوالاظہر جیسے مرشد کامل کا دامن نصیب ہوا۔

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کا عقد مبارک: تاریخ گواہ ہے کہ ہر مرد کی ترقی اور کامیابی میں کسی نہ کسی شکل میں عورت کا ہاتھ ضرور رہا ہے، جب بھی مرد کو عروج وارتقاء کے مراحل طے کرنے میں کوئی دشواری پیش آئی تو عورت ممد و معاون بن کر سامنے کھڑی نظر آئی، خاص طور سے تعلیم وتعلم اور تبلیغ وارشاد کے عظیم فریضہ کو انجام دینے میں جب بھی اس انسان کے سامنے رکاوٹوں کی دیوار آڑے آئیں اس صنف نازک نے استقلال و پامردی، توکل و جرءت اقدام جیسے حوصلوں سے مستعد فرما کر حوادث زمانہ سے ٹکرانے کی قوت بے مثال عطا فرمائی، انہیں خیالات وتصورات میں حضور ابوالوقار علیہ الرحمہ کی نگاہ انتخاب سرزمین مکن پور شریف میں ایک ایسی لڑکی کی تلاش میں گردش کرنے لگی جو نیک سیرت، دیندار، فرض شناس اور خداترس ہو اور آپ کی نگاہ انتخاب بابائے قوم وملت حضور سیدنا حکیم سید ولی شکوہ جعفری ارغونی مداری ابن قطب زماں سید علی شکوہ ارغونی مداری علیہما الرحمہ والرضوان کی دختر نیک اختر ''سیدہ تونگر جہاں'' پر مرکوز ہو گئی اور اپنے صاحبزادہ غوث زماں حضور ابوالاظہر سید منظر علی علیہ الرحمہ کا پیغام عقد لے کر حضور سیدنا ولی شکوہ علیہ الرحمہ کے پاس تشریف لے گئے، حضور ولی شکوہ علیہ الرحمہ کی مسرتوں کی انتہا نہ رہی گویا کہ ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گیا، فوراً رشتہ کی منظوری دے دی اور ۴؍ جمادی الآخر ۱۹۷۵ء میں علماء ومشائخ اور اعزاء واقارب کی موجودگی میں عقد مسنون ہوا، سراپا رحمت وبرکت کے قدم مبارک آتے ہی تبلیغ وارشاد کا عظیم فریضہ انجام دینا شروع فرما

دیا، آج ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں آپ کے حلقہ ارادت میں ہزاروں مریدین اور سیکڑوں کی تعداد میں خلفاء کرام موجود ہیں، جو بحسن خوبی تبلیغ دین متین اور اشاعت سلسلہ عالیہ مداریہ کا کام انجام دے رہے ہیں۔

اولاد: اللہ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو ۶؍ چھ صاحبزادے اور تین ۳؍ صاحبزادیاں عطا کیں۔

صاحبزادگان: سب سے بڑے صاحبزادہ شریف النفس سعادت آثار حضرت سید اظہر علی مداری ہیں، آپ کی پیدائش ۲۷؍اگست ۱۹۷۹ء میں ہوئی، ۲۸؍فروری ۲۰۰۰ء بروز پیر حضرت نے آپ کو بیعت وخلافت سے نوازا۔ آپ کا عقد مسنون سیدہ فضہ خاتون بنت ڈاکٹر سید مقدس حسین۔رحمہ اللہ۔ کے ساتھ ۶؍جولائی ۲۰۰۶ء کو ہوا، آپ حضور سید منظر علی علیہ الرحمہ کی حیات مبارکہ میں رشد وہدایت کے کاموں میں ممد ومعاون رہے اور آج آپ کے انتقال کے بعد پورے خلوص وللّٰہیت کے ساتھ تبلیغ دین متین اور اشاعت سلسلہ عالیہ مداریہ میں سرگرداں رہتے ہیں۔

(۲) دوسرے صاحبزادہ حضرت سید ضیغم علی قبلہ جو ۱۹۸۲ء میں تولد ہوئے۔ آپ کا عقد مسنون سیدہ وحی فاطمہ بنت سید غلام ثقلین۔رحمہ اللہ۔ کے ساتھ ۶؍جولائی ۲۰۰۶ء کو ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماہ رمضان، ۳۰؍اگست ۲۰۰۹ء کو بیٹے۔سید عمار احمد۔کی عظیم نعمت سے نوازا۔

(۳) تیسرے صاحبزادہ حضرت قاری سید عرفات علی قبلہ ہیں، آپ کی پیدائش ۱۹۹۰ء میں ہوئی۔

(۴) چوتھے صاحبزادہ حضرت سید شاذر علی قبلہ، ۱۹۹۳ء میں تولد ہوئے۔

(۵) پانچویں صاحبزادہ حضرت سید ارقم علی قبلہ، آپ کی پیدائش ۱۹۹۵ء میں ہوئی۔

(۶) چھٹے صاحبزادہ حضرت سید عدی علی قبلہ آپ کی پیدائش ۲۰۰۱ء میں ہوئی۔

صاحبزادیاں: سب سے بڑی صاحبزادی شریفۃ الطبع سیدہ بدیع النساء ہیں، آپ کی پیدائش ۱۹۷۶ء میں ہوئی اور آپ کا عقد مسنون سید منیر احمد بن سید شہیر احمد کے ساتھ ۸؍جون ۱۹۹۷ء میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی چار بیٹیاں۔ سیدہ وریٰ خاتون/۱۹۹۹ء، سیدہ ضحیٰ خاتون/۲۰۰۰ء، سیدہ رمان خاتون/۲۰۰۳ء، سیدہ حنظلہ خاتون/۱۰/نومبر ۲۰۰۷ء۔ اور ایک بیٹا۔سید عباد احمد/۱۳/نومبر ۲۰۱۳ء ہے۔

(۲) دوسری صاحبزادی سیدہ فاطمی منظر ہیں، آپ کی پیدائش ۱۹۸۴ء کو ہوئی اور آپ کا عقد مسنون سید عزت نبی بن سید سبط نبی کے ساتھ ۳؍فروری ۲۰۱۳ء میں ہوا، اللہ نے آپ کو ۷؍جنوری ۲۰۱۴ء کو بیٹے (سید اشہم نبی) کی شکل میں اولاد کی عظیم نعمت بھی عطا فرمائی۔

(۳) تیسری صاحبزادی سیدہ زینبی ہیں، آپ ۱۹۸۶ء کو تولد ہوئیں اور

آپ کا عقد مسنون سید انوار الحق ابن ڈاکٹر سید مرتضیٰ حسین جعفری مداری کے ساتھ ۳؍فروری ۲۰۱۳ء میں ہوا۔

بحمدہ تعالیٰ سبھی اولادیں بقید حیات ہیں، اللہ تعالیٰ سبھی کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

بیٹیاں اللہ کی رحمت: حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ ایک ہمہ گیر شخصیت تھے، زندگی کے کسی بھی پہلو پر نظر ڈالیں تو مکمل اللہ کی رضا و خوشنودی کے حصول میں پائیں گے، شاید ہی کوئی ایسا شعبہ زندگی ہو جس کو آپ نے تشنہ چھوڑا ہو، ہر شعبے کو قرآن و حدیث کے آب نور سے سیراب فرمایا ہے، جب آپ کو ایک باپ کی شکل میں دیکھتے ہیں تو آپ مثالی باپ نظر آتے ہیں، بیٹا اور بیٹی کے درمیان کوئی بھی فرق نہیں فرماتے تھے، دونوں کی تعلیم و تربیت، محبت اور تقسیمات اشیاء میں برابر کا معاملہ فرماتے بلکہ اکثر بیٹیوں کو مقدم فرماتے تھے، بیٹیوں کو اللہ کی رحمت جانتے، پہلی اولاد بیٹی ہو اس کی دعا بھی فرمائی اور ایسا ہی ہوا، بیٹیوں سے بے انتہا محبت کی ایک روشن دلیل، بیٹیوں کے خوبصورت نام بھی ہیں:

زہرہ وسکینہ ہیں کہیں زینب وصغریٰ
ہیں عظمت اسلام کی پہچان بیٹیاں

حضور عظمت ملت سید عظیم الباقی اطال اللہ عمرہ فرماتے ہیں کہ منظر علی بچیوں سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، ایک مرتبہ کسی اہم موضوع پر تبادلہ خیال ہو رہا

تھا، آپ کے چھوٹے بھائی سید وقار احمد بھی موجود تھے، فاطمی اور زینبی دونوں بچیاں کسی بات کو پوچھنے آئیں تو میاں نے دونوں کے مسئلہ کو بڑی محبت و شفقت سے حل فرمادیا، لیکن حضور وقار میاں کو اس درمیان یہ خلل ناگوار گزری اور بچیوں سے کہا بیٹا تم لوگ ایسے وقت میں مت آیا کرو، سرکار منظر علی میاں نے فوراً ٹوکتے ہوئے کہا: ارے نہیں بچیاں میرے پاس نہیں آئیں گی تو کس کے پاس جائیں گی، ہر وقت آسکتی ہیں۔ دونوں بیٹیاں باپ کی یہ بات سن کر گلاب کی طرح کھل اٹھیں اور خوشبو بکھیرتے ہوئے چلی گئیں۔

ایک مرتبہ حضرت ممبئی گئے ہوئے تھے، چھوٹی بیٹی ''زینبی'' نے کسی ناراضگی کے تحت کھانا چھوڑ دیا، حضرت نے ممبئی سے فون کیا اور بیٹی زینبی سے فرمایا ''بیٹا'' کھانا کھا لو۔ بیٹی زینبی نے عرض کی ''ایان'' آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کھانا نہیں کھایا، حضرت نے فرمایا بیٹا تم لوگوں کی تکلیف سے تمہارے ایان کو تکلیف ہوتی ہے، مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ میری بیٹیوں کو کیا تکلیف ہے۔ ۲۰۰۵ء میں جب حضرت حج کے لئے گئے تو آپ کی منجھلی صاحبزادی سیدہ فاطمی آپ کے فراق میں اکثر چھپ چھپ کر رویا کرتیں، حضرت نے فون کر کے منع فرمایا بیٹا رویا مت کرو، بیٹی فاطمی کو بڑی حیرانی ہوئی کہ ایان کو کیسے معلوم جب گھر پہ کسی کو معلوم نہیں! حضرت نے فرمایا بیٹا تم لوگوں کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت نے رات دو بجے گھر پہ فون کیا، اہلیہ نے فون رسیو کیا تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ دیکھو بیٹیوں کو بہت شدت کی تکلیف ہے، جب آپ بیٹیوں کے روم میں پہنچتی ہیں تو حیرانی کی انتہا نہیں رہتی کہ واقعی میں دونوں بیٹیاں، فاطمی اور زینبی بلکھ بلکھ کر پیٹ کے درد میں رو رہی تھیں۔

شرم و حیاء کی پیکر اور ضبط کا مرکز
ہیں صبر و تحمل میں بھی ذیشان بیٹیاں

ایک مرتبہ حضرت نے گجرات سے فون کیا، بیٹی فاطمی سے بات ہوئی تو آپ نے فرمایا بیٹا تمہارے ہاتھ میں اتنی شدت کا درد ہے اور دوا تک نہیں منگائی! عرض کی ایان آپ کو کیسے معلوم؟ فرمایا بیٹا میں تمہارا باپ ہوں اور بیٹیوں کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت کے انتقال کے بعد ایک مرتبہ صاحبزادی سیدہ زینبی کی کافی طبیعت علیل ہوگئی، حضرت نے خواب میں فرمایا بیٹا میرے بستر پہ لیٹ جاؤ، جیسے ہی حضرت کے بستر پہ لیٹیں شفا مل گئی۔

خوش فکر وخوش اخلاق وخوش الحان بیٹیاں
لاتی مسرتوں کی ہیں مسکان بیٹیاں

سرکار ابو الاظہر کی دینی خدمات: خالق ارض وسماں اللہ رب العزت نے اپنے دین کی حفاظت واشاعت کے لئے ہر زمانہ میں ارباب بصیرت، اصحاب علم ومعرفت اور اہل فضل وکمال کو باقی رکھا، جو دین حق کی ترویج واشاعت میں ہمہ تن

مصروف رہے، چمنستان اسلام کی آبیاری وشادابی کے لئے کوشاں رہے، جن کی مساعی جمیلہ ہر طرح کی ریا اور لالچ سے پاک تھی، انہیں مبلغین میں برہان الاتقیا حضور سیدنا سید منظر علی علیہ الرحمہ والرضوان کی آفاقی شخصیت ہے جنہوں نے ﴿کنتم خیر أمة أخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر﴾ کے تحت اپنا مقصد حیات تبلیغ دین متین ہی کو بنایا اور ﴿أدع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن﴾ کا پیکر بن کر کبھی خطاب اور پند ونصائح سے نوازتے جن میں تربیت اور اصلاح کے موتی پنہاں ہوتے اور کبھی تالیف وتصنیف کے ذریعہ لوگوں کو پیغام رسالت سے روشناس کراتے۔

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے عظیم الشان عالم، بہت بڑے صاحب کشف وکرامت اور بہت بڑے داعی ومبلغ تھے، دین کی خدمت اور اسلام کی تبلیغ واشاعت میں بے لوث تھے، آپ کی سعی پیہم اور جہد مسلسل سے اسلام اور سلسلہ عالیہ مداریہ کو خوب فروغ ملا، بہت سے گم گشتہ راہ، ہدایت یاب ہوئے، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت کا ہر ممکن حق ادا کرکے اسلام کی روشنی سے ہر ایک کو منور کرنے کی مساعی جمیلہ فرمائی اور سلسلہ عالیہ مداریہ کی حدود کو نہایت وسیع فرمایا، سیاسی تدبر، فراست ودانائی کے حامل اور حقوق انسانی کے محافظ تھے، آپ ہر کام کو دین وتقوی، راست بازی اور اخلاص وللہیت کے ساتھ انجام فرماتے

تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے ذریعہ اسلام کا پیغام امن وخیر خواہی، حسن سلوک وروا داری دور دور تک پہنچا اور لوگ دین متین کی خوبیوں کو دیکھ کر اسلام کی طرف کشاں کشاں کھنچتے چلے آتے، آپ نہایت نرمی اور آسانی سے لوگوں کو اسلام کی دعوت فرماتے اور اللہ تعالی اسلام کے لئے ان کے سینوں کو کشادہ فرما دیتا اور وہ ایمان وایقان جیسی نعمت عظمیٰ سے اپنے تاریک دلوں کو روشن وتابناک بنا کر واپس ہوتے۔

ذیل میں ان چند نومسلموں کے اسماء گرامی درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جن کو اللہ رب العزت نے حضور ابوالاظہر کے توسل سے ایمان جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا:

(۱) کنیز فاطمہ (کوٹہ، راجستھان)

(۲) کنیز فاطمہ (ڈیراپور، کانپور دیہات یوپی)

(۳) محمد اسلام (جھالا پاٹن، راجستھان)

(۴) عبدالرحمٰن (فرخ آباد، یوپی)

(۵) نور جہاں (بشنپور ٹنٹوواں، یوپی)

(۶) صلاح الدین (بشنپور ٹنٹوواں، یوپی)

(۷) محمد حبیب (لال پور، کانپور دیہات)

(۸) اکبر علی (کانپور نگر)

(۹) عبدالرحمٰن (دہلی)

(۱۰) عبدالرحمٰن (روگاؤں، کانپور نگر)

(۱۱) عبداللہ (راجستھان)

(۱۲) کنیز فاطمہ عرف رانی (کانپور)

(۱۳) راشدہ (بڑودہ)

(۱۴) عبدالسلام (الہ آباد)

(۱۵) غلام مدار (بنگلور)

(۱۶) غلام رسول (بڑودہ)

(۱۷) محفوظہ خاتون زوجہ محمد مناف (بڑودہ)

(۱۸) عبدالرحمٰن (راجستھان)

(۱۹) نورالدین (گونڈہ، یوپی)

(۲۰) نور بانو (لکھنو)

(۲۱) حلیمہ (دہلی)

(۲۲) سلیم (بھاگل پور)

(۲۳) تنزیلہ خاتون زوجہ سلیم

(۲۴) عبداللہ (کولکتہ)

ان کے علاوہ اور بھی بے شمار گم گشتگان راہ ہیں جن کے ہاتھوں میں حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ نے مشعل ہدایت عطا کی۔ حضور ابوالاظہر کی تبلیغ واشاعت کا مقصد اصلی لوگوں کا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مکمل تعلق اور کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ وحوصلہ پیدا کرنا تھا، اسی محور پر تاعمر تبلیغ دین حق اور اشاعت سلسلہ عالیہ مداریہ کا کام انجام دیتے رہے۔

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کا خطاب بہت مئوثر ہوتا تھا، آپ کی زبان مبارک میں ایسی روانی اور طاقت تھی کہ مضامین کا ایک سیل رواں ہوتا، جو آپ کے دہن مبارک سے نکلتا چلا جاتا، آپ فرماتے تھے کہ میرے سینے میں اس قدر مضامین القا ہوتے ہیں کہ خاموش رہنا میری طاقت سے باہر ہو جاتا ہے، مجلس میں ایک دو آدمی ہی کیوں نہ ہوں مگر سا لہ کلام جاری رہتا، جتنے لوگ آپ کی مجلس میں نظر آتے ان سے کہیں زیادہ ایسے حاضرین ہوتے جو نظر نہیں آتے تھے، آپ کے وعظ میں عموماً سادہ اور عام فہم باتیں ہوتیں لیکن کبھی کبھی آپ کا دریاء علم موجزن ہوتا تو وہ عالمانہ اور محققانہ نکات بیان فرماتے اور آیتوں کی ایسی عارفانہ تفسیر بیان فرماتے کہ بڑے بڑے علما بھی انگشت بدنداں ہو جاتے، دین متین کی تعلیمات کو بہت پر کشش اور موثر انداز میں بیان فرماتے کہ پتھر دل بھی موم ہو جاتے، سیاہ کار تائب ہوتے، کفر کی آلودگی میں لتھڑے لوگ سر چشمہ اسلام کے قریب آکر شفاف ہو جاتے، اس پر فتن دور میں حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ نے شریعت کے تن بے جان میں ایسی جان ڈال دی کہ ہزاروں بھٹکے ہوئے انسان منزل مقصود سے ہمکنار ہو گئے۔

آپ نے تبلیغ دین متین اور اشاعت سلسلہ عالیہ مداریہ کے لئے ملک اور بیرون ملک کی سیر وسیاحت بھی خوب کی اور مخلوق خدا کو اسلامی علم وآگہی سے منور کیا، آپ کی ذات اس پھل دار درخت کے مانند تھی جس سے ہر عام وخاص متمتع ہوتا ہے، جب سے آپ نے وادی عشق حق میں قدم رکھا اس خاکدان گیتی کا ہر خطہ آپ کے قدوم میمنت لزوم کے لئے منتظر رہتا اور اہل باطن آپ کی راہ میں انتظار کے چراغ جلائے ہوئے منتظر نظر آتے۔

آپ علم دوست اور حد درجہ علما نواز تھے، آپ جس خطہ میں بھی قدم رنجہ ہوتے آپ کے علمی، روحانی اور کریمانہ سے متمتع ہونے کے لئے اہل حاجت کا تانتا بندجاتا اور ایک نئے مکتب ومدرسہ اور مسجد کی بنیاد پڑ جاتی۔

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کے تبلیغی اور اشاعتی کارناموں سے خوش ہوکر مشائخ مکن پور شریف فرماتے: سیادت کے باغ پر بہار میں مدتوں بعد نسیم رحمت آئی ہے۔ مہکی ہیں اب بھی راہیں گزرے ہیں وہ جدھر سے۔

خدمت سلسلہ عالیہ مداریہ: آپ جید عالم دین بھی تھے اور عظیم روحانی پیشوا بھی، جہاں بھی قدم رنجہ ہوتے اہل عقیدت ومحبت کا ایک سیلاب امنڈ پڑتا اور آپ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ مداریہ میں بیعت ہوکر حضور سیدنا زندہ شاہ مدار حلبی مکن پوری رضی اللہ عنہ سے اپنی نسبتوں کو قوی کرکے

لئے تبلیغ دین مصطفیٰ دنیا پہ چھا جاؤ
مداری نسبتیں رکھتے ہو تو کچھ کرکے دکھلاؤ

کا درس لیکر واپس ہوتا اور سنت مصطفیٰ کے مطابق اس خطہ کے لوگوں کی تعلیم وتربیت کے لئے اپنی نگاہ انتخاب سے کسی خوش نصیب کو منتخب فرماتے اور علوم ظاہری وعلوم باطنی کی تلقین سے سرفراز فرماکر خرقہ خلافت سے نوازتے اور تبلیغ دین متین واشاعت سلسلہ عالیہ مداریہ کا کام سپرد فرماکر دوسرے علاقہ کا رخ فرماتے۔

ذیل میں حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کے ان چند خلفاء کرام کے اسماء گرامی درج کررہا ہوں جن کو تلاش بسیار کے بعد حاصل کرسکا ہوں:

تعداد شمار	اسماء خلفاء کرام	ولدیت	مسکن
۱	حضرت سید اظہر علی منظری مداری	سید منظر علی	مکن پور شریف
۲	حضرت محمد خالد	محمد شریف	
۳	حضرت عبدالاحد		سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت قطب غوری کولار شریف
۴	حضرت تاج علی شاہ	احمد علی	سجادہ نشین چلہ زندہ شاہ مدار حیدرآباد
۵	حضرت محمد اقبال حسین	\ اسماعیل شاہ	سنیل، راجستھان
۶	صوفی عبدالوحید بن عبدالستار		راوٹ بھاٹا، راجستھان
۷	حضرت محمد رفیق الدین		بھان پورہ، ایم پی
۸	حضرت روح علی شاہ		داہد، گجرات
۹	حضرت محمد شاہد مداری	محمد قاسم	بڑودہ، گجرات
۱۰	حضرت احمد بھائی		بڑودہ، گجرات
۱۱	حضرت صابر حسین	اسماعیل شاہ	آنند، گجرات
۱۲	حضرت ڈاکٹر ظفر اللہ		الہ آباد
۱۳	حضرت شفیع اللہ		الہ آباد
۱۴	حضرت برکت علی		بھان پورہ، مندسور، ایم پی
۱۵	حضرت مولانا عبدالحمید		بشن پور ٹٹنواں، بلرام پور یوپی
۱۶	حضرت خان بہادر		پچپڑوا، بلرام پور، یوپی
۱۷	حضرت مولانا شفیع اللہ		سدھارتھ نگر، یو، پی
۱۸	حضرت شہزادہ بھائی		فرخ آباد، یو، پی
۱۹	حضرت محبت شاہ		فتح گڑھ، فرخ آباد، یو، پی
۲۰	حضرت اولیا میاں		گنج مراد آباد، یو، پی

۲۱	حضرت جمال الدین		ممبئی
۲۲	حضرت عبدالرحمٰن		ممبئی
۲۳	حضرت محمد آفتاب	نذیر علی	اعظم گڑھ، یو، پی
۲۴	حضرت سعادت علی		تگائیں، کان پور دیہات، یو پی
۲۵	حضرت عبدالعزیز		نسواڑی، گجرات
۲۶	حضرت مولانا محمد سالم	محمد صدیق	مبارک پور ،اعظم گڑھ، یو، پی
۲۷	حضرت فخرالدین		اناؤ
۲۸	حضرت محمد مستقیم		بہار
۲۹	حضرت شمس الہدیٰ		کولکتہ
۳۰	حضرت سبحان احمد		بھوانی منڈی،راجستھان
۳۱	محمد اسمٰعیل		راجستھان
۳۲	عرفان احمد شمسی		فرخ آباد
۳۳	منصور علی	اسرافیل حسن	جھارکھنڈ
۳۴	اسرافیل حسن		
۳۵	وحید اللہ خان		حیدرآباد

۳۶	سعید اللہ خان		ـــــــــ
۳۷	خیرات علی مداری		الہ آباد
۳۸	محمد یاسین مداری		ـــــــــ
۳۹	غلام علی مداری		مبارک پور
۴۰	محمد یونس شاہ		کولکتہ
۴۱	ایوب شاہ		الہ آباد
۴۲	نذیر علی شاہ	قاصد علی	کپتان گنج
۴۳	شیخ احمد		ممبئی
۴۴	افتخار احمد		اننت پور کدری
۴۵	اصغر		رجڑوابلرام پور، یو پی
۴۶	ایوب شاہ		بڑوا احمد آباد، گجرات
۴۷	عبدالستار شاہ		بڑوا احمد آباد، گجرات
۴۸	مولانا سید سحر عادل	سید ظفر عادل	مکن پور شریف
۴۹	سید ہارون رشید		مکن پور شریف
۵۰	مولانا اختر حسین		چنڈی گڑھ
۵۱	صوفی رفیق الدین		سلطان پور

مندرجہ بالا خلفاء کرام کے علاوہ اور بھی بہت سے خلفاء باوقار ہیں جو بحسن وخوبی اپنے اپنے فریضہ کو انجام دے رہے ہیں، حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کے خلفاء کرام کا قلیل تعداد میں اندراج ہونے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آپ اپنے مریدین اور خلفاء کے اسماء گرامی سپرد قرطاس نہیں بلکہ سپرد قلب وذہن فرماتے تھے۔

حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کی تصانیف: خاصان خدا کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ حق وصداقت کے فروغ واشاعت کے لئے کسی شعبہ کو تشنہ نہیں چھوڑتے اور ہر طور پر اعلاء کلمۃ الحق کو مقدم رکھتے ہیں، علم کی ترسیل کا ذریعہ جہاں وعظ وخطاب ہے وہیں کتابیں بھی ہیں، لہذا صوفیاء کرام وخاصان خدا نے اس شعبہ کو استحکام بخشا اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ فکر وبصیرت کے زنگ دھوئے اور بعد کو آنے والوں کے لئے جادۂ حق کے خطوط استوار کئے۔

تصنیف وتالیف کا شغل ارباب تصوف میں شروع سے ہی رہا ہے، حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ نے بھی کئی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں ہدایت وسچائی کے اصول وضوابط اور اسرار معرفت درج ہوئے ہیں اور ان کا مطالعہ ایمان کی بالیدگی کا سبب ہوگا اور ساتھ ہی حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کی دینی وعلمی بصیرت اور استحضار وتعمق کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

ذیل میں حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ کی تصانیف کے اسماء ملاحظہ فرمائیں:

(۱) مدار کیا ہے المعروف بہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کو مدار العالمین کہنا چاہئے۔

(۲) حج وعمرہ کا تحقیقی جائزہ المعروف بہ حج گائڈ

(۳) خدمات اہل باطن

(۴) صوفیائے اسلام اور جدید سائنس

مہمان نوازی: اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وما أنفقتم من شئى فهو يخلفه﴾ (سورۃ: السبا، آیت: ۳۹) ﴿اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا﴾ ﴿وما تنفقوا من خير فلأنفسكم وما تنفقون إلا ابتغاء وجه الله وما تنفقوا من خير يوف إليكم وأنتم لا تظلمون﴾ (سورۃ: البقرۃ، آیت: ۲۷۲) ﴿اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لئے اور جو مال دو پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے﴾ ﴿وما تنفقوا من خير فإن الله به عليم﴾ (سورۃ: البقرۃ، آیت: ۲۷۳) ﴿اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے﴾ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب: ''السلام للمعرفۃ''۔ میں اور امام مسلم نے کتاب: ''الایمان''، باب: ''بیان تفاضل الاسلام''۔ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے: ﴿أن رجلا سأل رسول الله: أي الاسلام خير؟ قال: تطعم الطعام وتقرأ السلام علىٰ من عرفت ومن لم تعرف﴾ ﴿ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اسلام میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ فرمایا: کھانا کھلانا اور ہر اپنے پرائے کو سلام کرنا﴾ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب: ''فضل النفقۃ علی الاہل'' میں اور امام مسلم نے کتاب: ''الزکوۃ''

باب ''الحث علی النفقة'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: ﴿أنفق یا ابن آدم ینفق علیک﴾ ﴿اے ابن آدم اللہ کی راہ میں خرچ کرو کہ تم پر خرچ کیا جائے﴾ امام بخاری نے باب: ''من کان یومن باللہ والیوم الآخر'' میں اور امام مسلم نے باب: ''الحث علی إکرام الجار میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: ﴿من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا أو لیسکت﴾ ﴿جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے مہمان کی ضیافت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے﴾

سرکار ابوالاظہر علیہ الرحمہ والرضوان کی زندگی مکمل قرآن وسنت سے رنگی ہوئی زندگی تھی یہی وجہ ہے کہ جب ہم آپ کی زندگی کو دیکھتے ہیں اور قرآن وحدیث کو سامنے رکھتے ہیں تو آپ عملی تفسیر نظر آتے ہیں راہ خدا میں خرچ کرنا، لوگوں کی حاجت روائی اور مہمان نوازی میں تو عدیم المثال تھے، آپ کی ہر ادا بارگاہ رسالت سے قبولیت کی سند لئے ہوئے تھی، ایک مرتبہ گرسہائے گنج قنوج کے رہنے والے جناب نور محمد صاحب آپ کی بارگاہ میں آئے، حجرۂ وقاریہ میں حضرت تشریف فرما تھے، سلام وکلام کے بعد حضرت کھانے کے لئے گھر کچھ لینے جاتے ہیں تو گھر میں

اس وقت کچھ کھانے کو موجود نہیں تھا، آپ ''مدھبن'' بنیا کے پاس جاتے ہیں اور ادھار کھانے کی اشیاء لاتے ہیں، کھانا تیار کرا کر جب حجرہ میں آتے ہیں تو نور محمد صاحب جا چکے ہوتے ہیں آپ کو بے حد افسوس ہوتا ہے کہ مہمان بغیر کھائے ہوئے چلا گیا، ادھر نور محمد صاحب جب گھر پہنچتے ہیں اور رات میں سوتے ہیں تو ان کی قسمت کا ستارہ روشن ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، سرکار مدینہ فرماتے ہیں: نور محمد! میرا لال کھانا لیکر آیا اور تم بغیر بتائے ہوئے چلے آئے! آنکھ کھلتی ہے پورا گھر خوشبو سے معطر پاتے ہیں صبح فوراً حضرت کی بارگاہ میں آکر معذرت طلب کرتے ہیں اور خواب بیان کرتے ہیں، حضرت خواب سن کر بے اختیار رو پڑتے ہیں اور آپ پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ خود راقم الحروف نے حضرت سے یہ واقعہ سنا ہے اور جب بھی حضرت اس واقعہ کو بیان کرتے تھے آپ کی آنکھ اشکبار ہو کر داڑھی شریف کو تر کر دیا کرتی تھی۔

ایک مرتبہ حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ نے مجھ (راقم الحروف) سے مہمان نوازی کی فضیلت کے تذکرہ میں فرمایا: میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ چھ یا گیارہ مہمان آئے اور واپسی کے وقت کچھ نذرانہ دپیش کرتے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد ہمارے بڑے بھائی حضور پیر طریقت سید آل علی علیہ الرحمہ خانقاہ مدار العالمین میں آئے ہوئے کچھ مہمانوں کو میزبانی کے لئے گھر لاتے ہیں اور ابا حضور سرکار ابوالوقار کی بارگاہ میں ان مہمانوں کو پیش فرماتے ہیں، ابا یہ سرکار مدار میں آئے

ہوئے مہمان ہیں لیکن ان کے پاس کھانے اور رہنے کا کوئی انتظام نہیں ہے، حضور ابوالوقار کی نگاہ انتخاب اٹھتی ہے اور مجھ سے فرماتے ہیں: منظر علی ان مہمانوں کی میزبانی تمہارے حصے میں ہے، میں نے سرخم تسلیم کرتے ہوئے مہمانوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرلیا، لیکن گھر میں مہمان نوازی تو دور کی بات خود اپنے کھانے کے لئے کچھ نہ تھا، میں دوکان پر گیا اور ادھار سامان خرید کر لایا، کھانا تیار ہوا اور الحمد للہ مہمانوں نے خوب سیر ہوکر کھانا تناول فرمایا، میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ آج اس نے میری لاج رکھ لی، جب دوسرے دن وہ مہمان رخصت ہوئے تو ان لوگوں نے زبردستی مجھ کو نذرانہ پیش کیا، ان مہمانوں کے جانے کے بعد جب میں نے روپے گنے تو اتنے ہی روپئے تھے جتنے میں نے خواب میں آئے ہوئے مہمانوں سے دیکھے تھے، میں سجدہ میں گر گیا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے اپنے خاص بندوں کی مہمان نوازی کا شرف بخشا۔

نوکری مل گئی: ۱۶/فروری ۲۰۰۶ء کو بیگم نگر ایم۔ پی۔ میں ایک مرتبہ حضور ابوالاظہر ''منا بھائی'' انصاری کے گھر تشریف لے گئے تو ان کی بہن ''شہناز'' حضرت کی بارگاہ میں روتی ہوئی حاضر ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ حضور ایک ماہ سے ہمارا بیٹا (محمد انور) ''پونا'' میں ہے بہت پریشان ہے ابھی تک کوئی نوکری نہیں مل پائی ہے، مزید میرے شوہر (شکیل احمد) کو بھی نوکری سے معطل کردیا گیا ہے، وہ خاتون زاروقطار بس روئے جارہی تھیں حضرت نے فرمایا: روتی کیوں ہو، جاؤ پریشان مت

ہو اسی ماہ کی ۲۴/تاریخ کو تمہارے بیٹے کی نوکری لگ جائے گی اور تمہارے شوہر کو بحال بھی کردیا جائے گا۔ حضرت کی زبان سے نکلی ہوئی بات باب اجابت سے ٹکراتی ہے اور قبول ہوجاتی ہے، جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا۔

حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات: حضور ابوالاظہر کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوجائے ۱۹۹۵ء میں حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے اور آپ کے ہمراہ آپ کی والدہ، چھوٹے بھائی حسان الہند حضرت علامہ قاری سید محضر علی قبلہ اور صوفی سید توقیر حسن رحمہ اللہ موجود تھے، آپ کی ہمہ وقت یہ خواہش رہی کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کیسے ہو لیکن بظاہر آپ کی کوئی ملاقات نہ ہوسکی، پھر آپ ۲۰۰۰ء میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور ایک دن ایسا آیا کہ آپ کی دیرینہ خواہش رب کائنات نے پوری فرمادی آپ اپنی اہلیہ (سیدہ تونگر جہاں) اور دیگر چند لوگوں کے ہمراہ منیٰ کے علاقہ میں اپنے خیمہ کا راستہ بھول گئے اسی دوران کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سامنے آئے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور ابوالاظہر نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے فرمایا کہ آپ راستہ بھول گئے ہیں؟ حضرت نے جواب دیا ہاں راستہ بھول گیا ہوں، پھر انہوں نے ہاتھ اٹھایا اور فرمایا کہ منیٰ اور مزدلفہ کے حدود کے پاس جو بوٹ لگا ہے اسی کے پاس آپ کا خیمہ ہے یہ بتا کر کچھ دور چلے اور غائب ہوگئے۔ حضور ابوالاظہر سر پکڑ کر ایک چبوترے پر بیٹھ گئے تو ہمراہیوں نے کہا بھیا آپ کو تو ہر جگہ لوگ

مل رہے ہیں ان کے بتائے ہوئے راستہ کے مطابق گئے آپ کو اپنا خیمہ مل گیا، آپ کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ وہ شخص سفید کرتہ اور سفید ٹوپی لگائے ہوئے تھے لیکن جب حضرت حج بیت اللہ سے واپس آئے اور جناب محمد حسین سے ملاقات کے لئے گئے تو انہوں نے کہا بھیا منظر علی تمہاری تو ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی اور اس بات کی تصدیق مکن پور شریف کے دیگر علماء اور مشائخ نے کی۔اس کے بعد پھر ۲۰۰۳ء میں ۲۰۰۴ء میں عمرہ فرمایا پھر ۲۰۰۵ء میں حج فرمایا۔

پانچ مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات: گرسہائے گنج، ضلع: قنوج کے ایک صاحب نے حضرت خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ منظر علی سے تو ہماری ملاقات پانچ مرتبہ ہوئی ہے۔آپ نے حج اور عمرہ ملا کر پانچ مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

حاجت روائی: ایک مرتبہ ایک ضرورت مند حضرت کے پاس آیا اور اس نے اپنی ضرورت بیان کی، لیکن اس وقت آپ کے پاس کچھ بھی دینے کو نہ تھا، آپ نے اس ضرورت مند سے فرمایا کہ آپ اپنے گھر چلو میں بھیجتا ہوں کچھ دیر بعد ایک شخص آیا اور اسنے آپ کو تیس ۳۰ ر پیہ نذرانہ دیا تو وہ تیس روپیہ اس ضرورت مند کو بھیج دیئے اور آپ کے پاس کچھ نہ بچا۔لیکن اللہ کی ذات دس گنا عطا کرنے والی ہے کچھ دیر بعد آپ کا ایک مرید آیا اور اس نے آپ کو تین سو روپیہ نذرانہ پیش کیا، یہ تین سو روپیہ آپ کو ملے ہی تھے کہ برادر خرد حضور حسان الہند تشریف لائے اور عرض کی کہ

فلاں شخص کی عورت (بیوہ) نے ضرورت کے تحت کچھ روپیوں کی مانگ کی ہے تو حضور ابوالاظہر نے وہ تین سو روپئے حسان الہند کو دے دیئے، اللہ کی عطاؤں کی بارشیں آپ پر جھما جھم برستی دیکھی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلوص وللہیت پر قبولیت کی مہر ثبت کرتے ہوئے تیس کے بدلے تین سو اور تین سو کے بدلے دوسرے دن تین ہزار روپئے عطا فرمائے۔آج بھی ضرورت مندوں کی ضروریات آپ کی بارگاہ میں پوری ہوتی ہیں، مکن پور شریف ہی کا ایک لڑکا جسکا نام ببلو ہے جو سید ذکی حیدر مرحوم کے صاحبزادہ ہیں کا بیان ہے کہ ہم حضور ابوالاظہر کی مزار مقدس پر گئے اور آپ کی بارگاہ میں عرض کی: آپ تھے تو ہم کو کچھ نہ کچھ دے دیتے تھے آج ہم بہت پریشان ہیں ہماری طبیعت خراب ہے دوا نہیں آئی اس لئے کہ ہم کام پر نہیں گئے ہم بہت پریشان ہیں اور روتے ہوئے واپس چل دیئے راستے میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس شخص نے ہم سے کہا: ہم کو بارگاہ مدار پاک میں جانا ہے، ہم نے راستہ بتا دیا، اس شخص نے کہا: ہم کو غسل کرنا ہے ہم نے اس کے نہانے کا انتظام کر دیا اس شخص نے غسل سے فارغ ہو کر کہا ہم منظر علی کے مرید ہیں یہ کہ کر اس شخص نے مجھ کو ۱۰۰ روپیہ دئے اور وہ شخص درگاہ شریف کی طرف چل دیا پھر ہمارے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس شخص کو میاں کے گھر پہنچا دوں جب ہم بارگاہ مدار پہنچے تو وہ شخص ہم کو نہیں ملے پھر ہم بس اسٹاپ پہ آئے ہم نے وہاں پوچھا تو معلوم ہوا کہ کافی دیر سے کوئی تانگہ یا بس وغیرہ نہیں گئی تب ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ کوئی اور نہیں بلکہ خود حضور منظر ابوالوقار ہی ہوں گے۔

رکشہ خرید لو: جناب کموں خان شتربان کا اونٹ مر گیا، جب آپ کے پاس اونٹ کے مرنے اور گھر کی پریشانیوں کی خبر پہنچی تو آپ نے کہلوا بھیجا کہ رکشہ خرید لو میں رکشہ کے پیسے دے دونگا، ایسے کموں خان کی معاشی حالت جو کہ بدتر ہوگئی تھی بہتر ہو جاتی ہے۔

بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو: [redacted]

لچھو مکنپوری: حضور منظر علی علیہ الرحمہ کی زندگی بڑی مخفی زندگی تھی آپ کی حقیقت ومعرفت دنیا کے سامنے دنیا سے جانے کے بعد زیادہ آئی، خصوصاً غریب پروری اور سخاوت کا پہلو، آپ ایسے معاملات فرماتے تھے کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں ہو پاتا تھا، جب آپ کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ کتنے گھروں کی کفالت آپ فرمارہے تھے، کیسے کیسے اور کس کس انداز سے خدمت خلق میں آپ کی زندگی لگی ہوئی تھی، آپ کے انتقال کے بعد بہت سارے راز منکشف ہوئے، جو کسی کو معلوم نہیں تھے، جناب لچھو صاحب مکنپوری کا کسی حادثہ میں پیر ٹوٹ جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس سے عائلی اور معاشی حالات بہت زیادہ بگڑ جاتے ہیں، جب آپ کو اس کی خبر ملتی ہے تو بقول لچھو حضور منظر ابو الوقار نے پیر کے آپریشن اور بیماری کا پورا خرچ اٹھایا اور اس کے ساتھ ساتھ گھر کے خرچے بھی اٹھاتے تھے۔

مکہ شریف میں اپنے مرید کو ریال دیئے: موضع نستولی، ضلع قنوج کے باشندہ جناب عبدالحمید وقاری مداری حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے، ان کے ساتھ ڈاکٹر حاجی مستقیم (نستولی)، ماسٹر حاجی شبیر (نستولی)، حاجی مہندی (نستولی)، حاجی مستقیم (گرولی) بھی تھے، خواہش تھی کہ کعبہ مشرفہ کا طواف قریب سے کریں، کسی طرح حطیم تک پہنچے اور قریب سے طواف کا سلسلہ شروع کیا، حطیم سے رکن یمانی کی طرف، رکن یمانی سے سنگ اسود کی طرف بڑھے، ساٹھ یا پینسٹھ سال کی عمر کمزوری کا عالم، جب باب خانہ کعبہ دکھائی دیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا: آؤ باب خانہ کعبہ کو بوسہ دیا جائے، انہوں نے انکار کر دیا کہ ہمارے بس کی بات نہیں، عبدالحمید صاحب نے اپنا پاسپورٹ، کاغذات اور سارے ریال اپنے ساتھی کو دیا اور خود باب کعبہ کو چومنے آگے بڑھے، دونوں ساتھی بچھڑ گئے، گیارہ بجے رات سے دو بجے رات تک ایک دوسرے کو تلاش کرتے رہے، اس کے بعد باب السلام کی طرف حضور مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولد شریف کے پاس کھڑے ہو گئے، دو نوجوان سیڑھیوں سے اترتے ہوئے ان کی طرف سے گزرے اور ایسی شدید ٹکر لگی کہ زمین پر گر پڑے، گرنے کے بعد اٹھنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن نہ اٹھ سکے، زائرین حرم نے جب ان کو ایسی حالت میں دیکھا تو حج کمیٹی کے آفس میں اس کی اطلاع دی، اس کے بعد ایمبولینس آئی، ہاسپٹل میں ایکسرے لیا گیا۔ الحمد للہ کوئی ہڈی ٹوٹی نہیں تھی، بس سخت چوٹ تھی، حج کمیٹی کے منتظمین نے کہا چلئے ہم آپ کو آپ

کی قیامگاہ تک بھیج آئیں ،لیکن ان کے پاس کوئی کاغذ نہیں تھا جو ان کے قیام گاہ کی نشان دہی کرتا ،مجبوراً جہاں سے اٹھایا گیا تھا وہیں لاکر چھوڑ دیا گیا،اب انہوں نے غور کیا کہ یہی سرنگ ہے جو ہماری قیامگاہ عزیزیہ کی طرف جاتی ہے انہوں نے زمین پر رگڑ رگڑ کر چلنا شروع کیا اور کسی طرح سرنگ تک پہنچے،وہاں دیکھا کہ ایک شخص اپنے چہرے کو رومال سے ڈھانپے ہوئے چلے آرہے ہیں چونکہ جناب عبدالحمید صاحب نے میاں کو بچپن سے دیکھا تھا،دیکھتے ہی پہچان گئے چہرہ چھپا ہوا تھا اس لئے حتمی فیصلہ ممکن نہیں تھا،جب وہ قریب آئے تو ہاتھ بڑھا کر ہمارے ہاتھوں میں کچھ ریال رکھ دئے ہم وہ ریال دیکھنے لگے اور میاں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے،چونکہ پیسے بھی ہمارے پاس نہیں تھے جب یہ دس ریال ہمارے پاس آئے تو ہم خوشی خوشی روڈ کی طرف آئے،فوٹپاتھ پر درد سے کراہ رہے تھے ایک کار ہمارے قریب کھڑی ہوئی اور ڈرائیور نے کہا:عزیزیہ؟میں نے اس سے پوچھا کرایہ کتنے ریال ہے؟تو اس پاکستانی ڈریور نے کہا دس ریال ہیں۔جب میں چلا تو ایک ہی بات دماغ میں گونج رہی تھی کہ یہ تو منظر بھیا تھے!اس کے بعد اپنے ہوٹل میں پہنچا ،ساتھیوں سے ملاقات ہوئی،تھکا ہارا بستر پر لیٹتے ہی سوگیا،دیکھتا کیا ہوں کہ منظر علی بھیا تشریف لائے اور فرمایا:اے عبدالحمید!دس ریال میرے واپس کرو، میں نے عرض کی بھیا حضور آپ کے یہ دس ریال تو میرے لئے رحمت بن گئے اور چاہا کہ دس ریال واپس کردیں ،تو میاں نے ساٹھ ریال اور ہاتھ میں تھما دیئے اور مسکراتے

ہوئے روم سے چل دیئے ،اب یہ گمان یقین میں بدل گیا،اس لئے کہ جب عالم حقیقت میں ملاقات ہوئی تو چہرہ پر نقاب تھا اور جب عالم خواب میں اپنی حقیقت کی ترجمانی کرنے تشریف لائے تو معنیٰ خیز انداز سے مسکرائے،تو اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ دس ریال دینے والے یقیناً منظر علی بھیا ہی تھے۔

مردان خدا ہرگز مرتے نہیں جیتے ہیں ☆ مردہ جو سمجھتے ہیں وہ لوگ ہی مردہ ہیں
اس عارضی فرقت پر ناشاد نہ ہوائے دل ☆ پہلے بھی یہ زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہیں

شرابی کی شراب چھوٹ گئی: ۲۰۰۴ء میں لکھنؤ کا رہنے والا ''چاند'' نامی ایک شخص بیعت کی نیت سے بارگاہ منظر ابوالوقار میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور میری ایک عادت یا بیماری ہے اور وہ ہے شراب نوشی ،حضور نے اس کے بے حد اصرار کرنے پر اس شرط پر بیعت فرمایا کہ اگر تم شراب پینے کا ارادہ کرو اور تم مجھ کو اپنی ماتھے کی نگاہوں سے اپنے آس پاس دیکھو تو شراب نہ پینا اتنا خیال رکھنے کا وعدہ لیکر وہ شخص واپس آتا ہے اور شراب کی طلب اس کو بے چین کرنے لگتی ہے جیسے ہی وہ شراب کا جام پینے کے لئے اٹھاتا ہے تو اس کو اپنے چاروں طرف اپنے مرشد برحق کا جلوہ نظر آتا ہے یہ دیکھ کر اس نے جام کو توڑ کر پھینک دیا اور سچے دل سے توبہ کرکے شراب کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔

شرابی نمازی ہوگیا: سلیمانی چال گجرات میں ایک سلیم نامی شرابی شخص تھا جہاں سبھی لوگ اس سے پریشان تھے وہ خود بھی اپنے آپ سے پریشان ہو چکا

تھا، وہ حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے حضور مجھ سے شراب کی عادت چھوڑوا دیجئے آپ نے فرمایا: وضو کر کے آؤ، وہ شخص جب وضو کر کے آیا تو آپ نے فرمایا، ہاتھ بڑھاؤ اور آپ نے اپنے دست مبارک پر اس کا ہاتھ لیکر سلسلہ عالیہ مداریہ میں بیعت فرما کر عہد و پیمان لیا اور فرمایا جاؤ آج کے بعد سے تمہارا دل برائیوں کی طرف مائل نہیں ہوگا، جناب سلیم صاحب کہتے ہیں کہ جیسے ہی حضرت نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا ایسا لگا تھا کہ میرے دل اور دماغ سے کوئی بھاری بھرکم بوجھ نکل کر اڑ گیا، اس کے بعد سے شراب یا دیگر معاصیات کی طرف میرا دل کبھی مائل نہیں ہوا۔

آفتاب پریشان مت ہو: بیگم گنج ریڈیمیڈ مارکیٹ کانپور میں حضرت کے بہت ہی چہیتے اور ہر دل عزیز مرید جناب محمد آفتاب بن حاجی غلام رسول صاحب تھے، میں نے خود ان کے لئے حضرت کی خاص محبتیں اور شفقتیں دیکھی ہیں، کئی مرتبہ حضرت کے ساتھ کانپور جانا ہوا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آفتاب بھائی کو غیر حاضر پایا ہو اور وہ حضرت کو اپنے گھر نہ لے گئے ہوں، حضرت کو بھی ان کے گھر میں اپنے گھر کی طرح راحت وسکون میں دیکھا اور پایا ہے، جس وقت حضرت ان کے گھر میں پہنچتے تھے تو پورے خاندان کی عید ہو جاتی تھی، اللہ سبھی کو اہل بیت کے صدقہ میں دنیا اور آخرت میں سرخرو فرمائے۔ آفتاب بھائی مسلسل دو سال سے بیمار چل رہے تھے، ایک رات حضرت خواب میں تشریف لائے اور دوا کی ایک شیشی دی جس میں

ایک خاص قسم کی دوا تھی، فرمایا پی لو، پیتے ہی مکمل صحت یابی حاصل ہوگئی، اس کے بعد آپ کافی دنوں صحت یاب رہے، پھر اچانک تقدیر نے سبقت کی اور مرض الموت میں مبتلا ہو گئے، ۷/جون ۲۰۰۹ء کو حضرت پھر تشریف لائے اور فرمایا آفتاب پریشان مت ہو اب تمہارے تکلیف کے دن ختم ہونے والے ہیں، ان شاء اللہ میں تمہیں ۳/جولائی کو ۳:۵۵ بجے صبح لینے آؤں گا، آفتاب بھائی نے جب حضرت سے یہ بات سنی تو آپ نے دوسرے ہی دن سبھی کو خبر کر دی کہ آج ''ابا حضور'' نے مجھ سے یہ فرمایا ہے، کچھ لوگوں کو جو حضرت سے واقف نہیں تھے یہ بات ایک افسانہ لگی لیکن جو حضرت سے واقف تھے وہ جانتے تھے کہ حضرت کے تصرفات جیسے زندگی میں تھے، کبھی کوئی بات غلط ثابت نہیں ہوئی ہے، ایسے ہی آپ کی بات آج اس دار فانی سے جانے کے بعد بھی ہے، اگر حضرت نے آفتاب بھائی سے یہ کہا ہے تو یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کہ کانپور میں شاید یہ پہلے شخص تھے جن کی وفات کی تاریخ، دن اور وقت مقرر تھا سبھی اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں آج کیا ہوتا ہے، ۳/جولائی ۲۰۰۹ء کی رات آہستہ آہستہ اپنے دامن کو سمیٹ رہی تھی سبھی کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں، اعزاء واقرباء سبھی موجود ہیں، ہر ایک کی نگاہ گھڑی پر بار بار جا رہی ہوتی ہے، دور کے رشتے دار بھی بے چین ہیں، جیسے ہی ۳:۵۵ بجتا ہے آفتاب بھائی کی روح قفص عنصری سے پرواز کر جاتی ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آج نہیں جمعہ کو: ایک دن اچانک جناب عرفان صاحب (فرخ آباد) کا فون آتا ہے کہ بھیا آج میری نماز جنازہ پڑھا دینا آ کے، آپ نے فرمایا نہیں آج نہیں جمعہ کو آؤں گا، ابھی میں باہر جا رہا ہوں، اور جمعہ کو عرفان صاحب کا انتقال ہو جاتا ہے، حضرت آپ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں۔

آقازادہ سے لینا ہوگا: ایک مرتبہ ایک شخص قطب عالم حضور ابوالوقار سیدنا کلب علی رحمہ اللہ کے پاس کسی حاجت کے تحت آیا تو آپ نے حضور منظر علی علیہ الرحمہ سے فرمایا بیٹا منظر علی اس کو ایک تعویذ بنا دو، یہ سن کر اس شخص نے تعویذ لینے سے منع کر دیا، اس وقت وہاں حضور سید حکیم ظہیر الحق صاحب موجود تھے، فوراً غصہ میں عصا لے کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا تعویذ تو تمہیں آقازادہ سے ہی لینا پڑے گا۔

قاتلوں کو چاند نظر نہیں آیا: سرکار ابوالاظہر وعدہ وفائی اور دلجوئی کرنے میں یکتائے زمانہ تھے، ۲۰۰۲ء ہے سخت سردی کا موسم ہے رات ۱۰ ربج چکا ہے، چاند مداری ولد محمد مشتاق سے آپ نے ان کے بے حد اصرار پر وعدہ دے دیا کہ انشاء اللہ آج میں تمہارے گھر آؤں گا، سخت سردی اور بخار کا اثر بھی ہے لیکن آپ وعدہ کے مطابق چاند کی دلجوئی کے لئے ان کے گھر پہنچ جاتے ہیں اور چاند کو ہر بلا و مصیبت سے محفوظ رہنے کی دعا دیتے ہیں، کچھ دیر بعد حضرت فرماتے ہیں چلو عرفان کے یہاں مچھریا چلتے ہیں، "محمد راشد" عرف بلو عرض کرتے ہیں حضور آپ کو شدید بخار ہے اور سردی بھی لگی ہے بہتر ہوتا آج عرفان بھائی کے یہاں جانا مؤخر فرما

دیتے، حضرت نے فرمایا "بلو" مجھے اپنے رب کو منہ دکھانا ہے، میں نے عرفان سے آج کا وعدہ کیا ہے اب کچھ بھی ہو، جانا تو ہے اور حضرت اسی عالم میں عرفان بھائی کے یہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ تین لوگ چاند مداری کو مارنے کے لئے آتے ہیں، ہاتھ میں پستولیں تھی لیکن وہ لوگ سامنے کھڑے چاند مداری کو دیکھ نہیں پاتے ہیں اور ہوائی فائر کرتے ہوئے چاند آج بچ کر نکل گیا تو بچے گا نہیں کہتے ہوئے چلے جاتے ہیں، جب حضرت کو فون کر کے اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا چاند پریشان مت ہو انشاء اللہ تمہیں کبھی کوئی کچھ نہیں کر سکے گا۔ اور الحمد للہ آج تک چاند اللہ کی پناہ میں ہے۔

آؤ حسین میاں: ۲۰۰۴ء میں عالی جناب سید حسین میاں (داہد گجرات) پہلی مرتبہ مکن پور شریف تشریف لائے، خانقاہ وقاریہ مداریہ میں حاضر ہوئے، اس وقت حضور امیر الاولیاء سرکار منظر علی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے حجرہ میں تشریف فرما تھے، حسین میاں کے ساتھ آپ کے مرید "یوسف" (داہد گجرات) بھی تھے، حضرت نے حجرہ کے اندر سے آواز دی: "آؤ حسین میاں" حسین میاں کی حیرانی کی انتہا نہیں رہتی اور قدموں پر گر کر داخل سلسلہ مداریہ ہو جاتے ہیں۔ پھر حضرت مزید نوازشات فرماتے ہوئے خلافت سے بھی نوازتے ہیں۔

پیسے الماری ہی میں ہیں: بڑودہ گجرات میں آپ کے ایک مرید جناب محمد حنیف صاحب ہیں ان کی اہلیہ کے زیورات اچانک غائب ہو جاتے ہیں، الماری

اور گھر کا کونہ کونہ چھان مارتے ہیں لیکن زیورات اور پیسے نہیں ملتے ہیں، حضرت کو بذریعہ موبائیل اس کی اطلاع دی اور رونے لگے، تو حضرت نے فرمایا پریشان مت ہو، چوری نہیں ہوئی ہے، مال الماری ہی میں ہے، جب دوبارہ الماری دیکھی تو واقعی پورا مال الماری ہی میں رکھا ہوتا ہے۔

احمد علی صاحب کا بیان: جناب احمد علی وقاری مداری صاحب (رورا، کانپور دیہات، یوپی الہند) نے بیان کیا کہ بیٹا "مختار" کو ایک مرتبہ کچھ ہندو باباؤں نے محو کرلیا اور اسی محویت میں وہ آگرہ پہنچ گئے آگرہ میں جاکر جب محویت کی کیفیت زائل ہوئی تو مختار کم سنی اور احساس اجنبیت سے پریشان ہوا، خوف وہراس کے آثار چہرہ سے ظاہر ہورہے تھے، ایک شخص نے مصیبت زدہ سمجھ کر اپنے اجمیر کا ٹکٹ کینسل کرا کر گھر تک پہنچایا، ادھر احمد صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ بہت پریشان تھے کہ میں نے اسی رات اپنے مرشد گرامی وقار حضور ابوالوقار سیدی کلب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ مختار کے آگے آگے چل رہے ہیں۔

احمد علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور مرشد گرامی سرکار سید منظر علی علیہ الرحمہ کئی مرتبہ غریب خانہ پر تشریف لائے جب بھی آئے کوئی نہ کوئی ترقی کامیابی ملی، قرض سے نجات ملی کئی مکانات فیض مرشد سے ہوگئے۔

نجیب میاں کا مرید ہونا: آپ فرماتے ہیں کہ میری یہ خواہش رہتی تھی کہ کاش میں سرکار ابوالوقار کا مرید ہوتا، ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ خانقاہ عالیہ

مداریہ میں ایک جم غفیر موجود ہے اور ایک نورانی تخت جو کہ تخت سجادگی لگ رہا تھا بچھا ہوا ہے، کوئی بھی اس تخت کے آس پاس نظر نہیں آرہا تھا، میں اسی سوچ میں تھا کہ اللہ جانے یہ نورانی تخت کس کے لئے ہے، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نقاب پوش بزرگ پورے تزک واحتشام کے ساتھ چلے آرہے ہیں، ان کے ساتھ دو بزرگ اور ہیں جن میں سے ایک بزرگ کو تو میں پہچان نہیں سکا، دوسرے بزرگ جناب پیر طریقت سید آل علی علیہ الرحمہ ہیں، میں نے عرض کی میاں آل علی آخر یہ نقاب پوش بزرگ ہیں کون؟ تو آپ فرماتے ہیں کہ ارے آپ نہیں جانتے کہ یہ قطب عالم حضور ابوالوقار سید کلب علی علیہ الرحمہ ہیں، میں خوشی سے جھوم اٹھا اور عرض کی کہ ارے میں تو سرکار قطب عالم سے کب سے مرید ہونے کی تمنا رکھے ہوئے تھا، تو جناب آل علی صاحب نے فرمایا: آیئے اور مرید ہوجایئے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں حضور سیدنا منظر علی علیہ الرحمہ کے پاس اس خواب کو بیان کرنے گیا آپ نے حضور قطب عالم کا رکھا ہوا رومال نکالا اور فرمایا کہ یہ ابا حضور کا رومال ہے، میں نے عرض کی کہ بس یہ رومال آگے بڑھایئے اور مجھے اپنے ہاتھوں پر بیعت فرمالیجئے، آپ نے مجھے اپنی بیعت میں قبول فرماکر وقاری نسبت سے مشرف فرمایا، الحمد للہ مجھے فخر ہے کہ مجھے سرکار منظر علی جیسا پیر ملا۔ اور ہر وہ شخص خوش نصیب ہے جو آپ کے ہاتھوں پر بیعت ہے۔

نجیب میاں کا بیان: منظر علی میاں کے اہل و عیال اس وقت جس مکان میں رہتے ہیں یہ مکان "ریاض خان" کا تھا منظر علی میاں نے اس کو خریدا تھا، ایک مرتبہ ہم دونوں پرانے والے مکان سے نکل کر گزرے تو اسی نئے مکان والی گلی کے اندر بہت شور ہو رہا تھا، میاں نے فرمایا کہ بھیا نجیب الحسن آگے بڑھ کر دیکھو کس سے جھگڑا ہو رہا ہے، جب ہم نے وہاں کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ معمار جنگ علی اور شمیم خان جو ریاض خان کے بھائی تھے ان کا لڑکا جو تھا وہ ایک بوڑھے شخص کا گریبان پکڑ کر کہہ رہا تھا میرے ۵۰۰/ روپے نکالو، اسی وقت دو مجھے اسی وقت چاہئے جب میں نے یہ حالات دیکھے تو میاں سے آکر میں نے معاملہ بتایا کہ قرض کا جھگڑا ہے تو انہوں نے اپنی جیب سے ۵۰۰/ روپے نکال کر دیئے اور کہا جاؤ دے آو، دے کر وہاں سے فوراً ہٹ جانا۔ اس بوڑھے شخص نے لڑکے سے کہا یہ لو اپنا قرض۔ کچھ لوگ بولے کہ پہلے کیوں نہیں دئے؟ کہا اللہ نے دیئے، مدار نے اپنی کسی اولاد سے بھجوائے ہیں، اس لئے میرا قرض ادا ہو گیا۔ مجھ سے میاں نے کہا چلو بھاگ چلو۔ میرے سامنے ایسے بہت سے واقعات ہیں جن کو میں بتا نہیں سکتا، اگر بتانے کی اجازت ہوتی تو ضرور بتاتا، اور جو کچھ میں نے میاں کے تعلق سے بتایا ہے وہ بالکل سچ ہے اور جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

ہمارے یہاں ٹیمپو اور بس میں ٹکراؤ ہوا بہت سے لوگ جاں بحق ہوئے، کچھ لوگ زخمی ہوئے تو مجھ سے میاں نے کہا نجیب میاں چلو زخمیوں کی عیادت کر

آئیں، ایک شخص قدر علی ہے انکا لڑکا بستو شدید زخمی تھا، مریضوں کی عیادت اور حاجت روائی کرتے ہوئے قدر علی کے دروازہ پر پہنچے، دستک دی، دروازہ کھلتے ہی مٹھی بھر کے دیا، لینے والے ہی کو معلوم ہوگا کتنا ملا اور بغیر رکے ہوئے واپس ہو گئے۔

وہاں سے واپسی پر ایک گھر ایسا تھا جہاں چھپر کے بھی لالے تھے ایک گدڑی کے اندر ماں باپ اور بچے لپٹے ہوئے تھے، دکھ درد سننے کے بعد فرمایا فی الحال یہ لو، انشاء اللہ کل سب انتظام ہو جائیگا۔

مکن پور شریف میں کچھ محلے ایسے ہیں کہ منظر علی میاں جب وہاں سے گزرتے تو لوگ حاجی جی کہتے ہوئے نکل پڑتے تھے اور خفیہ طور پر آپ مصافحہ کرنے کی آڑ میں خوب مٹھی بھر بھر دیتے چلے جاتے تھے، جس دن میاں کا گزر ہوتا تھا اس دن لوگوں کی عید ہوتی تھی، ان کے دروازہ سے کبھی کوئی خالی نہیں گیا۔

رفیق احمد سلطان پوری کا بیعت ہونا: جناب رفیق احمد سلطان پوری صاحب نے مجھ سے اپنے بیعت ہونے کا واقعہ یوں بیان کیا کہ ایک مثل بڑی مشہور ہے "پانی پیو چھان کر پیر بناؤ جان کر" کے تحت میں ایک ایسے مرشد برحق کی تلاش میں تھا جس کی نگاہ کیمیاء سے میری دنیا اور آخرت دونوں سنور جاے اور رب کا قرب حاصل ہو جاے، جیسے اس پر نگاہ پڑے میرا اختیار خود بخود مجھ پر نہ رہے، میرا مرشد ایسا ہو کہ اس کے دست حق پرست سے جام پینے کے بعد تشنگی باقی نہ رہے لہذا اسی تلاش و جستجو میں میں نے ۳۷۰ درگاہوں پہ حاضری دی لیکن مجھے اپنا مقصود حاصل نہ ہو سکا

جب دہلی میں سرکار خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچا تو مجھے بشارت ہوئی کہ تمہارا حصہ مکن پور شریف میں امیر الاولیاء سید منظر علی ہیں اور مجھے آپ کی شکل بھی دکھائی گئی، جب میں آپ کی تڑپ میں مکن پور شریف پہنچا تو آپ خانقاہ وقاریہ مداریہ میں حجرۂ سرکار ابوالوقار میں جلوہ بار تھے، مجھے دیکھتے ہی میرا نام لے کر پکارا، میں قدموں میں گر پڑا اور شرف بیعت حاصل کی، سرکار منظر ابوالوقار نے آپ کی ظاہری اور باطنی تربیت فرما کر ۱۷ر جمادی الاول ۱۹۷۷ کو سلسلہ عالیہ مداریہ کی اجازت خلافت سے بھی نوازا۔

کوڑھی کا شفایاب ہونا: ۲۰۰۵ء کی بات ہے "ملک پور بکھرا"، ضلع سلطان پور میں "عبدالجلیل" نامی ایک شخص تھا جو کچھ بدعقیدوں کی صحبتوں میں رہ کر ان کے اکسانے پر تعزیہ شریف کو توڑنے کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، اللہ رب العزت اس کو کوڑھ کے مرض میں مبتلا فرما دیتا ہے، یہ کوڑھی بارگاہ منظر ابوالوقار میں آ کر شفایابی کی بھیک مانگنے لگتا ہے آپ کو اس پر رحم آ جاتا ہے اور اس کو اس کے فعل شنیع سے توبہ کرا کے اس کے لئے شفا کی دعا فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کو قبول فرما کر اس کو کوڑھ کے مرض سے شفا عطا فرما دیتا ہے۔

چھ مہینہ کا غائب لڑکا مل گیا: شہر سورت کا رہنے والا "محمد جاوید" نامی شخص اچانک غائب ہو جاتا ہے اور مسلسل چھ مہینے اس کی تلاش میں جنگلوں، بیابانوں، گلی کوچوں کی خاک چھان کر ناامیدی کی چادر نے اہل خانہ کو لپیٹ لیا تھا، سبھی کا برا

حال تھا، حضرت کا گجرات جانا ہوا تو بابو بھائی میمن نے اہل خانہ کو اطلاع دی کہ ہمارے حضرت مکن پور شریف سے آئے ہوئے ہیں، آپ لوگ حضرت کی بارگاہ میں حسنین کا صدقہ لینے آجایئے، انشاء اللہ آپ کا بیٹا تین گھنٹے میں گھر آ جائے گا، وہ لوگ حضرت کی بارگاہ میں آئے اور حضرت نے اس بچے کی واپسی کے لئے رب کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور دعا قبول ہوگئی، بابو بھائی میمن کی زبان کی بھی رب نے لاج رکھی اور چھ مہینے کا غائب لڑکا تین گھنٹے کے اندر گھر آ جاتا ہے۔

مرید کے گھر ہو رہی چوری کی اطلاع فرمائی: حضرت کے ایک مرید جناب زبیر مداری (گجرات) کا انتقال ہوا، سبھی لوگ اس غم میں نڈھال پڑے ہوئے تھے، زبیر مرحوم کی لاش گھر پہ رکھی ہوئی ہے اور بالا خانہ میں پیسے اور زیورات کی چوری ہو رہی ہے، حضرت اس وقت مکن پور شریف میں تھے، آپ نے فون کر کے گھر والوں سے فرمایا: تم لوگ اوپر جاؤ دیکھو زیورات وغیرہ کی چوری ہو رہی ہے، جب سبھی اوپر گئے تو سبھی کی حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ گھر کا جتنا بھی زیور وغیرہ تھا سب غائب ہے۔

علی بدر پریشان مت ہو: آپ کے ہم زلف (ساڑھو) عالی جناب علی بدر صاحب کو "جل وبھاگ" کی نوکری سے معطل کر دیا گیا، آپ بہت زیادہ پریشان ہوئے اور بار بار یہی کہتے کہ اگر آج بھائی منظر علی ہوتے تو میری یہ نوکری نہیں جاتی، ایک رات اسی الجھن میں آپ نیند کی آغوش میں جاتے ہیں تو خواب دیکھتے ہیں حضور ابوالاظہر سید منظر علی علیہ الرحمۃ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں: علی بدر

پریشان مت ہو تمہیں تمہاری نوکری ضرور ملے گی، میں بات کرنے جارہا ہوں اور ایسا ہی ہوا چند روز بعد آپ کی جوائننگ ہوجاتی ہے۔

پیدائشی بیماری سے شفا مل گئی: عالی جناب سید صداقت حسین (لالا) صاحب کی صاحبزادی سیدہ نحل فاطمہ کے دماغ میں پیدائشی خون کے قطرے جمے ہوئے تھے بے انتہا علاج ومعالجہ کے باوجود آرام نہیں مل رہا تھا، شدت تکلیف سے گھر کے سبھی افراد پریشان تھے اور حضرت کو بار بار سبھی یاد کئے جاتے تھے کہ اگر میاں ہوتے تو یہ تکلیف ضرور ختم ہوجاتی اور ایسا ہی ہوا حضرت کی توجہ ہوئی اور خواب میں آپ نے شہزادی نحل فاطمہ کے سر پہ دم فرمایا وہ خون کے قطرے ایسے غائب ہوئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔

دریا میں ڈوبی لاش باہر آگئی: اینٹا گجرات میں ایک لڑکا دریا میں ڈوب جاتا ہے تلاش بسیار کے باوجود اس لڑکے کی لاش نہ مل سکی، اتفاق سے ان دنوں حضور ابوالاظہر اینٹا ہی میں جلوہ بار تھے، جب لوگوں کو معلوم ہوا تو آپ کی بارگاہ میں پہنچے اور صورت حال سے مطلع کیا، آپ نے ایک کاغذ پر ایک نقش بنایا اور فرمایا جاؤ دریا میں ڈال دینا انشاء اللہ لاش مل جائے گی، جیسے ہی آپ کا وہ نقش دریا میں ڈالا لاش دریا کے اوپر آگئی۔

قنوج میں گڑے ہوئے ٹوٹکے کھودوا کر جلوائے: قنوج میں ایک شخص آسیب سے اور اقتصادی طور پر بہت ہی پریشان تھا، گھر کا چین وسکون سب ختم ہوچکا

تھا، وہ اپنی بربادی کی داستان لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے، آپ نے فرمایا تمہارے گھر میں فلاں جگہ سفلی جادو کے تعویز اور کیلیں گڑی ہیں، جاؤ ان کو کھود کر جلا دو اور دریا میں پھینک دینا، وہ شخص جب گھر گیا اور حضرت کے بتائے مطابق جگہ کو کھودا تو وہ حیران رہ گیا کہ واقعی میں وہ ساری چیزیں جو حضرت نے بتائیں تھیں موجود ہیں، حضرت نے جیسے کرنے کو فرمایا تھا اس نے ویسا ہی کیا اور اس دن سے وہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔

درخت کے نیچے سے ہٹ جاؤ: ایک مرتبہ جناب یوسف میر صاحب (گوروا بڑودہ) نے حضرت کو فون کیا اس وقت حضرت مکن پور شریف میں تھے، حضرت نے فرمایا: یوسف! درخت کے نیچے سے ہٹ جاؤ۔ یوسف بھائی کہتے ہیں میں حیران تھا کہ آخر حضرت کو کیسے معلوم کہ میں درخت کے نیچے ہوں! میں حکم مرشد سنتے ہی ہٹ گیا، لیکن میرے سمجھ میں کچھ نہیں آیا، سرکار منظر علی بابا کے انتقال کے بعد ایک مرتبہ میں اسی درخت کے نیچے سے گزرا تو اچانک میرا پیر پھسل جاتا ہے اور پیر ٹوٹ جاتا ہے، آپریشن کے بعد پیر سن رہنے لگا، میں بے حد پریشانی میں مبتلا تھا، پھر مجھے اس درخت کا احساس ہوا تو معلوم کرنے پر خبر ملی کہ وہ درخت ٹونے ٹوٹکوں کا تھا، میرے پیر کا عالم یہ ہوگیا کہ جیسے پیر جسم میں ہے ہی نہیں، میں بے چینی کے عالم میں اپنے مرشد گرامی وقار کو یاد کر کے روتے روتے سوگیا، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار منظر علی تشریف لاتے ہیں اور میرا پیر پکڑ کر فرماتے ہیں: اس کے پیر کو چھوڑ

دو۔ حضرت کے یہ فرماتے ہی میرے پیر میں احساس پیدا ہونے لگا، اور ایسا لگا کچھ نکل کر چلا گیا حضرت نے فرمایا تمہارے پیر کو ایک سرکش جن نے پکڑ رکھا تھا۔ اور جب میں بیدار ہوا تو میرا پیر بالکل درست تھا، جیسے کوئی تکلیف کبھی تھی ہی نہیں۔

حضور منظر ابوالوقار کا حالت نیند میں ذکر اسم جلالت کرنا: نومبر/۲۰۰۴ء کو میرے عزیز ترین پیر بھائی عبدالمعز احمد بن عبدالقدیر احمد صاحب (گورے گاؤں ممبئی) جو سرکار منظر ابوالوقار کے بہت ہی چہیتے اور راز داں مریدوں میں ہیں حضور مرشد گرامی وقار کے ہمراہ رمضان شریف، ۲۰۰۴ میں عمرہ کے لئے تشریف لے گئے، آپ نے مجھ سے بیان کیا کہ مکہ شریف میں ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ مجھے ایک دن قیام گاہ میں آنے میں تاخیر ہوگئی جب آیا تو حضرت بستر استراحت پہ آرام فرما تھے اور آپ کی سانسوں سے ''یااللہ یااللہ یااللہ'' کی آواز آرہی تھی تو میں نے سوچا کہ شاید حضرت کی طبیعت ناساز ہے اور میں حضرت کے قدموں کو پکڑ کر دابنے لگا حضرت گہری نیند میں تھے آپ نے آنکھیں کھول دیں تو ایسا محسوس ہوا کہ آپ دیدار الٰہی میں تھے حضرت نے پوچھا: آپ آگئے؟ میں نے عرض کی جی حضور بس ابھی آیا، پھر میں نے عرض کی حضرت کیا آپ کی طبیعت ناساز ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں الحمد للہ ٹھیک ہوں، میں نے تسکین قلب کے لئے آپ کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو حرارت معتدل تھی، میں نے عرض کی حضور! آپ نیند میں یا اللہ یا اللہ کہہ رہے تھے، آپ نے مسکراتے ہوئے گفتگو کا رخ موڑ دیا۔ عبدالمعز بھائی جب بھی یہ واقعہ بیان کرتے ہیں

تو ''علماء کا سونا بھی عبادت ہے'' کہکر یاد مرشد میں آپ کی آنکھیں نم ہوجاتی ہیں۔

پابندی سنت نبویہ: ایک مرتبہ آپ کانپور سے بذریعہ پوشپک ایکسپریس ممبئی کے لئے روانہ ہوئے ایک جناب لکھنو سے سوار ہوکر سفر فرمارہے تھے سفر میں حضرت کی سنت نمازوں کی پابندی کو دیکھ کر انہوں نے کہا کہ سفر میں تو صرف فرض پڑھ لینا کافی ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ بھائی آپ نے ٹھیک کہا لیکن بھائی فرض قضا ہوجائے تو ادا ہوسکتی ہے لیکن سنت اگر قضا ہوگئی تو اس کی ادا نہیں، وہ شخص یہ جواب سن کر بہت زیادہ متاثر ہوا، اس کے بعد حضرت نے فرمایا آپ کس اسٹیشن پر اتریں گے تو انہوں نے کہا کہ ''بی ٹی'' میں ہمارے بچے انتظار کررہے ہیں وہیں اتریں گے آپ نے فرمایا ''بی ٹی'' نہیں، ''دادر'' اترو وہاں پر آپ کا انتظار ہورہا ہے وہ جناب آپ کی بات مان کر ''دادر'' میں اترے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بچے ''دادر'' میں منتظر کھڑے ہیں، وہ شخص یہ نظارہ دیکھ کر آپ کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔

۲۰۰۳ء جبل پور اسٹیشن پر ظہر یا عصر میں آپ نے سنتوں کو مکمل طور پر ادا کیا تو لوگوں نے عرض کی کہ حضور صرف فرض پڑھ لیتے تو کافی ہوتا تو آپ نے فرمایا فرض کی تو قضا ہے لیکن سنت قضا ہوجائے تو ادا نہیں۔

نگاہ ولایت: جناب ظہور خان صاحب جو کہ راجستھان سے تعلق رکھتے ہیں ایک مرتبہ مکن پور شریف سے واپسی کے موقع پر ''اروَل ریلوے اسٹیشن'' پر اپنا عصا بھول کر کانپور پہنچ جاتے ہیں اور حضرت کو بذریعہ موبائیل اس کی اطلاع کرتے

ہیں سرکار منظر ابوالوقار علیہ الرحمہ دو لوگوں کو یہ کہ کر "اردل" روانہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص وہ عصا اپنے کندھے پر رکھ کر ٹہل رہا ہوگا اس کو میرا نام بتانا وہ عصا دے دے گا جب جانے والے گئے تو فرمان کے مطابق ویسا ہی منظر دیکھا اور نام بتا کر عصا لے آئے۔

ایک معتقد کے انتقال کی خبر: جناب عزیز الدین بن احسان الدین (گورے گاؤں ممبئی) حضرت سے ابھی بیعت نہیں ہوئے تھے لیکن آپ کی عقیدت ومحبت میں سرشار تھے، آپ کا دل کی بیماری کے سبب انتقال ہو جاتا ہے، حضرت اس وقت مکنپور شریف میں تھے بغیر کسی ظاہری تعلق ومواصلات کے حضرت کو ادھر من جانب اللہ خبر ہو جاتی ہے آپ "پی سی او" جاتے ہیں اور "پی سی او" والے سے کہتے ہیں کہ یہ نمبر ڈائل کرو میرے ایک چاہنے والے عزیز الدین کا انتقال ہو گیا ہے، اس نے عرض کی حضرت ابھی تو آپ کی بات بھی نہیں ہوئی ہے اور آپ فرما رہے ہیں کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے، بہر کیف فون کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی انتقال ہو گیا ہے، حضرت نے تعزیت فرمائی اور اہل خانہ کو صبر کی تلقین فرمائی۔

جناب آفتاب احمد اعظمی کا بیعت ہونا: عالی جناب آفتاب احمد صاحب بیان کرتے ہیں: میں جب بیعت ہونے کے لئے مکنپور شریف اپنے والد صاحب کے ساتھ آیا تو مکنپور شریف میں بہت سے بزرگ موجود تھے، میں نے والد صاحب سے سوال کیا، میں کس سے بیعت کروں؟ میرے والد اہل باطن میں سے تھے فرمایا تم سرکار منظر علی بھیا سے مرید ہو جاؤ، سرکار منظر علی بھیا کے اندر جو کرامتیں ہیں

وہ کسی کے اندر نہیں ہیں، انہوں نے اپنے والد صاحب سے فیض لیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ سے بہت فیض پایا ہے، میں آپ کے ہاتھوں پہ بیعت کر کے خوش نصیبوں کی فہرست میں داخل ہو جاتا ہوں اور میری زندگی ہی بدل جاتی ہے ان کی نگاہ کرم نے مجھے کیا سے کیا بنا دیا، والدین کی دعائیں اور مرشد گرامی وقار کی نظر کرم کا ہی نتیجہ ہے کہ آج یہ انگریزی اور انگریزیت کا دلدادہ دینی رنگ میں رنگا ہوا ہے اور آج اللہ کے فضل سے میرے پاس سب کچھ ہے، جب بھی کوئی پریشانی درپیش ہوتی میں حضرت کی بارگاہ میں دعا کی التجا کرتا اور میری وہ پریشانی مجھ سے ایسے دور ہوتی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔ ایک مرتبہ اپنے عشق رسالت کے شراروں کو مدینہ کی ہوؤں سے دہکا رہا تھا کہ کسی نے مخبری کر دی کہ ایک ہندوستانی کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل سجائے ہوئے ہے، پولیس آکر چھاپا مارتی ہے اور گرفتار کر لیتی ہے، بارہ دن جیل میں رہنا پڑا جو کہ میرے لئے زندگی کے بہت ہی مبارک ومسعود دن تھے کہ مجھے ذکر نبی کرنے کے جرم میں سزا ملی تھی، جیل سے باہر آتے ہی میں نے حضرت کو فون کیا اور سارے معاملہ سے آگاہ کرتے ہوئے دعا کے لئے عرضی پیش کی حضرت نے فرمایا پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوگا اور ایسا ہی ہوا مقدمہ ہی ختم ہو گیا اور جو ہندوستان واپس کئے جانے کا خدشہ تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔

جلوہ ہی جلوہ: عالی جناب آفتاب احمد صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں چھٹی پر آیا ہوا تھا، شعبان کے مہینہ میں مکن پور شریف حضرت سے ملاقات کے لئے گیا، حضرت کے پاس کچھ مریدین اور کچھ حاجت مند لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مجھے بیعت کر لیجئے، آپ نے فرمایا کہ فلم دیکھنا چھوڑ دو تو میں بیعت کروں، اس نے کہا یہ عادت تو نہیں چھوٹ سکتی، آپ مجھے بیعت کر لیجئے، حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا تم ایسی جگہ بیٹھ کر فلم دیکھنا جہاں میں نہ رہوں دوسرے روز وہ فلم دیکھنے کے لئے سنیما گھر گیا جیسے ہی گیٹ کے قریب پہنچا تو وہ حضرت صاحب کو وہاں کھڑا پاتا ہے واپس آکر سچے دل سے فلم نہ دیکھنے کا عہد کرتا ہے اور پانچوں وقت کا نمازی بن جاتا ہے۔

مبارکپور علاقے میں فیضان مدار: مشرقی اتر پردیش شروع سے ہی سلسلہ مداریہ کے فیضان سے مالا مال رہا ہے، سرکار زندہ شاہ مدار کے زمانہ سے ہی سلسلہ مداریہ کے بزرگ ضلع جون پور میں اور حضرت سید احمد بادیہ پا ضلع اعظم گڑھ کے ''کولہوا بن'' میں لوگوں کے قلوب کو سلسلہ مداریہ کے انوار سے مجلّہ فرما رہے تھے ،بیسویں صدی کے نصف آخر میں حضرت عارف باللہ قاصد علی شاہ (مرید و خلیفہ قطب عالم) اعظم گڑھ و اطراف و جوانب میں سلسلہ مداریہ کی ترویج و اشاعت پر معمور تھے، ۱۹۷۶ء میں حضرت قاصد علی شاہ علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد ایک گہرہ خلاء پیدا ہو گیا تھا، جس کو بھرنے میں بزرگوں نے کافی محنت کی لیکن کما حقہ وہ خلاء بھر

نہ سکا۔ ۱۹۹۱ء میں جب پہلی بار منظر ابوالوقار سرکار منظر علی علیہ الرحمہ مبارکپور میں قدم رنجہ ہوئے تو عظمت رفتہ نے واپسی کا رخ کیا اور وہ گہرہ خلاء صرف بھرا ہی نہیں بلکہ فیضان مدار العالمین کے ایسے چشمے جاری ہوئے کہ اپنے پرائے سبھی کی تشنگی مٹنے لگی اور آپ کے فیض سے آج مبارکپور میں اور اس کے اطراف و جوانب میں سلسلہ مداریہ کا چراغ اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ جگمگا رہا ہے۔ مبارکپور اور اس کے اطراف میں حلقہ ذکر و اذکار کی بنیادیں رکھیں نیز حضرت قاصد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کی ۱۴؍اپریل تاریخ متعین فرمائی۔

جناب محمد زبیر الہ آبادی صاحب کا بیعت ہونا: آپ ہمیشہ ایک مرشد برحق کی تلاش میں سرگرداں رہتے تھے، آپ ایک خواب (جس کو انہوں نے کئی مرتبہ دیکھا تھا) کی وجہ سے کافی بے چین رہتے تھے، آپ ایک بستی، ایک بزرگ، ایک مکان اور اس میں ایک سفید بکری دیکھتے تھے اور بے چین رہتے تھے کہ یہ ایک ہی خواب مجھے بار بار کیوں دکھایا جاتا ہے اور آخر وہ بستی وہ بزرگ ہستی کون ہے؟ جب بھی خواب دیکھتے تو اس بزرگ سے مرید ہوتے ہوئے ہی دیکھتے تھے، جناب غلام حسین صاحب عرف للن آپ کے دوست تھے وہ عرس مدار میں مکن پور شریف آرہے تھے، زبیر احمد صاحب نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں؟ کہا مکن پور شریف، بولے چلو میں بھی چلتا ہوں، جناب غلام حسین صاحب سرکار منظر علی علیہ الرحمہ کے مرید تھے لہذا زبیر کو لے کر حضرت کے دولت کدہ پر آئے، زبیر نے جیسے ہی

بستی، مکان، بکری اور حضرت کو دیکھا فوراً قدموں میں گر پڑے اور شرف بیعت حاصل کر کے سلسلہ عالیہ مداریہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔

مصنوعی مزار کو منہدم کرنا: جناب عبداللہ مداری نے مجھ سے بیان کیا کہ ''خرد اسراول'' الہ آباد میں سرکار امیر الاولیاء کو ایک جلسہ میں مدعو کیا گیا، جب آپ وہاں پہنچے تو لوگوں نے بتایا کہ یہاں کئی سالوں سے ایک مزار پر عرس ہوتا ہے لیکن اس کی اصل کسی کو معلوم نہیں، حضرت تشریف لے جاتے ہیں اور سلام کرتے ہیں آپ کو سلام کا جواب نہ ملا تو آپ نے فرمایا کہ یہ خالی قبر ہے اس میں کچھ بھی نہیں ،آپ کے حکم پر قبر کو کھودا جاتا ہے تو حقیقت سامنے آجاتی ہے قبر واقعی میں مصنوعی بنائی گئی تھی اور اس طرح لوگ خرافات سے بچ جاتے ہیں۔

پاکستانی دورہ: دین وسنیت کی تبلیغ اور سلسلہ عالیہ مداریہ کی ترویج واشاعت کی غرض سے آپ نے ۱۹۸۴ء میں چھوٹے بھائی الحاج قاری سید محضر علی مداری اور مولانا باقر جائسی کانپوری کے ساتھ پاکستان کا دورہ فرمایا، اس سفر میں اہل پاکستان نے آپ کے فیوض وبرکات سے خوب سیرابی حاصل کی، اس سفر میں آپ کے کردار وعمل زہد وتقویٰ اور خوف خدا کو دیکھ کر بہت سے لوگوں کی تقدیریں بدل گئیں اور آپ کی زندگی ان کے لئے آئیڈیل بن گئی، آپ کی پابندی نماز کا عالم یہ تھا کہ جب آپ بس وغیرہ میں سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے پہلے آپ ڈرائیور سے نماز پڑھوانے کا عہد لے لیتے اگر ڈرائیو اس بات پر راضی ہوتا تو آپ سوار ہوتے

ورنہ اس گاڑی کو ترک فرما دیتے، ایک مرتبہ یہی صورت حال پاکستانی دورہ کے درمیان ہوئی، آپ کو بس سے سوار ہو کر شہر رحیم یار خان سے لاہور جانا تھا اور اس سفر کے درمیان فجر کی نماز کے قضا ہونے کا خوف تھا، اس لئے آپ نے پہلے ڈرائیو رسے ملاقات کی اور اس سے فرمایا کہ مجھے راستے میں نماز پڑھنا ہوگی اگر آپ نماز پڑھانے کا عہد کریں تو میں آپ کی بس میں سوار ہو جاؤں، اس پاکستانی ڈرائیو نے صاف انکار کر دیا، اس پر حضرت اس ڈرائیور پر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ آپ مسلمان ہو کر انکار کر رہے ہو، ارے ہندوستان میں تو ایک کافر ڈرائیور بھی نماز کے لئے انکار نہیں کرتا اور آپ بس سے اتر آئے، وہ بس تھوڑی دیر بعد چلتی ہے اور کچھ دوری پر ہی اس کا ایکسیڈینٹ ہو جاتا ہے، اتنے میں ایک دوسری بس آتی ہے اس کے ڈرئیور سے بھی نماز کی بات کرتے ہیں وہ راضی ہو جاتا ہے اور حضرت اس بس میں سوار ہو کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

اظہر دیکھو مہمان آئے ہیں: حضور منظر ابوالوقار کے انتقال کا تیسرا دن ۲۳؍صفر تھا، جانشین منظر ابوالوقار پیر طریقت سید اظہر علی صاحب تیسرے دور پر اپنے کمرہ میں تھے، کہ اچانک حضور امیر الاولیاء کی آواز آتی ہے جس کو گھر کے سبھی چھوٹے بڑے نے اچھی طرح سنا اور سننے کے بعد پورے گھر کی عجیب وغریب حالت ہوگئی تھی ہر طرف سے رونے کی آواز آرہی تھی اور آنسوؤں کا سیلاب سا نظر آ رہا تھا اور وہ آواز تھی: اظہر دیکھو نیچے مہمان آئے ہوئے ہیں، بھائی یہ آواز سن کر نیچے

جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ''کوٹا'' راجستھان سے عالی جناب ابراہیم صاحب کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔

پھٹا دودھ درست ہو جاتا ہے: سرکار ابوالاظہر کے انتقال سے تقریباً چار سال قبل کی بات ہے حضور ابوالوقار کے عرس مقدس کے موقع پر مہمانوں کے لئے چائے کے انتظام کے لئے تقریباً بیس لیٹر دودھ آیا، ابالنے پر سارا دودھ پھٹ گیا منتظمین (محمد سرور، محمد راشد، چاند وغیرہ) پریشان ہو گئے کہ رات کے دو بجے اب دودھ کہاں سے آئے گا سبھی گھبرائے ہوئے سرکار اظہر علی صاحب کے پاس گئے آپ نے حضرت کے پاس بھیج دیا حضرت آئے اور اس پھٹے ہوئے گرم دودھ میں اپنا دست مبارک ڈال کر فرماتے ہیں کہ کہاں پھٹا ہے چلو چائے پلاؤ جب منتظمین نے دیکھا تو واقعی جما ہوا دودھ اب چائے کی شکل میں ہے اور سبھی زائرین کو وہ چائے پیش کی گئی۔

معین اندر آ جاؤ: گرسہائے گنج کے ایک صاحب جناب محمد معین الدین صاحب حضور ابوالاظہر علیہ الرحمہ سے اکثر موبائیل سے بات کیا کرتے تھے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی، ایک مرتبہ وہ دوپہر کے وقت مکن پور شریف آتے ہیں حضرت کے گھر کا پتہ معلوم کرتے ہوئے جب خانقاہ وقاریہ میں پہنچتے ہیں تو حضرت حجرہ وقاریہ کے اندر آرام فرما رہے ہوتے ہیں، لیکن جیسے ہی یہ دروازہ پر پہنچتے ہیں تو اندر سے آواز آتی ہے معین اندر آ جاؤ، جب اندر داخل ہوتے ہیں تو حضور منظر ابوالوقار کو

دیکھتے ہی قدموں پہ گر جاتے ہیں اور سلسلہ عالیہ مداریہ میں بیعت ہو کر غلامی کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

آپ کی دعا سے صاحب اولاد ہو گئے: حضرت علامہ و مولانا محمد سالم مصباحی مبارکپوری کی شادی ۲۰۰۰ء میں ہوئی، کئی سال تک اولاد کی نعمت سے محرومی کے سبب بارگاہ امیر الاولیاء میں دامن پھیلائے حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں سرکار آپ سخی ابن سخی ہیں مجھ حرماں نصیب کو بھی سخاوت کے دریا سے کچھ عطا ہو، میرے مدار نے نصیبہ کو مایوس نہیں لوٹایا تھا آج میں بھی خالی جھولی پھیلائے ہوئے آپ کی بارگاہ میں حسنین کریمین کا صدقہ لینے آیا ہوں میری خالی جھولی کو اولاد کی نعمت سے بھر دیجئے، آپ کے کرم کا بادل برستا ہے اور ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دو بچوں ایک بیٹا اور ایک بیٹی کے لئے دعا فرماتے ہیں اور مولانا سالم صاحب سے فرماتے ہیں جاؤ۔ انشاء اللہ۔ اللہ آپ کو ایک بیٹا اور ایک بیٹی عطا فرمائے گا اور ایسا ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور حضرت کی بشارت کے مطابق دو بچے عطا فرمائے، ۵؍فروری ۲۰۰۷ء کو مولانا کے یہاں دو جڑھواں بچے پیدا ہوئے ایک لڑکا جس کا نام محمد شاذر رکھا اور ایک لڑکی جس کا نام شبینہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے صدقہ بچوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور اہل خانہ کے لئے دونوں جہاں میں سرخروئی کا باعث بنائے۔

چھٹا دن ہماری دعا کا: گلاب بھائی میر کا کہنا ہے کہ ہمارا بیٹا ''یونس بھائی میر'' نوکری کے سلسلہ میں ۶؍نومبر ۲۰۰۶ء کو دبئی گیا

، نوکری تو مل گئی مگر وہاں کچھ دنوں کے بعد سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا ، افسر طاقت سے زائد سختی سے کام لیتا، حضرت کو بذریعہ موبائیل پریشانی سے نجات کے لئے عریضہ پیش کیا حضرت نے فرمایا پانچ دن اور مصیبت اٹھانی پڑے گی چھٹا دن ہماری دعاؤں کا ہوگا ، چھٹے دن کمپنی کے افسر نے پانچ سو کاریگروں کا چارج سونپ دیا۔

اے اللہ حرام سے محفوظ رکھ: عالی جناب عبدالمعز احمد صاحب (گورے گاؤں ممبئی) نے بیان فرمایا کہ عمرہ کے موقعہ پر بعد طواف خانہ کعبہ قیام گاہ میں حضرت نے فرمایا اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے حرام لقموں سے محفوظ رکھے، تو میں نے عرض کی حضور اللہ آپ کو بچاتا بھی تو ہے، اس کے بعد حضرت نے دو واقعات بیان فرمائے: (۱) ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ کی دعوت کی جب آپ اس کے گھر پہنچے اور دسترخوان لگایا گیا تو آپ کو دسترخوان میں رکھے ہوئے انڈے میں سفید کیڑے رینگتے ہوئے نظر آئے ، جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو اللہ کی بارگاہ میں عرض کی مولی یہ کیا ہے اگر اس میزبان کی کمائی حرام کی ہے تو مجھے اس دسترخوان سے نجات عطا فرما، اتنے میں ایک شخص آیا اور زبردستی آپ کو اپنے یہاں دعوت کے نام پر لے گیا، جب حضرت نے اس پہلے شخص کے بارے میں معلوم کرایا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص سود خور تھا۔ (۲) ایک مرتبہ ایک دعوت میں پہنچے دسترخوان لگا اس پر بکرے کا گوشت بھی تھا، حضرت نے فرمایا کہ جب میں نے دوسری چیزوں کے

ساتھ گوشت کی طرف اپنے ہاتھ کو بڑھایا تو آواز آئی چھونا نہیں، آپ نے سوچا شاید یونہی کوئی آواز ہے پھر دوبارہ ہاتھ گوشت کی طرف بڑھایا تو آواز آئی کھانا نہیں ، دوبارا کانوں میں اس آواز کے آنے پر آپ پھر کچھ کشمکش میں پڑ گئے کہ آخر بات کیا ہے الغرض جب آپ نے تیسری مرتبہ ہاتھ آگے بڑھایا تو بہت سخت لہجہ میں کانوں میں آواز آئی کہ خبردار! چھونا نہیں کھانا نہیں ، جب تیسری مرتبہ آپ نے یہ سنا تو میزبان سے پوچھا کہ یہ گوشت کہاں سے آیا ہے اور کس چیز کا ہے، صاحب خانہ نے عرض کی حضور بکرے کا گوشت ہے میرا بیٹا لایا ہے، جب اس کے بیٹے کو بلا کر پوچھا تو اس نے بتایا کہ سردار (سکھ) کے یہاں سے لایا ہے ، ایسے معلوم ہوا کہ وہ گوشت حلال نہیں بلکہ جھٹکے کا تھا، اللہ نے آپ کو اس حرام لقمہ سے محفوظ رکھا۔

اساڑہ الہ آباد میں جلوہ گری: مولانا عرفان مدار بن عبدالحلیم (زادہ اللہ علما وشرفا) نے بیان فرمایا کہ حضور سیدی ومرشدی ابوالاظہر سید منظر علی وقاری مداری رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۰۶ء میں "اساڑہ" کراری، ضلع: کوشامبی تشریف لائے، محلہ تکیہ میں آپ کے اکثر لوگ مرید تھے اور وہاں کے لوگوں میں یہ چاہت تھی کہ ان کی خود کی مسجد، خود کا مدرسہ ہو۔ جب آپ اس گاؤں میں پہنچے تو آپ کے مرید آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مسجد، مدرسہ کے تعلق سے جو بھی دلی آرزو تھی عرض کیں اور کہنے لگے مسجد کے لئے زمین لینا چاہتے ہیں لیکن وہ زمین کسی دوسرے فرقہ کے ایک شخص کی ہے جو زمین دینے سے انکار کر رہا ہے جب آپ نے پوری بات سماعت کر لی اور رات میں

جشن مدار اعظم کانفرنس کیا اور صبح کو جب آپ اس گاؤں سے رخصت ہونے لگے تو اہل محلہ پریشان تھے کہ حضرت نے اس بارے میں کوئی گفت وشنید نہیں کی، لیکن جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ دلوں کے راز سے واقف ہوتے ہیں آپ اپنی گاڑی پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ مسجد کی زمین کے لئے آپ لوگ پریشان نہ ہوں اگر آپ لوگ اللہ کا گھر بنانا چاہتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی مدد ضرور فرمائے گا آپ نے جو اس کے بعد فرمایا وہ اہل محلّہ نے سنا اور تکیہ کا ایک ایک فرد گواہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا :میں جارہا ہوں اور انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ زمین آپ کے پاس خود آئے گی۔

حضور سیدی منظر علی علیہ الرحمۃ رخصت ہوئے لوگ اپنے گھروں کو لوٹنے نہ پائے تھے کہ زمین والا خود آیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگ زمین کے طلبگار تھے؟ لوگوں نے ہاں میں جواب دیا اس کے بعد اس نے زمین ناپی اور مسجد کے لئے بیچ دی آج اس جگہ آپ کے فیض سے عالیشان اللہ کا گھر بنا ہوا ہے۔

حضور سیدی منظر علی علیہ الرحمۃ کے قدموں کی برکت سے آج اساڑہ تکیہ خوشحال زندگی گزار رہا ہے اور آپ کے ہی فیضان سے آج اس گاؤں میں مسجد اور مدرسہ ''جامعہ مداریہ منظر العلوم'' سیکڑوں نونہالوں کو زیور علم سے آراستہ کرتا ہوا نظر آرہا ہے۔

چھتینی میں جلسہ عید میلاد النبی: مجھ راقم الحروف سے حضور مرشد گرامی وقار کی محبتوں اور شفقتوں کی کوئی انتہا نہ تھی، اس قدر محبتوں سے نوازتے تھے کہ لوگ

پوچھنے پر مجبور ہو جاتے تھے کہ حضرت یہ بچہ کون ہے؟ تو حضرت میری سعادت مندیوں کو معراج عطا کرتے ہوئے فرماتے تھے یہ میرا روحانی بیٹا ہے، کبھی آپ نے میرا تعارف مرید یا کسی اور لفظ سے نہیں کرایا جب بھی پکارتے تو میرا لال کہکر پکارتے اور دوسروں سے روحانی بیٹا ہی کہکر متعارف کرواتے، آپ کی انہیں محبتوں، شفقتوں اور عنایات وتوجہات نے مجھ کو آگے بڑھنے کی طاقت وقوت عطا فرمائی اور خود اعتمادی جیسی دولت عظمیٰ نصیب ہوئی، بچپنے کا عالم ہے، حالات اور انجام سے بے پروا بس حضور مرشد گرامی کی عطا کی ہوئی خود اعتمادی کی قوت ہے، میں نے ایک عظیم الشان جلسہ عید میلاد النبی کا ارادہ کیا اور اس کے لئے میں نے گاؤں چھتینی کانپور دیہات کا انتخاب کیا، حضرت کے فیض سے مختصر سے وقت میں جلسہ کی تیاریاں مکمل ہوگئیں، جلسہ کی تاریخ حالات وتقاضہ کے اعتبار سے میں نے رمضان المبارک کی ۲۷ رویں شب ۱۴۲۸ھ، لوگوں کے سامنے رکھ دی، لوگوں نے اس تاریخ کو بخوشی منظوری دے دی، حضرت رمضان شریف میں کبھی کہیں باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے، صرف رمضان شریف کا ہی ایک ایسا مہینہ ہوتا تھا جس میں پورے مہینہ حضرت گھر پر ہی رہتے تھے، کسی بلاوہ، دعوت یا پروگرام میں شرکت نہیں فرماتے تھے، لیکن جب حضرت سے میں نے بذریعہ موبائل رابطہ کیا تو حضرت نے صرف اتنا فرمایا کہ بیٹا تمہیں تو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں رمضان شریف میں کہیں نہیں جاتا، میں نے گاؤں کے دین سے گریزاں حالات اور

پروگرام کی تاریخ لوگوں کو بتا دینے کی بات بتائی تو حضرت نے میرے حوصلوں کو معراج عطا کرتے ہوئے اور ہمت افزائی فرماتے ہوئے جلسہ کو ہری جھنڈی دے دی، اس پروگرام میں حضرت کے ساتھ عمدۃ المحققین حضرت علامہ ومولانا سید منور علی صاحب، فاضل ساؤتھ افریقہ حضرت علامہ ومولانا مفتی سید شجر علی صاحب، شہزادہ منظر ابوالوقار صاحبزادہ قاری سید عرفات علی صاحب، شاعر آستانہ قطب المدار صاحبزادہ سید روح المنعم صاحب، گلستان ابوالوقار کے مہکتے ہوئے پھول صاحبزادہ سید مکرم علی اور صاحبزادہ سید معتمد علی صاحبان کو آنا تھا، اسی رات بلہور میں ایک بم بلاسٹ ہوگیا جس کی وجہ سے حالات بہت خراب ہو گئے، کسی بھی صورت آپانا مشکل نظر آرہا تھا، حضرت سے بات ہوئی تو آپ نے فرمایا بیٹا جیسے ہی حالات بہتر ہوں گے میں یہاں سے نکل جاؤں گا، جس گاڑی سے آنا ہے اس گاڑی کا ڈرائیور کانپور گیا تھا وہ بھی راستہ میں پھنسا ہوا ہے، مجھے یقین تھا کہ کچھ بھی ہو حضرت تشریف ضرور لائیں گے، ادھر کچھ لوگوں کو موقع مل گیا اور طرح طرح کی باتیں کرنے لگے میں بہت ہی پریشان تھا کہ اچانک تقریباً ۱۱ بجے رات کو حضرت کا فون آیا کہ ہم آرہے ہیں اور گاڑی پہ بیٹھ چکے ہیں، ادھر ایک صاحب میرے بچپنے کا حوالہ دیتے ہوئے لوگوں کو مجھ سے بدظن کرنے میں لگے تھے اور اپنے حسد کا گھڑا اسٹیج میں پھوڑنے پہنچ گئے، اعلان کر ڈالا کہ حضرت سے بات ہوئی ہے وہ نہیں آرہے ہیں، ادھر یہ اعلان ہو ہی رہا تھا کہ حضرت کا فون آیا اور آنے کی خوش خبری سنائی، میں فوراً اسٹیج پہ پہنچا اور

مائک لے کر حضور کی تشریف آوری کی خبر اور تاخیر کا سبب بتایا، ان صاحب کو جیسے سانپ سونگھ گیا ہو، لوگوں میں ایسی خوشی کی چمک اور جوش نظر آیا جیسے یہ نورانی قافلہ مکنپور شریف سے نہیں بلکہ کربلا معلی سے آرہا ہے اور ان کا تصور ٹھیک بھی تھا کہ آج یہ چھتینی والوں کی قسمت کی معراج تھی کہ سادات کرام کا یہ نورانی قافلہ ان کی زمین پر آ رہا تھا، تقریباً رات ۱:۳۰ بجے یہ قافلہ جلسہ گاہ میں پہنچتا ہے اور وہ حسینی مجمع اس حسینی قافلہ کا اس انداز میں خیر مقدم کرتا ہے جیسے ابھی جلسہ کا ابتدائی وقت ہو۔ جلسہ میں دور دراز سے بھی کافی تعداد میں لوگ آئے ہوئے تھے، الحمدللہ جلسہ بڑا ہی کامیاب رہا اور آج تک اس جلسہ کی برکتیں چھتینی میں نظر آتی ہیں، صبح فجر کے بعد مسجد میں لوگوں کے بیعت ہونے کا سلسلہ شروع ہوا اور کافی لوگ آپ کے ہاتھوں بیعت ہوئے۔ رورا سے آئے نصیر صدیقی صاحب (ان کے والد حاجی نور بخش شہزادہ منظر ابوالوقار حضرت سید اظہر علی اطال اللہ عمرہ کے ہاتھ پر بیعت ہیں) حضرت کو بھوگنیپور اپنے بڑے بھائی ادریس صدیقی کے گھر بابرکت قدم رکھنے کے لئے لے گئے، حضرت نے ان کی دلجوئی کی خاطر انکار نہیں فرمایا اور تشریف لے جاتے ہیں، دعا کرنے کے بعد حضرت واپس چھتینی آتے ہیں اور جناب عثمان منصوری اپنی گاڑی سے حضرت کو مکنپور شریف تک چھوڑنے آنے کی خواہش ظاہر فرماتے ہیں تو حضرت ان کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے قبول فرما لیتے ہیں اور جناب حشمت منصوری، ادریس منصوری، فیروز منصوری، قیوم منصوری وغیرہ حضرت کو مکنپور شریف تک چھوڑنے آتے ہیں۔

آخری لمحات: ایک اچھے خلف اور جانشین کی نشانی یہ ہے کہ اس کے اندر سلف اور اجداد کے اوصاف کامل طور پر پائے جائیں یا کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ خلف کو دیکھ کر سلف کی یاد آجائے اور دیکھنے والا یہ پکار اٹھے جب خلف کا یہ عالم ہے تو سلف کا عالم کیا ہوگا، یہی وجہ ہے کہ حضور امیر الاولیاء سیدنا منظر علی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی کتاب ''مدار کیا ہے'' میں فرماتے ہیں: اولیاء اللہ حضور انور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زندہ معجزہ ہوتے ہیں اور ان کے کمالات سے کمال مصطفوی کا پتہ چلتا ہے، ایسے ہی ایک قابل صد افتخار خلف باوقار جانشین ابوالوقار سیدنا منظر علی علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات تھی، آپ کا بچپن ہو، جوانی ہو، یا زندگی کا آخری دور ہو سب بے مثال نظر آتا ہے

آپ کا کردار دیتا ہے جہاں کو یہ ثبوت
آپ ہیں حسنین کے عکس جلی منظر علی

آپ مسلسل ایک سال سے اشارات وکنایات میں اپنی اس دنیوی فراق کی طرف توجہ مبذول کروا رہے تھے لیکن موجیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح آپ کے فیوض وبرکات سے مخلوق خدا ایسے لطف اندوز ہو رہی تھی کہ کسی کو اس بات کا احساس تک نہیں تھا کہ آپ اتنی جلدی اس دار فانی کو الوداع کہنے والے ہیں، آپ نے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں جو آخری سفر فرمائے ہیں شاید ہی کوئی ایسا صوبہ ہو جہاں آپ نے آخری سفر کی

بات نہ کی ہو لیکن عشاق کی سماعتیں ایسی خبروں پہ کان کہاں رکھتی ہیں وہ تو بس محبوب کے جلووں میں گم ہوتے ہیں۔

سروں پہ اپنے کوئی سائباں جیسا تھا
تیرا وجود کسی آسمان جیسا تھا

میں یہاں اختصاراً چند جھلکیاں آپ حضرات کے نظر نواز کر رہا ہوں جس سے یہ واضح طور پر ثابت ہو جائے گا کہ واقعی اللہ والوں کے کمالات واختیارات سے کمال سرکار مدینہ کا ادراک ہوتا ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ جب ادنیٰ غلاموں کا حال یہ ہے تو پھر قاسم نعمات، مختار کائنات، سرور کونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم وفضل کا عالم کیا ہوگا۔ حضور ابوالاظہر ۲۲؍ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ، ممبئی تشریف لے گئے اور ۶؍محرم ۱۴۲۹ھ، کو آخری سفر کہتے ہوئے واپس آئے۔ ۱۲؍محرم الحرام ۱۴۲۹ھ کو راجستھان کا سفر فرمایا اور ۲؍صفر ۱۴۲۹ھ، کو یہ کہہ کر واپس آئے کہ اب میرا یہ اظہر آیا کرے گا۔ ۷؍صفر المظفر ۱۴۲۹ھ، کو آپ کے صاحبزادہ سید ارقم علی حفظہ اللہ چھت سے گر کر سخت زخمی ہوتے ہیں کہ آپ کے پیٹ کا آپریشن کرانا پڑتا ہے، اسی ۷؍صفر کو ہی آپ نے غرباء ومساکین کے درمیان اپنے کپڑے تقسیم کروائے، ۱۴-صفر کو آپ نے عالمگیری جامع مسجد میں خطاب فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو تمام دعاؤں کے ساتھ ساتھ سید ارقم علی کی صحت یابی کی دعا میں اپنی جان کے فدیہ کی دعا کر ڈالی کہ اے پروردگار

عالم میرے بچے سید ارقم علی کی جگہ میری جان کا فدیہ قبول فرمالے اور ارقم کی جان بخش دے اور دعا باب اجابت سے ٹکرا کر قبول ہو جاتی ہے، ۱۶؍صفر کو چھوٹے بھائی پیر طریقت سید وقار احمد صاحب قبلہ اور صاحبزادہ سید اظہر علی صاحب کے ہمراہ والدہ ''سیدہ نزہۃ النساء'' علیہا الرحمہ کی مزار پر تشریف لے گئے اور اما کے پہلو میں اپنی قبر کے لئے لکڑی سے خط کھینچا اور فرمایا: دیکھو اظہر میری اما کے پاس کہیں کوئی دوسرا نہ آ جائے، ۱۸؍صفر کو ہیلٹ ہوسپٹل کانپور میں حضور سید اظہر علی قبلہ سے فرمایا: اظہر میں نے ابا کے عرس کا پورا انتظام کر دیا ہے اب تم کو دیکھنا ہے، اب ہم ابا کے پاس آرام کریں گے اور ۲۱؍صفر ۱۴۲۹ھ بروز جمعہ صبح ۸:۴۵ بجے راہ عمل کا یہ مرد قلندر اور علم معرفت کا سمندر ہمیشہ کے لئے زنجیرِ حیات کو توڑ کر ابدی زندگی کی آغوش میں جا کر آزاد ہو جاتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

راہ عمل کا مرد قلندر چلا گیا
وہ علم معرفت کا سمندر چلا گیا
گلشن اداس ہے کہ گل تر چلا گیا
رہ رو ہیں اشک بار کہ رہبر چلا گیا

سرکار ابو الاظہر علماء ومشائخ کی نظر میں:

(۱) سرکار ابو الاظہر کے زہد وتقویٰ اور طہارت وپاکیزگی کی روشن دلیل جہاں خود آپ کی اپنی بستی کے اندر مریدین کا گراں قدر طبقہ ہے وہیں اس مقدس

زمیں کے بزرگ ومشائخ کا آپ کی ولایت وکرامت کا اقرار، بے انتہا محبت واحترام بھی ہے، رحمت ونور کے گہوارہ اس مکن پور شریف نے کبھی بھی اپنے درمیان سے شخصیات واعلام کو خالی نہیں رہنے دیا ہے، ہمیشہ اہل اللہ سے یہ زمین بھری رہی ہے، قدرداں اور شخصیت شناس بزرگوں کی کبھی کمی نہیں رہی ہے، ایسی ہی ایک شخصیت جو زہد ووریٰ کا کوہ ہمالہ تھی عارف باللہ عاشق رسول پیر طریقت سید عاقل حسین مداری (اکا بابا) علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں، آپ صوم وصلاۃ کے بے حد پابند تھے، خانقاہ عالیہ مداریہ کے کلید بردار بھی تھے، آپ کو اللہ رب العزت نے قدرشناسی کی دولت عظیم عطا کی تھی، ایک مرتبہ میں (راقم الحروف) شہنشاہ اولیاء کبار حضور سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے مغرب کی نماز مسجد وقاریہ میں ادا کرنے کی نیت سے جا رہا تھا، حضور ''اکا بابا'' سے آپ کی مسجد کے پاس ملاقات ہو گئی، میں نے سلام ودست بوسی کا شرف حاصل کیا، آپ نے سلام کے جواب کے ساتھ ساتھ بے شمار دعاؤں سے نوازتے ہوئے سوال کیا: آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے اپنا نام بتایا ''محمد عارف''، اس کے بعد فرمایا کہ کہاں رہتے ہو اور کیا کرتے ہو؟ میں نے بتایا کہ میں بھٹولی، رورا، اکبر پور کانپور دیہات کا رہنے والا ہوں اور مدرسہ ''مدار العلوم'' میں پڑھتا ہوں، پھر آپ نے پوچھا:

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شود

کا کیا معنیٰ ہے؟ میں نے لفظی معنیٰ بتا دیا، تو آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی شیخ بنایا؟ میں نے عرض کی حضور آپ رہنمائی فرمادیں کہ اس بستی میں کون شمس تبریز ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بستی میں ایک ہیرا اور چھپا رستم ہے جس کی حقیقت کو سوائے چند کے کوئی نہیں جانتا اور وہ منظر علی ہے، میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور اپنی قسمت پہ فخر آیا، میں نے عرض کی حضور میں آپ (سرکار منظر علی) ہی کے دامن سے وابستہ ہوں، حضور اکا بابا نے بھی بے انتہا خوشی کا اظہار فرمایا اور میری سعادت مندی پر مجھے مبارکباد بھی دی اور فرمایا جاؤ منظر علی میاں

سے کہنا کہ اکا بابا نے بھیجا ہے کہ مجھ (راقم الحروف) کو میرا حصہ عنایت فرمائیں، میں خانقاہ وقاریہ میں پہنچا تو حضرت مغرب کے لئے تازہ

وضو فرما رہے تھے، حضرت جب وضو سے فارغ ہوگئے تو میں نے ''اکا حضور'' کی ساری باتیں آپ سے عرض کردیں آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کچھ تو تمہیں مل چکا ہے اور باقی بھی مل جائے گا پریشان مت ہو، بس محنت سے پڑھائی کرو تمہیں تمہارا حصہ مل جائے گا۔

(۲) منظر علی میاں نہایت تعمیری ذہن والی شخصیت تھی، اتحاد بین الفریقین کے لئے بے قرار رہتے اور موقع تلاش کرتے کہ کس طرح دونوں فریق میں اتحاد ہوجائے۔ (پیر طریقت سید عظیم الباقی ادام اللہ ظلہ العالی)

(۳) آج (بوقت وصال) سرزمین مکن پور شریف کی سرپرستی چلی

گئی۔ (عارف باللہ حضور سید ظہیر المنعم عرف بن میاں علیہ الرحمہ)

(۴) والدین کی جس انداز میں آپ نے خدمت انجام دی ہے اس کو زبان وقلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ سب سے زیادہ جو صفت خدا نے آپ کو بخشی تھی وہ صفت سخاوت تھی، قریبی اعزاء واقربا کا اگر کسی نے صحیح حق ادا کیا تو وہ آپ کی ذات گرامی ہے، بڑے بھائیوں کے سامنے سر اٹھا کر بات نہ کرتے تھے، دکھ درد میں برابر کے شریک رہتے تھے، آپ کے اخلاق حسنہ کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کے بڑے بھائی بھی میاں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے تھے، آپ کے ایثار کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ برادر خرد عالی جاہ سید تفاخر علی میاں کو ایک بیماری لاحق ہوئی، ایک حکیم صاحب نے دوا دی اور یہ کہا کہ دوا اتنی مقدار سے زائد نہ پلائی جائے کیوں کہ اس میں زہر ہے، دوا گھر پر لائے یہ سوچ کر کہ کہیں یہ دوا میرے بھائی کو نقصان نہ پہنچائے، تجربہ کے طور پر پہلے اس کو ہم استعمال کرکے دیکھ لیں، دوا پیتے ہی جان پر بن آئی فوراً ڈاکٹروں اور حکماء سے رابطہ کیا گیا اور بہت مشکل سے طرح طرح کے تریاق کے ذریعہ زہر کا اثر زائل ہوا، ہر بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے، تھے، بستی اور اطراف کے لوگ آپ کے اخلاص سے بڑے متاثر رہتے تھے، آپ کے لئے اگر یہ شعر:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

پڑھا جائے تو مناسب ہوگا، اللہ نے آپ کو علم مجلسی بھی بے مثال عطا کیا تھا، کوئی نیا شخص آپ کے قریب آ کے بیٹھتا تو آپؒ کا مطیع وگرویدہ ہو جاتا، ہزاروں بدعقیدہ لوگ آپ کے دست حق پرست پر سنی صحیح العقیدہ ہوئے کو، ئی کافر ومشرک بھی اگر آپ کی خدمت میں آتا تو آپ اپنے اخلاص وبیان کے ذریعہ اس کو اسلام کی عظمتوں کا قائل کر دیتے، یہی وجہ ہے کہ دسیوں لوگ آپ کے کے ہاتھوں مسلمان ہوئے۔

جانے والے مجھے تونے وہ کسک بخشی ہے
زندگی بھر تجھے ہم یاد کئے جائیں گے

یہی وجہ تھی کہ آپ کے وصال میں ہندو اور مسلمانوں کا ایک جم غفیر تھا اور ہر شخص گریہ وزاری کر رہا تھا:

وقت رخصت وہ چھلکتی ہوئی آنکھیں توبہ
ایسے عالم میں کوئی دل کو سنبھالے کیسے

(برادر خرد حسان الہند حضور سید محضر علی مداری ادام اللہ علینا بقاءہ)

(۵) آپ ایسے سخی تھے کہ بڑے بڑے سخی آپ کے آگے دامن پھیلا کر بھر لے جاتے تھے پھر سخاوت کر کے اپنا نام پیدا کرتے تھے۔

پیر طریقت سید وقار احمد مداری

(۶) زندگی کا کوئی بھی لمحہ یاد الٰہی سے غافل نہ رہا، زندگی کا ہر ایک پہلو پیروی مصطفٰی میں ڈوبا ہوا تھا، مزاج میں عاجزی وانکساری تھی، صلہ رحمی اور ہمدردی کا

جذبہ ہمہ وقت سینہ میں رکھ کر زندگی گزاری، آپ کے اخلاص ووفا کا یہ عالم تھا کہ آپ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی، سلام کرنے میں ہمیشہ پہل فرماتے تھے، ہر شخص آپ کا ذکر خیر ولی صفت شخصیت کہکر ہی کرتا تھا اور کرتا ہے۔

مولانا سید سحر عادل وقاری مداری

(۷) آپ اللہ کے محبوبین میں سے تھے، آپ کا چلنا، پھرنا، سونا جاگنا سب کرامت ہی کرامت تھا، ایک مرتبہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی حضور اپنی کوئی کرامت بیان کیجئے تو آپ نے فرمایا: میری سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ الحمد للہ سفر وحضر میں میری کبھی ایک بھی نماز قضا نہیں ہوئی، میں نے آپ کو بہت ہی قریب سے دیکھا جانا اور پہچانا ہے، الحمد للہ آپ کے ساتھ حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے، مجھے جس چیز نے اسلامی رنگ وبو کا دلدادہ بنایا ہے اور عشق رسالت مآب کی دولت دی ہے اس میں سب سے زیادہ آپ کی سنتوں کا پابندی سے ادا کرنا ہے، آپ کی ایک ایک ادا سنتوں سے بھری ہوئی تھی، خود سنتوں کے مطابق چلتے اور دوسروں کو بھی سنتوں پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

شیخ طریقت آفتاب احمد اعظمی

(۸) حضور ولی کامل سرکار منظر علی علیہ الرحمۃ کا طریقہ تبلیغ بڑا ہی نرالہ تھا، آپ کی محفل میں مقدار خواہ کچھ بھی ہو لیکن دین کی باتوں کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوتا تھا، وظائف ومعمولات کو وقت پر ادا کرتے تھے، ہر شخص سے خندہ پیشانی کے

ساتھ ملتے، روتا ہوا انسان آپ کے سامنے پہنچتے ہی دکھ درد کو بھول جاتا تھا، آپ سے ملنے والا ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ حضرت سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں، امیر وغریب کا کوئی امتیاز آپ کی بارگاہ میں نہیں ہوتا تھا، بلکہ غریبوں کے گھروں میں قیام کرنے کو ترجیح دیتے تھے، آپ کی سب سے بڑی کرامت جو میں نے دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت کی زبان سے جو بات بھی نکل جاتی وہ بات ضرور پوری ہوجاتی، کوئی بھی سائل کبھی بھی آپ کی بارگاہ سے خالی ہاتھ واپس نہیں گیا۔

مولانا سالم مصباحی مداری مبارک پوراعظم گڑھ، یو۔پی۔

(۹) اتنی چھوٹی سی عمر میں اتنا با کمال اس مکن پور شریف میں ۱۰۰ رسال کے اندر کوئی نہیں ہوا، بڑے ہی حکیمانہ انداز میں سلسلہ عالیہ مداریہ کی اشاعت وترویج فرمائی ہے، جب میں گجرات پہنچا تو اللہ اکبر میں نے دیکھا کہ منظر علی میاں کیا چیز ہیں، مریدین کی ایسی تربیت کہ دیکھ کر دل وروح دونوں خوشی سے جھوم اٹھے، شہر بھروچ میں سرکار مدار کا ایک چلہ ہے، جب وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہاں جوسجادہ نشین ہیں وہ بھی منظر علی میاں کے مرید وخلیفہ ہیں۔ جب گجرات کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ میں منظر علی میاں کا ماموں ہوں تو ان لوگوں نے ایسی پذیرائی کی کہ بیان سے باہر ہے، اللہ میاں کے درجات بلند فرمائے۔

صوفی باصفا پیر طریقت سید شفیع الحسن صاحب قبلہ

(۱۰) منظر علی میاں نہایت ہی شریف النفس تھے، والد محترم کے بعد بھائی بہنوں کی پوری ذمہ داری نبھائی، حرص وطمع سے کوسوں دور تھے، میاں کے انتقال کے بعد الور، راجستھان، بھوانی منڈی اور دیگر جگہوں میں میاں کے مریدوں سے ملاقات ہوئی تو سبھی نے رو رو کر میاں کے جہاں دیگر فضائل ومناقب بیان کئے وہیں ان لوگوں نے یہ ضرور کہا کہ حضرت نے کبھی بھی کسی قسم کا سوال نہیں کیا۔

پیر طریقت قاضی سید آل نبی ادام اللہ ظلہ

(۱۱) ابا حضرت ہی کو پکارتے تھے، ابا کے ایک حکم پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوتے تھے، آپ نے ابا کی بے پناہ خدمت فرمائی ہے یہی وجہ ہے کہ ابا کے اکثر مریدین منظر علی بھیا ہی سے زیادہ لگاؤ رکھتے ہیں۔

خلیفہ قطب عالم جناب محمد رشید صاحب چمن گنج کانپور

(۱۲) اپنی اس زندگی میں میں نے بہت سے بزرگوں کو پایا لیکن صوفی صاحب کو میں نے سب میں ممتاز پایا، خلوص وللہیت کے پیکر تھے غریب پرور تھے، پوری بستی ان کے تقویٰ کو مانتی ہے، بزرگوں نے ان کو بہت نوازا، تعلیمی معاملہ میں دسیوں بچوں کی کفالت فرمائی، مدرسہ مدارالعلوم کے لئے بے پناہ محنتیں اور قربانیاں دی ہیں، صابر، شاکر، صوم وصلاۃ کے پابند تھے، بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے، مسلم، غیر مسلم غرباء کی کفالت فرماتے تھے، بزرگوں کی بے پناہ عزت فرماتے تھے، بزرگ بھی بے پناہ محبت کرتے تھے، آپ کے ہاتھوں بہت سے غیر مسلموں نے

اسلام قبول کیا،ادیب صاحب فرماتے تھے کہ ولی کی پہچان یہ ہے کہ اسے دیکھ کر خدا یاد آجائے،آپ اس صفت سے بدرجہ اتم متصف تھے،دینی خدمات کا جزبہ بے انتہا تھا،برادری کے فیصلے آپ کے آنے پر موقوف رہتے تھے،یہ اعزازا کسی کو حاصل نہیں تھا،معاملات بہت پاکیزہ تھے،کسی کی دل شکنی کے شک بھی ہونے پر معافی مانگ لیتے تھے،خانہ جنگی کو بڑی حکمت سے دور فرماتے تھے،المسلم اخوالمسلم کے عملی تفسیر تھے،سخت تکلیف کے عالم میں بھی خدمت خلق کا جزبہ دیکھنے لائق ہوتا تھا۔

علامہ سید شہرت ادیب نفعنا اللہ تعالیٰ بعلمہ

(۱۳) زہد وتقویٰ اور غریب پروری میں منظر علی میاں کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

شیخ طریقت الحاج سید سبط نبی دامت برکاتہم القدسیہ

(۱۴)۔سخاوت رحم دلی کوٹ کوٹ کر بھری تھی، ہمیشہ مجبور کی مجبوری میں ضرور شریک ہوئے، دولوگوں کے درمیان تنازع ختم کرنے میں بہت زیادہ کوشش کرتے تھے،تن من دھن اور وقت کی قربانی دیتے تھے اور بڑا سکون پاتے نظر آتے تھے ،ایک بار ایسا ہوا رات کے وقت آپ اپنے مکان سے اتر رہے تھے،آپ کے جوتے کی ٹھوکر کتے کو لگ جاتی ہے جس سے وہ چلاتا ہوا چلا گیا،آپ پر عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے کہ اس کتے سے معافی مانگنے کے لئے اس کو تلاشنے میں لگ جاتے ہیں۔

صبر میں بہت آگے تھے، ہر لمحہ زبان ذکر سے تر رہتی تھی، آج دنیا ان کے چہرہ کو دیکھنے کے لئے ترستی ہے، ایسا محسن، ایسا ہمدرد، اور ایسا شیخ ہونا اس قحط الرجال

کے دور میں ناممکن ہے، جو ان سے وابسطہ ہے وہ بہت ہی خوش نصیب ہے، الحمدللہ میں بھی آپ سے مرید ہوں۔

نجیب ملت حضور پیر طریقت سید نجیب میاں قبلہ

(۱۵) آپ کے والد قطب عالم حضور ابوالوقار مولانا سید کلب علی علیہ الرحمہ ایسے اویسی گر تھے کہ سیکڑوں کو اویسی بنا دیا، براہ راست سرکار مدار سے گفتگو فرماتے تھے اور جو معاملات تھے براہ راست سرکار کے سامنے رکھتے تھے، یہ کوئی جھوٹا نہیں عظیم الباقی کہہ رہا ہے۔ شغل در حقیقت محمدی کی حقیقت سے واقف تھے ان کے علاوہ کوئی نہیں تھا، ایسے والد کی گود میں پلے ہوے منظر علی تھے اور منظر علی کا تو کوئی جواب نہیں تھا، سب سے بڑی اس کی ولایت اور کرامت یہ ہے کہ اس کی کبھی کوئی نماز ترک نہیں ہوئی اور ایسے نہیں بلکہ نماز پڑھنے کی طرح پڑھتے تھے، لکھ لومکن پور شریف میں اس عمر میں اتنا بڑا کوئی ولی اور باکمال پیدا نہیں ہوا وہ آج زندہ ہے اور ہماری باتیں سن رہا ہے، میں نے ایسا ولی صفت کسی کو نہیں دیکھا اگر اس کے خلاف کوئی بولے تو وہ جھوٹا ہے اور اس پر اللہ کی لعنت ہوگی، اپنے رب کے لئے پوری پوری رات جاگتا تھا، آج ہو کوئی سورما تو بتاؤ مکنپور میں یا کہیں اور، ارے آج اس دنیا سے جانے کے بعد بھی کہیں بھٹکے ہوئے کو راستہ بتا رہا ہے کہیں سمندر میں ڈوبی ہوئی لاش نکال رہا ہے، جو زندوں کے ساتھ رہتا ہے وہ مرتا نہیں وہ زندہ رہتا ہے، میرا ابا بو منظر علی بہت ہی عظیم شخصیت تھا۔

عظمت ملت حضور پیر طریقت سید عظیم الباقی صاحب قبلہ

(۱۶) اتنی خوبیوں کا مالک میں نے نہیں دیکھا، جو ذرہ بنتا ہے وہ آفتاب بنتا ہے اس صفت سے منظر علی میاں متصف تھے، بزرگوں کی عزت کرتے تھے، اللہ اکبر ایسا قوت حافظہ میں نے نہیں دیکھا، ایسے کامل ایمان والے تھے کہ بتا نہیں سکتا ،آپسی کشیدگی کے موقعہ پر ایسے اخلاق کا مظاہرہ کرتے تھے کہ پتھر دل بھی پگھل جاتا تھا، صوفی کبھی کسی کو تکلیف نہیں دے سکتا اور اس سے میاں بدرجہ اتم متصف تھے، اسلامی زندگی تھی ان کی ،اسلامی رہنما اور رہبر تھے، قرآن وحدیث کی روشنی میں زندگی ڈھلی ہوئی تھی، بہترین آدمی تھے اور چاہتے تھے کہ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو پہنچے۔

اخیار ملت حضور پیر طریقت سید اخیار صاحب قبلہ

منقبت

ہیں بندگی میں بڑے با کمال منظر علی
عبادتوں کا ہیں حسن وجمال منظر علی

ہیں برسیں جھوم کے تیری سخاوتیں اس پر
اٹھا ہے جب کوئی دست سوال منظر علی

بزرگی اور شرافت کو ناز ہے جس پر
ہیں پنجتن کے وہی نو نہال منظر علی

نہ کیسے پھر بھلا روشن ہو میرا مستقبل
ہیں آپ جب میرے ماضی وحال منظر علی

لبوں پہ آپ کے اک دل نشیں تبسم تھا
ہوا ہے آپ کا جب انتقال منظر علی

نثار تم پہ ہے سو جان سے یہ جان حزیں
فدا ہے تم پہ دل پایمال منظر علی

ہمیں یہ آیہ لایحزنوں بتاتا ہے
نہیں ہے آپ کو حزن وملال منظر علی

جو کوئی تلخ نوائی سے کام لیتا ہے
تو یاد آتے ہیں شیریں مقال منظر علی

خدارا کیجئے مصباح کے لئے بھی دعا
کہ اس پہ ہو کرم ذوالجلال منظر علی

منقبت

آپ ہیں لخت دل قطب جہاں منظر علی
آپ کی رفعت کا یہ عالم میاں منظر علی

حشر کے تپتے ہوئے سورج کا اس کو خوف کیا
بن گئے ہیں جس کسی کے پاسباں منظر علی

پرتو نور جمال گنبد خضریٰ سے ہے
جگمگاتا آپ کا یہ آستاں منظر علی

دل کی دنیا میں اجالے ہی اجالے کر گیا
آپ کی یادوں کا روشن کارواں منظر علی

ان کے دیوانوں کو کیا چھو پائے گی نفرت کی دھوپ
ہے خلوص و پیار کا اک سائباں منظر علی

چہرۂ اظہر علی پر پڑ گئی ہے جب نظر
یوں لگا جیسے کہ بیٹھے ہوں یہاں منظر علی

ہے شکیل عارف معز قائل تمہارے پیار کے
کیوں نہ ہوں یہ سب تمہارے مدح خواں منظر علی

نسبت زندہ ولی کا دیکھئے شہرت اثر
رحمت حق ہے وہاں پر ہیں جہاں منظر علی

منقبت

منظر بوالوقار منظر علی
میرے دل کے قرار منظر علی

سب گلوں کا نکھار منظر علی
گلستاں کی بہار منظر علی

ہے جو سب کا وقار منظر علی
آپ کا ہے دیار منظر علی

آپ کا آستاں ہے خوشبودار
قبر ہے مشک بار منظر علی

سانس لے کے یہ قبر کہنے لگی
ہیں بہت باوقار منظر علی

رات دن صبح وشام کہتا ہے
دل کا ہر اک تار منظر علی

ہو شجر پر کرم کی ایک نظر
ہیں بلائیں ہزار منظر علی

سید شجر علی مداری

منقبت

سنت آقا کے پیکر حضرت منظر علی
نازش زہرہ و حیدر حضرت منظر علی
مانگ لو جتنا بھی چاہو صدقہ قطب المدار
ہیں سخاوت کے سمندر حضرت منظر علی
ہو گئی اک بار جس پہ آپ کی نظر کرم
جگمگا اٹھا مقدر حضرت منظر علی
آپ نے راز ولایت کر دیا ہے منکشف
وقت رخصت مسکرا کر حضرت منظر علی
آج ہے ہر ایک زباں پر آپ ہی کا تذکرہ
ہیں بسے ہر دل کے اندر حضرت منظر علی

منقبت

آپ ہیں سب کے دل کے اندر منظر علی
آپ کا ہے ہر ایک ثناگر منظر علی
آنکھ کی میری بڑھ جائے بینائی گر
چہرہ دکھا دیں خواب میں آکر منظر علی
جس کو وقاری نسبت تم سے ہے حاصل
چمک رہا ہے اس کا مقدر منظر علی
علم کا مرکز علم کا مرجع علم کا سوت
آپ تو تھے اک علم کا ساگر منظر علی
آپ کی آنکھوں کا تارہ ہر ایک مرید
وہ ہو مفلس یا ہو تونگر منظر علی
کس نے کہا مردان خدا مر جاتے ہیں
زندہ ہیں اپنی قبر کے اندر منظر علی
آپ کو کیسے بھول سکے روح المنعم
آپ بسے ہیں دل کے اندر منظر علی

سیدروح المنعم شادمداری

منقبت

منظر مولیٰ علی ہیں حضرت منظر علی
وارث زندہ ولی ہیں حضرت منظر علی
رشک کرتے ہیں ملک جن کی عبادت دیکھ کر
ایک ایسے آدمی ہیں حضرت منظر علی
سانس لے کر قبر نے ہم کو ہے یہ بتلا دیا
قبر میں زندہ ابھی ہیں حضرت منظر علی
نسبت قطب جہاں کی تم سے پھیلی روشنی
مشعل زندہ ولی ہیں حضرت منظر علی
فخر کرتا جس پہ ہے تقویٰ طہارت کو ہے ناز
ایک ایسے متقی ہیں حضرت منظر علی
فخر ہے انظر ہمیں نسبت ملی ہے آپ کی
مظہر کلب علی ہیں حضرت منظر علی

انعام الرب سید اوسط علی انظر مداری

ضروری نوٹ

اعلان

انشاء اللہ تعالیٰ

مستقبل قریب میں میری ایک اصلاحی کتاب

"ہمارے بچے اور ہماری ذمہ داریاں"

قرآن واحادیث، آثار واقوال اور سچے واقعات کی روشنی

میں زیور طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں

ہوگی دعاؤں کے ساتھ انتظار فرمائے۔

محمد عارف منظری مداری

فاضل جامعہ الازہر شریف مصر شعبہ حدیث شریف

AL-MADAR OFFSET, KANPUR MOB. : 8795601301